معالجات و مشاہدات

ڈاکٹر جیمس ٹیلر کینٹ

مترجم

ڈاکٹر شمیم و محبوب



معالجات و مشاہدات

دیباچہ طبع ثانی

معالجات و مشاہدات کی دوسری اشاعت ہدیہ ناظرین ہے۔
کتاب کے مواد میں کسی قسم کے اضافہ کی گنجائش نہیں ہے جیسا کہ تمہید سے واضح
ہے یہ کوئی طبعزاد کتاب نہیں ہے۔ بلکہ ایک ترجمہ ہے
تاہم اس کتاب میں بعض کتابت اور طباعت کی غلطیوں کا ازالہ کر دیا
گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مضامین کی ایک فہرست کا اضافہ بھی کیا گیا ہے تاکہ
ناظرین کو مختلف مریضوں کے حالات کی تلاش میں آسانی ہو۔

پچھلی تمہید میں نمونتاً چند مریضوں کا احوال درج کیا گیا تھا۔ یہاں
یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ کتاب کی مزید خصوصیات کا مختصر تعارف کرا دیا جائے
ڈاکٹر کینٹ نے اپنی کتاب کی ترتیب کچھ اس طرح کی ہے کہ ایک ہی طرح
کے مریضوں کے احوال اکثر ساتھ ساتھ درج کئے ہیں جس سے قاری کو علم ہو جاتا ہے کہ ایک
ہی قسم کے مرض میں کس طرح مختلف دوائیں دی گئیں۔ اس کتاب میں بحیثیت
مجموعی ۱۰۸ مریضوں کے احوال ہیں۔ یہ کوئی بڑی تعداد نہیں ہے لیکن اپنی
گوناگونیت کے اعتبار سے یہ اس طرح کے مریضوں کے احوال ہیں جو عام طور پر
کسی معالج کے زیر علاج آنیوالے مریضوں کے ایک بڑے گروہ پر حاوی ہیں چنانچہ
ان مریضوں کے احوال کے مطالعہ کے ذریعہ کوئی بھی معالج مختلف النوع امراض کے
علاج کیلئے آسانی کے ساتھ ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ شمیم مجیب

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



ڈاکٹر جیمس ٹیلر کینٹ کی مشہور کتاب Lesser Writing کے
مطابق جز کا اردو ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس ترجمے کا مقصد معیاری عملی تجربات
اور مشاہدات کو ہومیوپیتھک معالجین سے روشناس کرانا ہے کیونکہ اردو زبان میں
ایسے معیاری تکنیکی ادب کا فقدان ہے اس ترجمے سے ایسے ہومیوپیتھ معالجین
کو جو بالخصوص انگریزی مطالعے سے محروم ہیں۔ دو قسم کے فوائد ہو سکتے ہیں ایک
تو یہ کہ صحیح طریقہ علاج یعنی دوا تجویز کرنے کے بعد مناسب وقت تک صبر و سکوت
کے ساتھ مشاہدہ اور دوسرے یعنی فنی ادویات اور ان کی منفرد خصوصیات کا علم

اس ترجمہ میں ایک بات جس کا خاص خیال رکھا گیا ہے وہ مصنف کے
مقصد کو سمجھ کے اردو زبان میں منتقل کرنا ہے یہ بات ضرور ہے کہ ہو بہو لفظی
ترجمہ نہیں کیا گیا ہے لیکن بیان کی روح کو اپنی اصلیت میں ظاہر کرنے کی
پوری کوشش کی گئی ہے اس میں ہم کو کہاں تک کامیابی ہوئی ہے اس
کا اندازہ خود قارئین کر سکتے ہیں۔ دوسری بات جس پر خاص توجہ دی گئی
ہے وہ حتی الامکان زبان کو سادہ اور سلیس رکھنا ہے تاکہ ایک عام فہم معالج بھی

اس کی روح کو پوری طرح سمجھ سکے۔ اردو اصطلاحات کو استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن دقیق اور غیر مانوس اصطلاحات سے پرہیز کیا گیا ہے مشہور انگریزی اصطلاحات کو برقرار رکھا گیا ہے اور جہاں کسی قدر غیر مانوس نئی اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں ان کے متبادل انگریزی الفاظ بھی ساتھ ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

ڈاکٹر کینٹ کی تصنیف اور اس کی افادیت کے بارے میں کسی قسم کی رائے زنی کرنا ہمارے احاطہ علمی سے باہر ہے ڈاکٹر موصوف ہومیوپیتھی کے موجد ہیں۔ لیکن اس فن کی ترویج و ترقی اس کے صحیح اصولوں کے ساتھ ڈاکٹر کینٹ کی مرہون منت ہے۔ جہاں تک ہمارا مطالعہ ہے ان کی تمام تصانیف میں یہ بات نمایاں ہے کہ وہ کبھی بھی اصولوں سے انحراف نہیں کرتے اور ان کے تمام تجربات ٹھوس بنیادوں پر قائم ہیں۔ وہ کبھی کامیابی کی خاطر پگڈنڈی کی تلاش نہیں کرتے اور اپنے فن اور پیشے میں نہایت استقلال اور وفاداری کے ساتھ قائم ہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں بیشتر مقامات پر یہ دیکھا گیا کہ جہاں کہیں علاج میں ناکامی ہوئی ہے انہوں نے برملا اس کا اظہار کیا ہے اس وقت پوری کتاب پر تبصرہ کرنا مقصود نہیں ہے البتہ اس ضمن میں مندرجہ ذیل مضمون کا ذکر پیش خدمت ہے۔

ا۔ کیس نمبر ۱۲:۔ اس کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا کہ کس طرح مریضہ کو اس کی کیفیت کے مماثل دوا تجویز کی گئی اور کچھ افاقہ کے باوجود بالآخر اس کی موت واقع ہوگئی چونکہ کوئی ایک اور دوا اس مریضہ کے لئے موزوں نظر آتی تھی

اس لئے محض تجرباتی طور پر دوا کو تبدیل نہ کیا گیا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی قوت حیات میں ردعمل کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی اس لئے وہ شفایاب نہ ہوئی۔ اس کی موت کا سبب بیماری سے زیادہ ناتوانی تھا۔

۲:۔ کیس نمبر ۱۸:۔ اس کیس کا انجام بھی موت ہوا لیکن جس مقصد کے لئے دوا دی گئی تھی وہ پورا ہو گیا۔ اور وہ تکلیف دہ زندگی سے نجات پا گئی۔ اس سے قارئین یہ نہ سمجھ لیں کہ شاید طاقت میں اس کو دی گئی وہ کوئی زہر تھی اور اس نے اس کو ہلاک کر دیا بلکہ اس کی اساس مریضہ کو سکون پہنچانا تھا۔ جو پورا ہو گیا۔ مریضہ کو موت سے کسی صورت میں بہر حال مفر نہیں تھا۔

۳:۔ کیس نمبر ۱۱:۔ اس کے مطالعہ سے واضح ہو گا کہ معالج نے دو مرتبہ نسخہ تجویز کرنے میں غلطی کی۔ پہلی بار مکمل علامات کو پیش نظر رکھے بغیر محض مزمن سوزاک کی کیفیت پر مریض کو میڈورائنم دی گئی لیکن نتیجہ صفر رہا۔ اس کے بعد کیس کو پوری طرح ریپرٹرائز کرنے کے بعد محض عددی فوقیت پر بیلاڈونا کا انتخاب کیا گیا۔ لیکن دوا یہاں بھی صحیح ثابت نہ ہوئی۔

معالج نے اپنی دیانتداری کی بنا پر ان غلطیوں کا اعتراف کیا ہے۔ انہیں تمام خصوصیات کی وجہ سے ڈاکٹر جیمز ٹیلر کینٹ کو فن ہومیو پیتھی میں ایک انتہائی بلند مقام حاصل ہے اگر قارئین اس کو مبالغہ نہ سمجھیں تو ہم کو یہ کہنے میں کوئی خوف یا جھجک نہیں کہ اگر ڈاکٹر کینٹ نہ ہوتے تو فن ہومیو پیتھی

شاید کبھی ترقی کی اس منزل تک نہ پہنچ سکتا۔

اس تصنیف کے ترجمہ کا سب سے اہم مقصد دراصل ہومیو پیتھک کالجوں کے طلباء کو صحیح طریقہ علاج سے عملی طور پر روشناس کرانا ہے جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے کہ زبان کو سادہ اور عام فہم رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ہمارے طلباء زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں تاہم اصلاح کی گنجائش بہرحال باقی رہتی ہے اور خاص طور پر اس وجہ سے بھی کہ ہم سائنس کے طالب علم ہیں اس لئے اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ باوجود پوری کوشش کے زبان کی ادبی خامیاں ترجمہ میں رہ گئی ہوں اس سلسلے میں ہر قسم کے مخلصانہ مشوروں کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

شمیم و محبوب

کیس (۱)
پیٹ کا درد یا رسولی کا اندیشہ
SUSPECTED TUMOUR

نام ۔ مسنر کے ۔ عمر ۴۰ سال پیشہ گھر والیف

مریضہ کو پیٹ میں درد کی شکایت تھی ۔ اور اس کو یہ اندیشہ تھا کہ اس کے پیٹ میں رسولی ہے اس کے رحم کے حصے میں انتہائی شدید چاقو سے کاٹنے والے درد تھے جو کہ بائیں پستان تک دوڑتے تھے اور ساتھ ہی اور بھی مختلف ناقابل بیان درد جو پیڑو Pelvis میں دوڑتے تھے اور لیٹنے سے ڈرتے تھے علاوہ ازیں اس کی ڈھڈی (SACRUM) میں درد تھا جس سے رحم کے حصہ میں کھچاوٹ پیدا ہوتی تھی ۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رحم باہر نکل آیا ہے ۔ پیٹ میں کچھ ہوہی نہیں" All gone sensation کا احساس تھا ۔ مریضہ کو سبزی مائل زرد سیلان الرحم کی بھی شکایت تھی ۔ بیرونی اعضائے تناسل میں شدید خارش تھی اور شدید جنسی خواہش حیض معمول کے مطابق تھے

فم رحم Os-uteri متاثرہ ۔ زخمی اور بیحد ذکی الحس تھا رحم بڑھا ہوا ۔ اور سخت تھا ۔ انگلی سے چھونے پر فم رحم میں پستان تک دوڑنے والے درد کا احساس ہوتا تھا ۔ مریضہ کئی بچوں کی ماں تھی ۔ اس کے کئی حمل ساقط ہو چکے تھے ۔ اور وہ سخت محنت کے عادی تھی ۔ اس کا مقامی علاج ایک مشہور ماہر امراض نسواں کر چکا تھا اور اس کے علاوہ مریضہ نے کچھ اپنی دواؤں کا بھی

استعمال کیا تھا۔

اس کیس کو سمجھنے کے لئے مختلف دواؤں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور خاص طور سے میورکیس اور سیپیا۔

۱:۔ کاٹنے والے درد کیوریہ، سیپیا۔ میورکیس میں ہوتے ہیں۔ لیکن میورکیس ہی ایک ایسی دوا ہے جس میں یہ درد رحم سے پستان کی جانب جاتے ہیں

۲:۔ شکم میں "کچھ بھی نہیں" کا احساس خاص طور پر میورکیس، سیپیا اور فاسفورس میں ہوتا ہے مگر رحم میں تپکن صرف میورکیس ہی میں ہے۔

۳:۔ رحم میں کھچاوٹ کا احساس سیپیا اور میورکیس دونوں میں موجود ہے مگر شدید جنسی تحریک صرف میورکیس میں ملتی ہے۔

۴:۔ زردی مائل سبز رنگ کا سیلان الرحم سیپیا اور میورکیس دونوں میں موجود ہے۔

۵:۔ ڈھڈی کی ہڈی میں درد میورکیس اور سیپیا کے علاوہ بعض دوسرے دواؤں میں بھی ملتا ہے۔ میورکیس میں درد اوپر جاتے ہیں اور لیٹنے سے ان میں اضافہ ہوتا ہے مگر سیپیا میں مریض لیٹنے سے بہتر محسوس کرتا ہے اور درد چہار جانب جاتے ہیں۔

کیس کا پوری طرح جائزہ لینے کے بعد مریضہ کو میورکیس ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ اس کے کھانے کے بعد مریضہ کی تکلیف میں کئی دن تک افاقہ رہا۔ افاقہ کا یہ سلسلہ دو ہفتہ تک جاری رہا۔ لیکن اس کے بعد مرض کی علامات دوبارہ ظاہر ہونا شروع ہوئیں چنانچہ دوا کو دو ہفتہ بعد دہرایا گیا

اور اس کے کھانے کے بعد مریضہ کو ایک سال تک آرام رہا۔ ایک سال بعد اس نے دوبارہ مرض کی شکایت کی۔ اس بار بھی میور یکیس ۲۰۰ کی ایک ہی خوراک سے مریضہ کو مکمل افاقہ ہو گیا اور اس کے بعد اس نے کبھی بھی اس مرض کی شکایت نہیں کی۔

* * * *

کیس (۲)

پیٹ کی رسولی

نام :۔ مس ایم اے۔ ڈبلیو۔ عمر ۳۰ سال۔ غیر شادی شدہ۔

علامات :۔ مریضہ کے پیٹ میں رسولی تھی۔ جو اتنی بڑی تھی کہ آٹھ ماہ کا حمل معلوم ہوتا تھا۔ وہ ایک خانگی ملازمہ تھی۔ اس کے دوسرے ساتھی ملازم اس کے ساتھ اس خوف سے کہیں جانا پسند نہ کرتے تھے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ ایک غیر شادی شدہ حاملہ عورت کی ساتھی ہیں۔

مریضہ نے دو سرجنوں سے مشورہ کیا۔ لیکن انہوں نے آپریشن کرنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق رسولی بہت الجھی ہوئی تھی۔ اور مریضہ بے حد کمزور تھی اس کا چہرہ روغنی اور شدید بیماری کا مظہر تھا ان سرجنوں نے اس کو بتایا کہ اس رسولی کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

یہ رسولی پانچ سال قبل مشاہدہ میں آئی تھی۔ وہ رحم کے سیدھی جانب بہت نمایاں تھی۔ اور وہاں سے اس نے بڑھ تک پھیلنا شروع کر دیا تھا۔

دو سال قبل رسولی میں حرکت دی جا سکتی تھی۔ مگر اب رحم بالکل جامد ہو گیا ہے اور رسولی جو پیڑو کے داہنی جانب لٹکی ہوئی ہے انتہائی سخت ہو گئی ہے۔ اس کی جسامت ایک بچے کے سر کے برابر ہے اور وہ کسی سمت بھی ہلائی جلائی نہیں جا سکتی۔

یکم جون ۱۸۸۸ء پیڑو میں آئے دن درد ناف کے مقام پر ورم مگر رسولی کی وجہ سے نہیں۔ پیر متورم جن کو دبانے سے گڑھا پڑ جائے۔ سر میں مستقل شدید درد جس کی خاصیت ناقابل بیان سوائے اس کے کہ سارا سر دکھتا تھا۔ غذا بہت کم اور جو بھی کھائے متلی پیدا کرے۔ شدید قبض اور اجابت کی حاجت مفقود۔ چونکہ دست آور دواؤں کا استعمال تھا۔ اس لئے کمی زیادتی کی کیفیت قابل توجہ نہ تھی دو دو تین تین ہفتے بغیر اجابت گزر جاتے تھے کرکے اطراف مریضہ تنگی محسوس کرتی ہے ہو سکتا ہے یہ رسولی کے دباؤ کی وجہ سے ہو اس لئے قابل لحاظ علامت نہیں غذا حالانکہ بہت کم تھی پھر بھی ذرا سا بھی کھانے کے بعد پیٹ بہت بھرا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ ماہواری معمول کے مطابق تھی مگر اینٹھن کے ساتھ۔

مریضہ نے آٹھ سال سے پانی نہیں پیا کیونکہ اس سے اس کی طبیعت پر بُرا اثر پڑتا تھا تلوؤں میں جلن ان کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے جوتے اتارنا پڑیں نیند میں چونکنا اور بے چینی جاگنے پر ذرا سی آہٹ پر مریضہ چونک جائے پیٹ کے بائیں حصہ میں درد۔ دانت کم عمری میں ہی خراب ہو گئے تھے۔ اس وقت دانت سیاہی مائل اور بدوضع ہیں۔ معدہ میں گرم چیزوں کی خواہش ہے کیونکہ ٹھنڈی چیزیں معدہ میں درد کا باعث ہوتی ہیں۔ پانی پینے سے بھی معدہ میں درد خواہ پانی ٹھنڈا ہو یا گرم۔ دائیں جانگ میں درد یہ درد رسولی کی ابتدا سے

پہلے بھی محسوس ہوتا تھا۔

مریضہ کو لائی کو پوڈیم CM کی ایک خوراک اور صبح شام پلاسیبو دیا گیا

۲۳ رجولائی ۱۸۸۵ء دوا سے مرض میں اتنی زیادتی ہو گئی کہ مریضہ گھبرا گئی اور وہ کئی ہفتہ تک واپس نہ آئی۔ مگراب اس کا بیان ہے کہ وہ عام طور پر بہتر ہے اور اسی لئے اس نے دوبارہ دوا لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔

استفسار کرنے پر مریضہ نے بتایا کہ ایک ہفتہ تک اس کی علامات میں شدت رہی معدہ کی شکایات بھی ابتدا میں زیادہ رہیں مگر بعد میں ان میں کمی ہو گئی۔ عام علامات میں دوبارہ اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔

مریضہ کو پھر لائیکو پوڈیم CM کی ایک خوراک اور سمک لیک دیا گیا۔

۲راگست ۱۸۸۸ء مریضہ کا خیال ہے کہ اس کی تمام شکایات میں کمی ہے اور مجموعی طور پر وہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہی ہے۔

۳۱راگست ۱۸۸۸ء ناف، تالو، پیشانی اور کنپٹیوں میں درد اجابت غیر تسلی بخش پانی پینے سے معدہ کے پُر ہونے کا احساس اور اینٹھن نیند میں چونکنا اور نیند غیر تسلی بخش مگر رسولی میں کوئی تبدیلی نہیں۔ مریضہ کو صرف سیک لیک دیا گیا۔

۱۵رستمبر ۱۸۸۸ء اب بیرون پر ورم نہیں ہے مگر قے کی شکایت شروع ہو گئی ہے اور کھانے یا پینے کے بعد معدہ میں درد ہوتا ہے۔

اس بار مریضہ کو لائیکو پوڈیم MM اور پلاسیبو دیا گیا۔

۲۸راکتوبر ۱۸۸۸ء تمام علامات غائب ہو گئی ہیں۔ سوائے اس کے کہ دائیں جانب رسولی کے حصہ میں درد کا احساس ہے۔

۲۷ر نومبر ۱۹۸۸ء کوئی خاص علامت نہیں ہے مریضہ وقفے وقفے سے آتی ہے اور اس کو پلاسیبو دیا جاتا ہے۔

۲۴ر جنوری ۱۹۸۹ء علامات واپس آنا شروع ہوئیں۔ خاص طور پر معدہ کی لائیکو پوڈیم ۲M اور سیک لیک دیا گیا ہے۔

۳ر جون۔ مریضہ کو باقاعدہ افاقہ ہو رہا ہے اور کوئی قابل توجہ علامت نہیں ہے اجابت کی حالت بہتر ہے اور تیسرے چوتھے دن پاخانہ ہو جاتا ہے۔

ادھر کچھ دنوں سے سوجن زیادہ رہنے لگی ہے بے آرامی اور ساتھ ساتھ بیماری کا احساس واپس آ گیا ہے دائیں جانگ میں درد سر پیشانی آنکھوں اور کمر میں درد اور پیروں پر سوجن اور جلن۔ لائیکو پوڈیم ۲M اور سیک لیک دیا گیا ہے۔

۵ار اگست دوا کھانے کے بعد علامات غائب ہو گئیں تھیں مگر اب دوبارہ واپس آنا شروع ہو گئیں۔

لائیکو پوڈیم ۲M ۔ ۲۔ اور پلاسیبو دیا گیا ہے

۱۳ر دسمبر۔ اس دوران مریضہ نے کئی بار ملاقات کی۔ مگر کوئی قابل ذکر تکلیف کا اظہار نہیں کیا۔ مریضہ ہر چیز کھا پی سکتی تھی اور اجابت باقاعدہ ہوتی تھی۔ چہرے مہرے سے بھی وہ تندرست دکھائی دیتی تھی۔ اس کا بیان ہے کہ آخری پڑیوں نے اس کو تندرست کر دیا ہے۔

اب بہت سے قارئین اس رسولی کے متعلق دریافت کرنا چاہیں گے جس کا ذکر میں نے نہیں کیا ہے کیونکہ علاج مریضہ کا کیا گیا تھا۔ نہ کہ رسولی کا اب میں بتا دوں کہ مریضہ کی شفایابی کے ساتھ ساتھ اس کی رسولی بھی چھوٹی ہوتی گئی۔ اب رحم جو

جو بالکل جامد تھا بل جل سکتا ہے اور اس کے ساتھ چھوٹی سی رسولی بھی باقی رہ گئی تھی مریضہ اس باقی ماندہ رسولی کو قابل توجہ نہیں سمجھتی ہے کیونکہ اب وہ بالکل تندرست ہو گئی ہے۔

کیس (۳)

نقرس Gout کے بعد قلب کا گھٹیا

نام:۔مسز بی

علامات:۔ انگلیوں کے جوڑوں میں نقرس کا نٹھیں (Nodes) جو سردی اور طوفانی موسم میں بے حد تکلیف دہ ہو جاتی تھیں۔ اس موسم میں جوڑ اور گانٹھیں کم ہو گئیں۔ اور مریضہ کی آواز بیٹھ گئی۔ اس کے بعد حنجرہ (Larynx) میں پھنسیاں نمودار ہوئیں۔ (Ulcers) ناک میں بے حد خشکی اس کے ساتھ ساتھ حلق میں بھی تکلیف دہ حد تک خشکی تھی۔ اور قلب کے حصے میں ٹیسیں ہوتی تھیں۔ مریضہ دبلی ہونا شروع ہوئی۔ حالانکہ اس کی غذا معمول کے مطابق بالکل درست تھی۔ ایک طبیب نے اس کو کلکیریا فاس تجویز کیا مگر اس سے کوئی افاقہ نہ ہوا۔

کیس پر اچھی طرح غور و خوص کرنے کے بعد مریضہ کو ایبروٹینم 45M دیا گیا اس دوا کو کھانے کے بعد مریضہ کئی دن نزلہ کا شکار رہی اور ساتھ ساتھ ہوائی نالیوں سے (Bronchial Tubes) پتلے بلغم کا اخراج ہوا جو کبھی

نکلا تھا اور زرد بھی ہوتا تھا۔ اور اس کی مقدار کافی تھی۔

آواز دوا لینے کے بعد ہی ٹھیک ہو گئی تھی۔ اور ایک مہینہ کے بعد مریضہ نے کھانسنا بھی بند کر دیا مگر انگلیوں کے جوڑوں میں درد اور ورم ہو گیا۔ تین مہینہ کے اندر گانٹھیں اور درد تقریباً غائب ہو گئے اور مریضہ بالکل ٹھیک تھی۔ اس کو اب ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہے اس دوران مریضہ کو دوا کی صرف ایک خوراک دی گئی۔ کیونکہ مرض صحیح سمت میں جا رہا تھا۔ اور علامات کی تبدیلی بالکل صحیح رُخ پر تھی۔

دوران علاج مریضہ کو درد وغیرہ کی کافی تکالیف رہیں۔ لیکن تجربہ شاہد ہے کہ ایسے مریضوں میں سب سے بہتر طریقہ دوا اور مریض کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا ہے جبکہ علامات صحیح رُخ پر جا رہی ہوں۔

کیس (۴)

بائیں گھٹنے اور ٹخنے کا درد گٹھیا

نام۔ مسنر ل

مریضہ بائیں ٹخنے اور گھٹنے کی گٹھیا میں کئی سال سے مبتلا تھی۔ اس نے اپنے پیر پر مالش کے لئے ایک تیز تیل کا استعمال کیا تھا جس کے اثر سے درد فوراً غائب ہو گیا۔ لیکن جلد ہی مریضہ کو ایک ڈاکٹر کی ضرورت پیش آ گئی۔

میں نے جب مریضہ کا معائنہ کیا۔ اس وقت اس کے دوست واحباب

اس کو گھیرے ہوئے تھے وہ سر سے پیر تک سرد پسینہ میں نہائی ہوئی تھی اور گھٹنوں میں سر دیئے تکیوں کے سہارے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے دوستوں کا خیال تھا کہ یہ اس کا آخری وقت تھا مجھے بھی ان کا اندیشہ درست معلوم ہو رہا تھا۔

مریضہ کی نبض کمزور اور تیز تھی اور قلب میں درد تھا۔ قلب کے معائنہ سے ان تمام علامات کا اظہار ہوا۔ جو ایسے مریضوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ ہر طبیب کے علم میں ہیں۔ یعنی قلب کے مصراع کی خرابیاں (valvalar incompetency)

مریضہ کو چھ ماہ کا حمل تھا۔

میں نے اس کو ابیروٹینم دیا اور اس کی طبیعت آہستہ آہستہ مائل بہ صحت ہونے لگی۔ بعد میں اس کامیاب علاج کے اعزاز میں مریضہ نے اپنے نومولود بچے کے نام کے ساتھ میرا نام بھی لگا دیا۔

مندرجہ بالا دو مریضوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابیروٹینم کس طرح کام کرتی ہے جب اس کو صحیح علامات پر استعمال کیا جائے یہ بہت طاقتور دوا ہے اور اس کو دہرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ کئی ہفتوں تک اس کا اثر رہتا ہے اکثر طبیب اس دوا کو لہروں اور ادوار میں (waves and cycles) خاطر خواہ طور پر استعمال نہیں کرتے

ابراٹینم کی چند علامات

۱:۔ مریض چڑچڑا اور دماغی کمزوری، دماغی محنت سے مرض میں اضافہ۔

۲:۔ گردن پتلی ہونے کی وجہ سے سر مسلسل جلتا رہتا ہے۔ اور ابھری ہوئی وریدوں

کی وجہ سے کنپٹیاں نمایاں ہوتی ہیں۔

۳:۔ چہرے سے بیماری کا اظہار اور چہرہ پر جھریاں۔ آتشک کی وجہ سے مریض بوڑھا معلوم ہو (آرم میور) اور بچہ بھی بوڑھے آدمی کی طرح نظر آئے آبراٹینا کاز آیوڈین، نیٹرم میور، اوپیم، سلفر۔

۴:۔ مریض کا سارا جسم سوکھا ہوا اور جھریوں دار۔ دبلا پن ٹانگوں سے اوپر کی طرف پھیلتا ہے

۵:۔ غدود بڑھے ہوئے خاص کر دبلے پیٹ میں۔

۶:۔ بیماری کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا۔ اور گلسوؤں کا Mumps پستانوں اور خصیوں (Testes) کی طرف رجوع ہونا۔ گٹھیا کا جوڑوں سے ہٹ کر قلب کو متاثر کرنا اور پسینہ کی زیادتی۔

۷:۔ تنفس کی وجہ سے مریض کو لیٹنے سے بے چینی۔ نبض کمزور۔ آتی زیادہ کہ مریض جیسے مر رہا ہو۔ گٹھیا کی علامات کا اظہار جب شدید اسہال یکدم بند ہو جائیں۔ خونی بواسیر ماہواری بند ہونے کی وجہ سے بواسیر کے مرض میں زیادتی جبکہ گٹھیا میں افاقہ ہو جائے

۸:۔ بچوں کے فوطوں میں پانی اترنا۔ (Hydrocele)

۹:۔ پیٹ پھولا ہوا۔ چیخنے والے درد قلب میں اور خصتہ الرحم میں خاص کر بائیں جانب

۱۰:۔ مریض نیند سے گھبرا کر اٹھ بیٹھتا ہے اور کانپتا ہے اور سارا جسم پسینہ میں تر اور سرد ہو جاتا ہے

۱۱:۔ ہاتھ پیر میں اور چبھاہٹ Numbness and tingling جیسے کہ منجمد ہونے کے بعد دوران خون شروع ہو۔

۱۲:۔ گٹھیا کا قلب کی طرف رخ کرنے کے بعد شدید بخار

۱۳:۔ سوکھے کے بچوں میں (Marasmus) بے قاعدہ بخار اور بے

انتہا بھوک۔

۱۴:۔ اچھی غذا کے باوجود بلاین رآیوڈین اور نیٹرم میور)

۱۵:۔ یہ دوا سفید عضلات ر (White Fibres) جوڑوں اور اندرونی اعضاء کے غلافوں پر اثر انداز ہوتی ہے نقرسی گانٹھیں کلائی اور انگلیوں کے جوڑوں پر نمودار ہوتی ہیں۔

۱۶:۔ گنٹھیا کا دل کی طرف رخ کرنے والی دواؤں کا مقابلہ:۔
لیکیسس، کالمیا لیٹفولیا، ڈجی ٹیلس، کیکٹس، اسپوجیا، اسپائی جیلیا اور ناجا۔ ابراٹنیم کی سب سے بڑی خصوصیت، مرض کا ایک عضو سے دوسرے عضو میں منتقل ہونا اور سوکھے کا نیچے سے اوپر کی طرف جانا (لائیکوپوڈیم کا الٹ)

کیس (۵)

چہرے پر پھوڑا
(Abscess)

ایک ادھیڑ عمر آدمی کے چہرہ پر عین کان کے سامنے ایک پھوڑا تھا پیپ پڑ چکی تھی۔ جس میں کہ زیادتی ہوتی رہتی ہے سائلیشیا کے استعمال سے مریض کو کچھ آرام ہو گیا تھا۔ اور درد میں بھی کمی واقع ہو گئی تھی۔

ایک سرجن نے اس پھوڑے کو کئی بار صاف کیا تھا لیکن اس میں پیپ پڑنے کا سلسلہ برابر جاری تھا۔ اور تین ہفتہ تک اس طرح صفائی کے باوجود مرض میں افاقہ نہیں ہوا تھا۔ اس پھوڑے میں ایک نئی بات یہ پیدا ہوئی کہ دو نیلگوں ہو گیا

اور اس میں تیز کاٹنے اور چلنے والے درد پیدا ہوگئے سختی میں بھی اضافہ ہوتا رہا اور ساتھ ساتھ اس کے منہ سے خونی خراش دار اور بدبودار سادہ کا اخراج شروع ہوگیا مریض کو سردی محسوس ہوتی تھی (Chilliness) اور اس کے ساتھ متلی اور تقیح الدم (Pyaemia) کی شکایت بھی تھی۔

مریض کو ٹارنیٹولا × ۱۲ کی ایک خوراک دینے سے فوراً تبدیلی رونما ہوئی اور اس کو کافی افاقہ ہوگیا۔ پیپ پڑنا بند ہوگئی اور مریض دس دن میں ٹھیک ہوگیا مقامی نیلگوں پن گہرے سرخی مائل رنگ میں تبدیل ہوگیا۔ اور آہستہ آہستہ طبعی رنگ اختیار کرلیا۔ متلی اور تقیح الدم کی کیفیت دوا دینے کے بارہ گھنٹے بعد ہی بہتر ہوگئی تھی۔

کیس (۶)

نمونیا میں ایکونائٹ اور سلفر

نمونیا کے ایک دوسرے درجہ کے کیس پر غور کیجئے جو کہ اخراج کی حد تک بڑھ چکا ہو۔ بادی النظر میں ایسا مریض ایکونائٹ ہی کا نظر آئے گا مگر اس مریض میں ایکونائٹ ہمیشہ ناکام رہے گی۔ اس کیس میں اگر سلفر استعمال کی جائے تو مریض فوراً شفایاب ہوجائے گا۔

آپ اس بات پر قطعی توجہ نہ دیں کہ بادی النظر میں یہ ایکونائٹ کا مریض معلوم ہورہا ہے میری ہدایت ہے کہ اس قسم کے سو میں سے ننانوے مریضوں میں سلفر ہی دوا ہوتی ہے میں نے اپنی ابتدائی پریکٹس میں ایسے مریضوں کو اکثر ایکونائٹ

دوا دی۔ لیکن ہمیشہ مایوسی اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے

کیس (۷)

ناک کے غدود (Adenoids) بڑھنے کا علاج

حال ہی میں میری اپنے ایک پرانے دوست سے ملاقات ہوئی یہ اور اس کی بہن دونوں ایک ایسے بچے میں دلچسپی لے رہے تھے جس کے والدین تپدق میں فوت ہو چکے تھے یہ دونوں اس بچے کی مدد اس کے اسکول کے ڈاکٹر کے ذریعے کرنا چاہتے تھے لیکن وہ ڈاکٹر اس بچے کی طرف سے مایوس تھا۔ کیونکہ بچے کی ناک غدود (Adenoids) بڑھنے کی وجہ سے بالکل بند ہو گئی تھی۔ لڑکا کچھ بیوقوف سا تھا اور دیکھنے میں بیمار معلوم ہوتا تھا اس کو رات میں بے حد پسینہ آتا تھا اور اس کے علاوہ بھی بہت سی ایسی علامتیں تھیں جو ٹیوبر کلینم کی طرف توجہ دلاتی تھیں۔

میرا دوست اس بچے کے علاج کے سلسلے میں میری فیس بھی ادا کرنے کو تیار تھا

ﮯ مندرجہ بالا تشریح سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ہومیوپیتھی میں صرف لکیر کے فقیر بن کر ہی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی یہ ضرور ہے کہ ظاہری طور پر نہ صرف نمونیا بلکہ اس قسم کے دوسرے اور تیسرے درجے کے مریض بعض اوقات کسی خارجی اثر کی وجہ سے ایسی علامات کا اظہار کرتے ہیں لیکن دوا تجویز کرتے وقت ہر دو صورتوں کو یعنی بیماری کی موجودہ شکل اور اصل بیماری کو پیش نظر رکھ کر ہی دوا دینی چاہیئے۔

لیکن میں نے اس کو بتایا کہ میں بھی اس بچے کے علاج میں اتنی ہی دلچسپی رکھتا ہوں جتنی کہ وہ چنانچہ میں نے مریض کے لئے ٹیوبر کلینم بھیج دیا۔

کچھ دن بعد لڑکے نے ناک سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اور اسکول میں بھی اس کی حالت کچھ بہتر ہو گئی۔ چار ماہ کے عرصہ میں اس بچے میں بہت نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی۔ چنانچہ میرے دوست نے اس کو اسکول کے ڈاکٹر سے بھی معائنہ کرایا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ بیشک اس بچے میں کافی نمایاں ناک کے غدود بڑھے ہوئے تھے لیکن اب وہ بالکل غائب ہو چکے ہیں اور پھر یہ بھی کہا کہ یہ تکلیف خود بخود بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

میں نے ناک کے بڑھے ہوئے غدودوں کے تقریباً سو مریض صرف ٹیوبر کلینم ہی سے ٹھیک کئے ہیں۔ اور اس دوا کے استعمال سے بچے اپنی ناک سے سانس لینے اور منہ بند رکھنے لگ جاتے ہیں۔

چار ہفتہ قبل میرے پاس ایک بچی یہی شکایت لے کر آئی۔ میں نے اس بچی میں بجز اس کی ہسٹری کے اور کوئی علامات نہیں دیکھیں۔ لڑکی کے مزاج میں چڑچڑاپن تھا۔ اور وہ بہت بے وقوف تھی۔ اپنی تکلیف کی وجہ سے وہ دن یا رات کسی وقت بھی ناک سے سانس نہ لے سکتی تھی اور اس کو سانس منہ کے ذریعے لینی پڑتی تھی ڈاکٹر کا خیال تھا کہ اس بچی کا سوائے آپریشن اور کوئی علاج ممکن نہیں ہے میں نے اس بچی کو ٹیوبر کلینم دیا اور چار ہفتہ بعد ہی مجھے اطلاع ملی کہ مریضہ نے ناک سے سانس لینا شروع کر دیا ہے۔

ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ یہ عمل دوا نے اتنی ہی تیزی کے ساتھ کیا جتنا کہ نشتر یا گرم سلاخوں کے ذریعے ممکن تھا۔ بیشک ٹیوبر کلینم کے استعمال سے شفایاب تنومریض

اس دوا کی اہمیت جتلانے کے لئے کافی ہیں۔

اب میں آپ کو ایک اور مریض کا حال بتاؤں گا جو میرے زیر علاج تھا اور اس کو شفایاب ہونے میں اٹھارہ ماہ لگے۔ لیکن اس کا باپ چونکہ ہومیوپیتھی پر یقین کامل رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے بیٹے کے علاج کے لئے اسی طریقے علاج کو ترجیح دی۔ حالانکہ اس مریض کے لئے بھی ڈاکٹروں کی یہی رائے تھی کہ سوائے آپریشن اور کوئی علاج ممکن نہیں ہے اور اس مرض کو زیادہ طول دینا ایک مجرمانہ غفلت ہوگی۔

یہ بچہ ابتدا میں ٹھیک ہوجاتا لیکن ذرا سی سردی لگنے سے ناک دوبارہ بند ہوجاتی اٹھارہ ماہ میں یہ بچہ بالکل ٹھیک ہوگیا اور ایک تندرست انسان بن گیا۔ یہ بچہ اپنے خاندان کے دوسرے بچوں کے مقابلے میں سب سے بدوضع، کمزور اور بیمار تھا۔ لیکن ٹیوبرکلینم دینے کے بعد اب یہ سب سے توانا اور تندرست بچہ ہوگیا ہے۔

ایسے اور بھی بہت سے مریضوں کا ذکر کیا جاسکتا ہے جن کو اس طرح شفایابی ہوئی اس لئے میری آپ کے لئے ہدایت ہے کہ آپ علامات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیجئے۔

سوال:۔ ہمارے پاس اکثر ایسے بچے بھی آتے ہیں جن پر پہلے ہی ناک کے بڑھتے ہوئے غدودوں کا آپریشن کیا جاچکا ہے۔ ہم کو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔؟

جواب:۔ ایسے مریضوں میں کامیابی اتنی یقینی نہیں ہے۔ جتنی کہ بغیر آپریشن والے مریضوں میں۔

کیس (۸)

دق کی گلٹیاں

(Tubercular Glands)

گردن کے دونوں جانب دق کی گلٹیوں پر میرا خاص تجربہ ہے۔

ایک مریضہ اسی طرح کی متاثرہ گلٹیوں میں کچھ عرصہ سے مبتلا تھی۔ ان غدودوں کے چار چار، پانچ پانچ منہ تھے۔ گردن بہت کمزور اور پتلی ہو گئی تھی اور گلٹیوں سے مواد کا رسنا بھی جاری تھا۔ اس مریضہ کی ہسٹری میں دق موجود تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دق کی دوسری علامات بھی۔

اس مریضہ کو ٹیوبرکلینم دیا گیا کیونکہ یہ دوا بھی متاثرہ جانوروں کے غدود سے ہی حاصل کی جاتی ہے مریضہ کو ٹیوبرکلینم کی خوراکیں درجہ بدرجہ دس ہزار طاقت تک استعمال کرائی گئیں اس سے گلٹیاں بالکل سوکھ گئیں اور گردن طبعی حالت پر آ گئی۔

بعدازاں یہ عورت حاملہ ہو گئی۔ اور اس کے ایک تندرست بچہ تولد ہوا۔

بچہ کو دودھ پلانا بند کرنے سے کچھ قبل دق کی گلٹیاں دوبارہ نمودار ہو گئیں میں نے مریضہ کو فوراً بچہ کو دودھ بند کرنے کی ہدایت کی۔ اور اس کو زیر علاج رکھا۔ کچھ آٹھ ماہ کے علاج میں وہ بالکل تندرست ہو گئی اور اس کے بعد جہاں تک مجھے علم ہے مریضہ کو کبھی بھی ان گلٹیوں کی شکایت نہ ہوئی۔

ایک دوسری مریضہ کا اسی قسم کی گلٹیوں کے لئے شکاگو کے مشہور ڈاکٹر پریٹ (Dr Pratt) نے تین بار آپریشن کیا۔ مگر وہ ہر بار دوبارہ نمودار ہوتی رہیں۔ چنانچہ جب گلٹیاں چوتھی بار نمودار ہوئیں تو اس کے ایک دوست نے

مریضہ کو میرے پاس بھیج دیا۔ اس کی علامات نمایاں طور پر ٹیوبر کلینم کی تھیں۔ اس وقت اس کے دو گلٹیاں ایسی تھیں جو کافی سخت ہو گئی تھیں اور عضلات سوجے ہوئے تھے

میں نے اس مریضہ کو ٹیوبر کلینم دیا اور اس کی تمام سوجن رفع ہو گئی یہ مریضہ میرے پاس موسم سرما میں آئی تھی اور موسم گرما تک میرے زیر علاج رہی۔ اب وہ بالکل تندرست نظر آتی تھی اور اس کے وزن میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔

مریضہ کو تندرست دیکھ کر اس کی ماں اس کو کناڈا لے گئی۔ حالانکہ میں نے ان کو ہدایت کی تھی کہ وہ فی الحال ایسی جگہ رہے جہاں وہ میری نظر کے سامنے ہو تاکہ جیسے ہی کچھ علامات ظاہر ہوں اس کو دوا دے سکوں۔ کناڈا یہونچکر سرد موسم میں وہ ٹھنڈک سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اس کے پھیپھڑے بُری طرح متاثر ہو گئے۔ اور بعد میں وہ تپ دق سے فوت ہو گئی۔

میں اس بات سے قطعی طور پر مطمئن ہوں کہ اگر مریضہ سردی سے محفوظ رہتی اور میری نظر کے سامنے رہتی تو وہ بالکل تندرست ہو سکتی تھی۔

اس طرح میں نے لاتعداد مریضوں کا مشاہدہ کیا ہے کہ وہ ٹیوبر کلینم سے شفایاب ہوئے ہیں۔

کیس (۹)

خاندانی تپدق کھوئی صلاحیت اور جذبہ محبت کی بحالی

اب میں آپ کو ایک عجیب و غریب کیس بتاتا ہوں۔ ایک مریضہ جو چار سال

سے بیمار تھی۔ مجھ سے مشورہ کرنے آئی۔ اس کی تندرستی برابر زوال پذیر تھی۔ اس کو اس بات کا بڑا دکھ تھا کہ وہ اپنے جذبہ محبت میں برابر انحطاط محسوس کر رہی ہے اس نے بتایا کہ اس کی عجیب حالت ہے نہ تو وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی ہے اور نہ ہی اس کو اپنے بچوں سے کوئی انسیت ہے حالانکہ اس کا شوہر ایک اچھا آدمی ہے۔ یہ صورت حال ایسی ہے کہ وہ کسی اور سے اس کا ذکر بھی نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ مریضہ بہت چڑچڑی اور ضدی ہو گئی تھی۔ اور کوئی بھی کام کرنے کی اس کو قطعی خواہش نہ تھی۔ ذراسی دماغی محنت سے اس کی گدی میں بے حد درد محسوس ہوتا تھا اور اس نے اپنی انگلی سے گدی کے اس حصہ کی نشاندہی کی جہاں وہ گرمی محسوس کرتی تھی۔

اس کے خاندان میں دق نمایاں طور پر موجود تھی۔ اس کے بات کرنے کے انداز سے میں نے محسوس کیا کہ دماغ کے تیسرے اور چوتھے خانے میں ضرور کوئی نقص موجود ہے جس کی وجہ سے دماغ کو استعمال کرنے سے دماغی نخاعی سیال (Cerebro spinal Fluid) کے بہنے میں رکاوٹ ہوتی تھی۔ اور یہ بات اس کی خاندانی دق سے بھی ہم آہنگ تھی۔ اس لئے میرا شبہ تھا کہ اس کے دماغ پر دق کا اثر ہے لیکن میں اس قطعی نتیجہ پر مسلسل چھ ماہ تک حسب علامات دوائیں دینے کے بعد ہی پہنچ سکا۔

ہر مرتبہ دوا دینے کے بعد اس کی حالت میں کچھ افاقہ ہوتا۔ مگر ہفتہ دو ہفتہ بعد پھر وہ اپنی اصلی حالت پر واپس آجاتی۔ میں دوبارہ نئی دوا تجویز کرتا اور اس کے ساتھ بھی یہی عمل ہوتا۔ بالآخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ مریضہ میں دق کی ہسٹری موجود ہے اس لئے مجھے اس کیس کو انہیں خطوط پر آزمانا چاہیئے چنانچہ میں نے

اس کو ٹیوبر کلینم 1M ۵ تجویز کی جس کا اس پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس نے کہا کہ وہ ایک نئی عورت بن گئی ہے اس کی کھوئی ہوئی محبت دوبارہ عود کر آئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ دماغی صلاحتیں بھی۔

میں نے اس مریضہ کو 1M ۵ اپنے وقفے سے دو مرتبہ دیا اور پھر اسی طرح 5 1M بھی دو مرتبہ اپنے وقفے سے دیا۔ مریضہ نے پہلی خوراک کے بعد ہی بہتر محسوس کرنا شروع کر دیا چار پانچ ہفتہ بعد اس کو دوبارہ دوسری خوراک دی۔ کیونکہ علامات واپس آتی ہوئی معلوم ہو رہی تھیں۔

اب مریضہ تیسری یا چوتھی خوراک پر ہے جس کے بعد وہ ایک نئی عورت بن گئی ہے اور مجموعی طور پر وہ بالکل معتدل حالت پر ہے۔

کیس (۱۰)

کمی خون

(Anaemia)

سات سال کی ننھی ایلن ایک بیمار بچّے کی شکل پیش کرتی ہے۔

علامات:۔ ۱۶ جنوری تکیہ پر خون۔ منہ اور انگلیوں سے خون (سلفر) بیٹھے سے کرم (سلفر) بھوک بہت زیادہ پیشانی میں درد۔ پیٹ میں درد، غشی، بھوک سے پیاس زیادہ (سلفر) دودھ سے نفرت۔ گوشت اور میٹھی چیزوں سے بے حد رغبت پچھلے ایک سال میں کبھی بھی تندرست نہیں رہی۔ بلکہ متواتر صحت گرتی جا رہی ہے۔

دودھ سے نفرت:۔ کلکیریا کارب، کلکیریا فاس، کاربو ویج۔ سائنا، ایک ڈف

نیٹرم کارب[۱]، نیٹرم سلف[۲]، نیٹرم فاس[۳]۔ فاسفورس[۳]، سیپیا[۳]، سائیلیشیا[۲]، اسٹینم سلفر[۲]

گوشت سے رغبت:۔ سلفر

بچی کو سلفر ۱۰۰۰ دیا گیا۔

۱۳ فروری۔ مرض کی علامات میں نمایاں کمی ہے اور بچی تندرستی کی طرف مائل ہے علامات کے دوبارہ عود کر آنے پر معمولی شدت کے ساتھ وقتاً فوقتاً دوا کو دہرایا گیا اور دوا پہلے ۱۰۰۰ اور پھر ۵۰۰۰ کی طاقت میں دی گئی۔ یعنی ۲۸ فروری۔ یکم اپریل اور یکم مئی۔ آخری بار دوا دینے کے بعد علامات کم ہو گئیں اور ننھی ایلن ویسی ہی تندرست ہو گئی۔ جیسا کہ قدرتی طور پر اس کو ہونا چاہیئے تھا۔

یہ مرض سوائے عام علامات کے بہت کم خصوصی علامات پیش کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود معالج نے اس کی مخصوص علامت یعنی نمو کی کمی کو محسوس کر لیا جو غیر معمولی غذا کے ساتھ بھی موجود تھی۔ جسم کے دوسرے اعضاء کی خصوصی علامات معدہ کی علامت سے ہم آہنگ پائی گئیں۔ اور اسی طرح دوا نے کامیابی کے ساتھ اپنا کام انجام دیا۔

کیس (۱۱)

ایک تشویشناک مرض

نام۔ بی۔ آ۔ ۔ ۔ ڈبلیو۔ عمر۔ ۳ سال

بچے کے والدین اور دادا دادی زندہ اور تندرست ہیں بچے کی پرورش اوپر کے دودھ سے کی گئی ہے جو عام طور پر جراثیم سے پاک ہوتا تھا۔ دانت دیر سے

نکلے مگر بغیر کسی تکلیف کے۔

پچھلے حالات :- پیدائش کے فوراً بعد پھیپھڑوں کا تاثر جو تین دن رہا۔ اور اس کے بعد بھی یہ مرض وقتاً فوقتاً ہوتا رہا۔ بچہ سردی سے بہت جلد متاثر ہوتا ہے اور سردی کا سب سے زیادہ اثر پھیپھڑوں پر ہی ہوتا ہے۔ کھانسی دس ماہ کی عمر میں شروع ہوئی جو بہت شدید تھی اور کم و بیش تین مہینہ جاری رہی اس کے بعد سے کبھی کبھی کالی کھانسی کے ۲ تا ۳ حملے عام طور سے رات کے وقت ہوئے تین ماہ قبل بچہ کی ختنہ کی گئی اور حلق کے غدود کا (Adenoids) آپریشن بھی کرایا گیا۔ اس کے بعد بچے کا رنگ اور نیند وغیرہ بہتر ہو گئی۔ پسلیوں کے نرم غضروفی زائدہ (Xiphoid process) کے نیچے ایک بڑے چمچے کے برابر گڑھا نمایاں ہے۔ قالین پر کئی بار گرنے کی وجہ سے کولہے کا جوڑ نامکمل طور پر سرک گیا تھا۔ جو کچھ دن آرام کرنے کے بعد درست ہو گیا۔ مگر اس کے بعد سے کبھی کبھی متاثرہ پہلو کے گھٹنے میں درد ہو جاتا ہے۔ پچھلے موسم سرما میں بچہ تندرست تھا۔

۵ مارچ ۱۹۰۳ء ۶-۵ ہفتہ سے نزلہ کی شکایت، ناک بند۔ نیند میں بے چینی تھکاوٹ اور بار بار سو جانا۔ نیند میں دانت پیسنا اور اس طرح کبھی تندرستی اور کبھی بیماری کا سلسلہ چلتا رہا۔

دس روز قبل سلیج گاڑی پر بیٹھنے سے بیمار بخار ۱۰۱ - ۱۰۲ نبض ۱۳۰ یا اس سے زیادہ۔ پیشاب کم ۲۴ گھنٹوں میں تین سے پانچ اونس، رنگ گہرا اور غیر شفاف کثافت اضافی ۱۰۲۸ کافی مقدار میں البومن۔ بھوک غائب۔ قبض کی کیفیت، پاخانہ

سفید اور لئی جیسا۔ اس کا علاج مسہل سے کیا گیا اور مریض کو بستر پہ لٹا دیا گیا۔ غذا میں صرف دودھ کا استعمال کیا گیا۔ ناک سے اخراج ایک دن جاری رہا۔ تیسرے دن گردوں پر سینکنے سے کچھ آرام ہوا۔ چوتھے دن دودھ کی قے شروع ہوئی اور دودھ کسی بھی ترکیب سے دیا جائے۔ ہضم نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ دودھ کی پڈنگ بھی دو گھنٹہ بعد قے کے ذریعے نکل گئی مگر پکے ہوئے چاول دودھ اور اوٹ البتہ ہضم ہو گئے۔ پانچویں دن پیشاب کی مقدار میں اضافہ ہوا اور رنگ کچھ بہتر ہو گیا۔ البومن اور پیشاب کی دوسری کثافتیں بھی کم ہو گئیں۔

اس وقت نیند بہت کم تھی۔ بخار تیز۔ تنفس کا سلسلہ جاری تھا۔ اسی دوران بچہ کو باد زہر کھانسی (Croup) کا دورہ پڑا۔ جس کی وجہ سے اس کی گردن کے دونوں جانب کے غدود متورم ہو گئے۔ خصوصاً بائیں طرف کا غدود مرغی کے انڈے کے برابر ہو گیا۔ جو کہ بہت تکلیف دہ تھا اور بھی دوسرے کسی لمفاوی غدود Lymphatic glands بڑھ گئے اور وہ تسبیح کے دانوں کے مانند معلوم ہوتے تھے۔ چہرہ اور آنکھوں پر سوجن بھی ہو گئی تھی۔ ان تمام تکالیف میں اب افاقہ ہے گذشتہ چار پانچ دنوں سے مریض کی راتیں سکون سے گزریں سوائے اس کے کہ داہنی جانب کے غدود اور کان میں درد تھا جس میں سینکنے سے آرام ملتا تھا۔ مگر رات کے ابتدائی حصہ میں تکلیف میں اضافہ ہوتا تھا۔

بخار غائب تھا۔ تنفس ۹۶ - ۱۰۰ تھی اور نیند کے دوران ہلنے جلنے میں اضافہ رہا۔ پر ہلکی سی تر پیشاب آہستہ آہستہ تقریباً اعتدال پر آگیا ہے کثافت اضافی ۱۰۲ ا رنگ درست جب سے بخار میں کمی ہوئی ہے پیاس غائب ہو گئی ہے بچہ دن بھر بستر میں

کھیلتا رہتا ہے۔ تنفس اب تیز نہیں ہے اور نیند میں بھی یہی حال ہے جلد کا رنگ گورا ہے اس کا چہرہ شاید ہی کبھی تمتماتا ہو۔ آنکھیں اور بال کالے اور بچہ طبیعتاً محبت کرنے والا لوزتان دھانس، کوئی زیادہ بڑھے ہوئے نہیں ہیں۔ مگر حلق میں غدود (A.deno ids) نمایاں ہیں۔ آنتوں کا فعل مناسب۔ بچہ لفٹ میں داخل ہونے یا کسی جگہ نئے غسل خانہ میں جانے سے خوفزدہ ہوتا ہے تھرمامیٹر لگانے اور کسی قسم کی پولش وغیرہ کے استعمال سے بھی ڈرتا ہے۔ گذشتہ دو دنوں سے غذا میں گوشت کا شوربہ شامل کیا گیا ہے۔ بچہ کی خوراک اب بہتر ہو گئی ہے اور وہ توانا نظر آتا ہے۔

داہنے کان میں کافی درد ہے جو سینکنے سے بہتر ہوتا ہے رخساروں کے پاس ورم ہے رخساروں کے پاس ورم ہے معدہ اور پیٹ نسبتاً پھولے ہوئے ہیں۔ اگرچہ بچہ کا پیٹ پہلے سے بڑھا ہوا تھا۔ پیٹ میں سختی نہیں ہے اور اس میں کوئی تکلیف بھی نہیں ہے اس کو چھونے سے بچہ خائف ہے مبادا اس کو کوئی تکلیف نہ ہو جائے۔

۱:۔ چھوئے جانے کا خوف :۔ اگیریکس۲، انیٹم کروڈ، آرسینک۳ کلکیریا کارب۳ کیمفر۳۔ کیمومیلا۱۔ چائنا۲، سائنا۱، اپی کاک۲، کالی کارب۱، لیکیسس۲، میگنیشیا کارب۳ مرک سال۲۔ مزیریم۳، بلیمبم۳، سینی کولا، سائیلیشیا۲، تھوجا۲،

۲:۔ ڈرپوک ہونا :۔ (Timidity) آرسینک۲ کلکیریا کارب۱، چائنا۲، اپی کاک۳، کالی کارب۱، مرک سال۲، بلیمبم۱۔

۳:۔ گردن کے متورم اور غدود بڑھے ہوئے :۔ کلکیریا کارب۱، اپی کاک۲ کالی کارب۱، مرک سال۱، سائیلیشیا۲۔

۴:۔ کان کا درد :۔ کلکیریا کارب۲، کالی کارب۲، مرک سال۱، سائیلیشیا۲

۵:- پیٹ بڑھا ہوا:- کلکیریا کارب، سائیلیشیا۔

۶:- دانت پیلینا:- کلکیریا کارب۔

بچہ کو کلکیریا کارب ۱۰۵۶ دی گئی۔

بچہ کے متعلق رپورٹ سے پتہ چلا کہ دوا اس کی ضرورت کے عین مطابق تھی اس دوا نے بچہ پر ہر سمت سے عمل کیا اور اس کی تندرستی اور نمو کو بحال کر دیا۔

اس کیس میں خاص توجہ دوا کے انتخاب کے طریقہ پر ہے بچہ کی مخصوص علامات اس کی دماغی کیفیت سے ظاہر ہوئیں اور وہی اس کیس کے مطالعہ کی اساس بنیں اور اس سے بیماری کی مجموعی حالت کی طرف توجہ دی گئی اس طرح دواؤں کی تعداد گھٹا کر ایک یا دو دواؤں تک پہونچنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ جو لوگ ہماری میٹریا میڈیکا کی مخصوص علامات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں وہ بآسانی اس نتیجہ پر پہونچ جائیں گے کہ یہ پورا کیس کلکیریا کارب سے عین مماثلت رکھتا ہے۔

پیش نظر تدریجی علاج میں بہر حال دوا کی درجہ بدرجہ طاقتوں کا استعمال شامل ہے جو مریض کے حالات کے پیش نظر کی گئیں۔

کیس (۱۲)

دمہ اور متوّرم جسم

نام مسز الیس۔ عمر ۷۶ سال

مریضہ کا جسم متورم تھا۔ اور اس کو دمہ کی شکایت تھی۔ اس کے پیشاب

میں کثیر مقدار البومن خارج ہو رہی تھی اور اس کی حالت تیزی کے ساتھ ابتری کی طرف مائل تھی۔ مریضہ کو آرسینک البس۔ ایکوسائنم اور لیکیسیس دینے سے قدرے افاقہ ہوا تھا۔ لیکیسیس لینے کے بعد اس کو جو افاقہ ہوا وہ دیرپا ثابت نہ ہوا۔ بلکہ ورم میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اور اب اس کے ہاتھ چہرہ اور پیٹ سب ہی متورم تھے۔

ایک دن صبح سویرے مجھے بتایا گیا کہ مریضہ نے رات بہت بے چینی سے گذاری ہے اس کے پنجوں اور پیروں میں بے حد درد تھا اور پنجے سیاہ ہو رہے تھے متعلقہ نرس نے اس خیال سے کہ وہ مر رہی ہے اس کو وہسکی پلائی۔ مگر اس سے بھی اس کو خاطر خواہ افاقہ نہ ہوا۔ پیروں میں شدید درد اور جلد کا سیاہ ہونا عضو کے مردار ہونے کا (Gangrene) اندیشہ ظاہر کرتے ہیں۔ آرسینک اور لیکیسس چونکہ ناکام ہو چکے تھے۔ اس لئے میری توجہ ٹارنٹولا کیوبنس کی طرف گئی اور میں نے ۱۲ x کی ایک خوراک اس کو کھلا دی۔

اس دوا کو کھانے کے بعد درد فوراً بند ہو گیا۔ جلد کی سیاہی سرخی میں تبدیل ہونے لگی اور مریضہ نے اپنے آپ کو بہت بہتر محسوس کیا اور اگلی رات وہ آرام سے سوئی۔ لیکن صبح اس کو دوبارہ پیروں میں درد محسوس ہوا۔ اس لئے 2 x کی ایک اور خوراک اس کو دی گئی۔ جس سے فوری طور پر اس کو آرام ملا۔ اس کے بعد دس دن تک (۲۰ نومبر سے یکم دسمبر) روزانہ مریضہ کو اسی طاقت میں ایک خوراک دی جاتی رہی۔

یکم دسمبر۔ گھٹنوں سے نیچے کی تمام جلد گہری سرخ ہو گئی ہے دونوں پیروں میں یہی کیفیت ہے یہ حصے ذکی الحس ہیں اور ان پر چھوٹے چھوٹے دانے ہیں جس نے

مریضہ کو دیکھا، اس کا بھی گمان ہوا کہ یہ سرخ باد (Erysipelas)
ہے۔ متاثرہ جلد سے تیز بہنے والا مادہ خارج ہو رہا تھا۔ اور اس کی مقدار اتنی زیادہ
تھی کہ ذراسی دیر میں روئی نم ہو جاتی تھی۔ اور مواد ایڑیوں تک بہہ کر آجاتا تھا۔ مواد کا
رنگ کچھ میلا سا تھا اور بے حد بدبو دار جسم کے کسی حصہ سے پسینہ کا اخراج نہیں تھا
اور سوجن نیچے کی طرف جاتی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

۱۵ر دسمبر، چہرہ۔ ہاتھ اور رانوں کی سوجن کم ہو گئی ہے پیٹ کا ورم کم ہو کر
تقریبًا اوسط حالت پر آگیا ہے یکم دسمبر کے بعد سے پیشاب میں البومن خارج نہیں ہوا
مگر پیشاب کی مقدار کم ضرور تھی گھٹنے سے ٹخنے تک پھوڑے موجود تھے اور ان میں سے لمفی
سیال خارج ہو رہا تھا۔ اور پھوڑوں پر زردی مائل جیٹی کھرنڈ جم رہی تھی۔

۲۰ر دسمبر:۔ پیرون کا ورم ختم ہو گیا ہے لیکن پھوڑے ابھی تک چپٹے اور سرخ
ہیں اور بعض جگہ حاشیوں پر جلد سُرخ اور نیلگوں ہو گئی ہے اور زرد کھرنڈ ہے مریضہ کچھ
کمزور ہو گئی ہے لیکن وہ اس حالت کو اس تکلیف دہ سوجن سے غنیمت سمجھتی ہے جس کے
ساتھ اس کو تنفس کی بھی شکایت تھی۔

یکم دسمبر:۔ کے بعد مریضہ کو دوا صرف اس وقت دی گئی جب پیروں
کا ورم بڑھ جائے۔

یکم جنوری:۔ مریضہ پر غشی کی علامات طاری ہو رہی ہیں۔ اس کا بیان
ہے کہ وہ سکون محسوس کر رہی ہے بجز اس کے کہ پھوڑوں میں کبھی کبھی درد معلوم ہوتا
ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب یہ اس کا آخری وقت ہے لیکن سوال یہ ہے کہ زیادہ کمزوری
سے فوت ہو گی یا سوجن دوبارہ عود کر آئے گی۔ اور اس وجہ سے مریضہ کی موت واقع

ہوگی۔ جیسا کہ عام طور پر ایسے مریضوں میں ہوتا ہے۔

ورشنوری :۔ مریضہ کمزوری کی وجہ سے فوت ہوگئی۔

کیس (۱۳)

مثانہ کی شکایت

مریضہ کو دو سال سے پیشاب کی زیادتی کی شکایت تھی۔ ہر آدھ گھنٹہ کے بعد پیشاب محسوس ہوتا تھا اور اس میں سوزش بھی تھی جو دوران اخراج یا کبھی اخراج کے بعد بھی ہوتی تھی دن بھر بار بار پیشاب کرتے کرتے مریضہ تھک جاتی تھی۔ اور اسی وجہ سے اکثر بستر ہی میں پیشاب خطا ہو جاتا تھا۔ پیشاب کا کیمیائی تجزیہ نہیں کیا گیا لیکن اس کا رنگ گہرا تھا اور اس میں بدبو تھی۔

مریضہ کو ایرینجیم 30 طاقت میں دی گئی۔

دوا کھانے کے بعد اس کو رات میں صرف ایک بار پیشاب کی حاجت ہوئی اور بقیہ رات وہ سکون سے سوئی۔ اور اس طرح اس کی صحت بحال ہونا شروع ہوگئی اس مریضہ کی عمر ۵۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ اس کی اس بیماری کا کوئی ظاہری سبب معلوم نہ ہو سکا۔

ایرینجیم سے میں نے مثانہ کے بہت سے مریضوں کو شفایاب کیا ہے اور ان مریضوں میں 3x - 6x - 12x - اور 30x طاقتوں کا استعمال کیا گیا مستقل بے چینی اور پیشاب کا قطرہ قطرہ، آنا اور رات دن پیشاب میں سوزش جیسی علامات

کو اس دوا سے دور ہوتے ہوئے دیکھا ہے اس دوا میں کینتھرس کی طرح غیر معمولی جنسی خواہش کا کوئی وجود نہیں ہے ایس میلفیکا کے برخلاف یہ دوا گرمی سے آرام پاتی ہے

کیس ۱۴؍

مثانہ کی تکلیف

تجربہ کار ڈاکٹر اپنے مریضوں سے اکثر دریافت کرتے ہیں کہ فلاں علامت اس نے اپنے معالج کو بتائی تھی۔ اور مریض اس کا جواب نفی میں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ ڈاکٹر نے اس سلسلہ میں کچھ دریافت ہی نہیں کیا۔ اسی طرح کا ایک کیس میرے مشاہدے میں بھی آیا۔

ایک مریض جو کسی دوسرے ڈاکٹر کے زیر علاج تھا اس کے ساتھ بھی کچھ اسی قسم کا معاملہ ہے اس کے معالج نے مجھے بتایا کہ وہ بڑا ہی مشکل مریض ہے کیونکہ وہ اپنی علامات پوری طرح بتاتا ہی نہیں۔ دریافت کرنے پر اس معالج نے تفصیلاً یہ بتایا کہ مریض اس کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کو پیشاب میں کچھ تکلیف ہے اور جب اس سے اور علامات یا ان کی تفصیل دریافت کی جاتی ہے۔ تو مریض یہ جواب دیتا ہے کہ ڈاکٹر کو خود یہ تمام باتیں معلوم ہونی چاہئیں۔

چنانچہ ہم دونوں مریض کے کمرے میں گئے اور متواتر ایک گھنٹہ تک اس سے حال دریافت کرتے رہے لیکن سوائے چڑچڑے پن کے اظہار کے اس نے کوئی بھی قابل لحاظ علامت نہ بتائی اس کے بعد بستر سے اترا۔ اور غسل خانے کی طرف دوڑا

اور غسل خانے کا دروازہ بند کرنے لگا۔ میں بھی اس کے ساتھ ہی گیا اور دیکھا کہ وہ واش بیسن (Wash Basin) کے پاس کھڑے کھڑے پیشاب کر رہا ہے میں نے اس سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ پوچھی۔ اس نے جواب دیا۔ کہ وہ کئی سال سے بیٹھ کر پیشاب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر وہ بیٹھ جائے تو اس کا پیشاب جاری نہیں ہوگا۔

منفرد

مریض کو میں نے سارا سپریلا دیا۔ اس دوا سے مریض چند ہفتوں میں ٹھیک ہو گیا اور اس کو دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

کیس (۱۵)

سرین سے پیدائش

بچہ کی پیدائش کے متعلق میں ایک عجیب کیس بیان کر رہا ہوں یہ کیس ایک بہت ہی تجربہ کار مڈوائف کے پاس تھا۔ اس نے اکثر اپنے کیس کے سلسلہ میں مجھ سے رجوع کیا تھا اور میری مدد سے کامیابی حاصل کی تھی۔ زیر نظر ایک وقت طلب کیس تھا۔ معائنہ کرنے کے بعد اس مڈوائف نے اس کو سرین سے پیدائش Breath presentation تشخیص کیا تھا اور اسی سلسلے میں مجھے بھی بلا بھیجا تھا۔ اس نے مجھ کو بتایا کہ اس پیدائش میں تقریباً دو یا تین دن درکار ہو سکتے تھے میں نے اس کیس کا معائنہ کیا اور اس کی رائے سے اتفاق کیا۔ میں نے دیکھا کہ رحم کا منہ تقریباً ایک روپیہ کے برابر کھلا ہوا تھا، میں نے مریضہ کو پلسا ٹیلا کی

ایک خوراک کھلائی اور تمام عزیزوں کو اطمینان دلایا کہ بچے کی پیدائش نارمل ہو جائیگی
دوسرے دن مڈوائف میرے مطلب پر آئی اس نے بتایا کہ دوا کھانے کے بعد
ہی تیز درد شروع ہو گئے اور چند ہی گھنٹوں میں بچہ سر کی طرف سے صحیح طرح سے پیدا
ہو گیا۔ مڈوائف اس پیدائش پر بہت متعجب تھی۔ وہ کہنے لگی کہ شاید معائنہ کرتے
وقت اس نے غلطی کی تھی اور دراصل یہ پیدائش سر کے بل ہی ہو رہی تھی۔ حالانکہ میں
نے معائنہ کر کے خود یہ اطمینان کر لیا تھا کہ بچہ کی پیدائش غیر معمولی تھی۔ اور سر کے بل
ہرگز نہ تھی۔

میں نے پلساٹیلا دینے سے پہلے مریض کی عام کیفیت پر پوری طرح توجہ
دی تھی اور میں بالکل مطمئن تھا کہ مریضہ کا مزاج اس دوا سے مطابقت رکھتا تھا۔

کیس (۱۶)

گردوں کی بیماری

Brights disease

بچی۔ عمر ۲ سال

علامات:۔ بائیں کان سے زردی مائل سفید اخراج۔ داہنی آنکھ سے
شفاف بلغمی مادّہ بہہ کر رخسار تک آتا تھا اور اسی آنکھ کا اندرونی پپوٹہ پانی کی
تھیلی کی طرح متورم تھا۔ چہرے پر بھی ورم تھا خصوصاً داہنا حصّہ بچّی بیمار معلوم
ہوتی تھی اور وہ بہت روتی تھی اس کی یہ کیفیت کئی ہفتوں سے تھی۔

میں نے ایپس اور آرسینک پر غور کرنا شروع کیا، کمی اور زیادتی مرض کے

متعلق معلوم ہوا کہ بچی اور ڈھنا بالکل پسند نہیں کرتی اور پیاس اس کو بالکل مفقود تھی۔ اس کی ماں نے مزید بتایا کہ اس کے پیشاب کی مقدار بہت کم تھی اور اس میں گھوڑے کے پیشاب کی مانند بدبو تھی۔ چنانچہ بچی کو نائٹرک ایسڈ 200 دیا گیا جس سے بچی کچھ ہی دنوں میں بالکل صحت یاب ہو گئی۔

متذکرہ بالا گردہ کی بیماری کا کیس سرخ بخار کے نتیجے میں نہیں تھا۔ جو معالج ملیریا کے علاقوں میں رہے ہیں انہوں نے اکثر اس قسم کے مشابہ مریض دیکھے ہونگے جن کا کان بہتا ہے۔ یہ مریض دراصل ملیریا کے علاج میں غفلت برتنے کا نتیجہ ہیں۔ اور خاص کر کان کا بہنا۔ گردوں کی بیماری سے تعلق رکھتا ہے۔

نائٹرک ایسڈ نے مریضہ کو اس لئے شفا بخشی کہ یہ دوا مریض کی کیفیت کے عین مماثل تھی۔ اور اس لئے نہیں کہ اس کو برائٹس ڈزیز کے نام پر استعمال کیا گیا تھا۔

کیس (۱۷)

بائیں جانگ میں گلٹی

(Bubo in left groin)

ایک نوجوان میرے پاس جانگ میں گلٹی کی شکایت لے کر آیا۔ یہ نوجوان اپنے مرض کی طرف سے کچھ مایوس سا تھا۔ کیونکہ پچھلے علاجوں سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

علامات :۔ جسم کی تمام ہڈیوں میں حددرد زبان بے حد میلی . سانس میں تعفن گلٹی سخت اور تکلیف دہ . رنگ اس کا سُرخی مائل نیلگوں تھا۔ اوراس میں بے حد جلن اور کاٹنے والے درد تھے محسوس کرنے سے گلٹی گرم معلوم ہوتی تھی اس مریض کو ٹارنٹینولا کیوبنیس 12x کی ایک خوراک روزانہ صبح تین دن تک متواتر استعمال کرائی گئی ۔

تیسرے دن مریض نہایت پریشان حال واپس آیا اور کہا کہ اس کو کوئی زہر کھلادیا گیا ہے جس کی وجہ سے انتہائی بے چینی اور دماغ میں ایک جنون کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے اور ایک قسم کی کھچاوٹ کا احساس بھی اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاگل ہو جائے گا۔

مریض کی ان تمام کیفیات کا اظہار اس کے چہرے سے بھی عیاں تھا۔ اور میرے مستقل یقین دلانے کے باوجود وہ مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔

دوا کے اثر سے مریض کی ابتدائی علامات تقریباً ختم ہو رہی تھی اور گلٹی نے کافی حد تک اپنا رنگ تبدیل کر لیا تھا۔ اس کے بعد اگلے دن جب مریض واپس آیا تو اس کی حالت میں نمایاں تبدیلی تھی اور گلٹی تقریباً غائب ہو گئی تھی آہستہ آہستہ مریض کی حالت دن بدن بہتر ہوتی گئی۔ اور ایک ماہ بعد وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اس نے ان الفاظ میں اس کا اظہار کیا کہ وہ زندگی میں پہلی بار اپنے آپ کو اتنا صحت مند محسوس کر رہا ہے

کینسر کے علاج پر بحث

کینسر کے مریضوں میں احتیاط کے ساتھ نسخہ تجویز کرنا نہایت ضروری ہے ایسے مریضوں میں جب کوئی حاد تکلیف پیدا ہو جائے مثلاً اسہال یا مثانہ وغیرہ کی شکایات تو ایسی حالت میں اس دوا کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے جو سطحی طور پر صرف اس حاد کیفیت پر ہی اثر انداز ہو۔ ایسی دوا سے یہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے کہ مزمن مرض اپنی جگہ جوں کا توں رہتا ہے بلکہ یہ کہنا ہرگز نامناسب نہ ہو گا۔ کہ اور خراب ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ دوا آہستہ مرض کی ترقی میں تیزی سے اضافہ کا باعث بنتی ہے ایسے مریضوں میں جو بھی دوا تجویز کی جائے وہ مریض سے عین مماثلت رکھتی ہو۔ تاکہ اس دوا میں اس بات کی پوری طرح صلاحیت ہو کہ وہ موجودہ حاد کیفیت اور مزمن مرض دونوں پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ ایک معالج کا پہلا اور آخری مقصد ایسی دوا کی تلاش ہونی چاہیئے جو مریض کے لئے ہو۔ نہ کہ مرض کے لئے خواہ بظاہر علامات کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں۔

کینسر کے مریض اس لئے بھی صحتیاب نہیں ہو پاتے کہ مریض کی بیشتر علامات مرض کی شدت کی وجہ سے دب جاتی ہیں اور صرف مرض کی مخصوصہ علامات کا ہی اظہار ہوتا ہے اور عام طور پر انہیں علامات پر دوا تجویز کی جاتی ہے کینسر میں تیز درد۔ خون میں کمی اور بافتوں کا سڑنا وغیرہ مرض کی انتہائی کیفیات ہیں اور ان علامات کی شدت کی وجہ سے مریض کی اصل کیفیات جو دراصل ان علامات کے اظہار سے قبل موجود تھیں عام طور پر نہیں مل پاتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مریضوں کے لئے مماثل دوا کا انتخاب مشکل مسئلہ بن جاتا ہے۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مرض کی صرف اختتامی کیفیت (Pathological end products) پر صحیح دوا کبھی بھی تجویز نہیں کی جاسکتی

کیس (۱۸)

جگر کا کینسر

ڈاکٹر لپ کی لڑکی جگر کے کینسر میں مبتلا تھی۔ جو لاعلاج حد تک بڑھ چکا تھا مریضہ انتہائی تکلیف دہ درد میں مبتلا تھی جس کی وجہ سے وہ کروٹ کروٹ لوٹتی رہتی تھی۔ چنانچہ اس درد کی تکلیف سے نجات دلانے کے لئے اس نے اپنی لڑکی کو ٹارینٹولا کھلایا۔ اس دوا سے مریضہ تسکین کے ساتھ مر سکی۔ جو اور کسی دوا سے ممکن نہ تھا۔

کارسی نوسن یا کارسی نوما

(Carcinocin OR Carcinoma)

اس دوا کو میں نے پستان کے کینسر کے مادہ سے تیار کیا تھا۔ اس مریض میں کھلے کینسر سے شفاف بے رنگ مواد کا مستقل اخراج ہو رہا تھا اس سیال کی تھوڑی سی مقدار حاصل کر کے میں نے اس کو پوٹنٹائز کیا اور پھر اس کو بہت سے کینسر کے مریضوں میں استعمال کر کے کافی کامیابی حاصل کی۔

کارسی نوسن کی یہ خاصیت ہے کہ یہ کینسر کے تیز جلنے اور پھاڑنے والے درد میں آرام پہونچاتی ہے اس دوا سے بہت سے کافی بڑھے ہوئے کینسر کے مریضوں

کو سکون پہونچانے میں مدد ملی ہے جس سے ان کی گرتی ہوئی حالت کافی حد تک سنبھل گئی ان کی زندگی کچھ بڑھ گئی۔ اور مرض کی شدت میں نمایاں کمی ہو گئی۔

کیس (۱۹)

گردن اور جبڑے کا کینسر

ایک مریض گردن اور جبڑے کے کینسر میں مبتلا تھا۔ جس کا آپریشن کیا جا چکا تھا۔ آپریشن کے بعد اس جگہ پر بطخ کے انڈے کے برابر بدگوشت ابھر آیا تھا۔ اس مریض کو سلینیم ڈائی آکسائڈ کھلایا گیا اور دو ہفتہ کے اندر بدگوشت سڑنا شروع ہو گیا اس سے یہ اندازہ ہوا کہ شاید یہ دوا مریض کو مستقل فائدہ پہنچانے میں مدد دے اور مریض بالکل صحت یاب ہو جائے۔ مگر سڑنے کا عمل تیزی سے بڑھنے لگا۔ اور بالآخر مریض کی موت واقع ہو گئی۔

بعض مریضوں میں یہ دوا اندرونی کینسر میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

کیس (۲۰)

کینسر کے مریض کی شفایابی

نام:- مسٹر ایچ۔ سی۔ ایم۔ عمر ۲۸ سال شادی شدہ

یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء ناک پر ایک زین کی شکل جیسا قرح خبیثہ (Lupus)

نمودار ہوا۔ ۵ سال پہلے مسلسل نو ماہ تک مریض ملیریا میں مبتلا رہ چکا تھا۔ جس کو کونین کے استعمال سے دبا دیا گیا تھا۔ مریض کا مزاج چڑچڑا۔ مگر یادداشت بہتر تھی اس کو پیٹھ کے بل سونے اور پیشانی پر ہاتھ رکھنے کی عادت تھی۔ مریض پریشان کن خواب دیکھتا تھا جو عموماً رات کے آخری حصہ میں آتے تھے سانس کی رفتار سست۔ نبض ۶۰ فی منٹ۔ بھوک اور پیاس کم۔ داہنے ٹخنے اور کبھی کبھی کاندھوں میں گٹھیا کا درد۔ پیٹھ کے نچلے حصہ میں درد کا احساس مگر شدید نہیں۔ درد اور گٹھیا کی تکلیف میں سردی میں زیادتی اور گرمی میں کمی۔ جسم کی جلد خشک۔ رخساروں اور ناک میں خارش اور سردیوں میں کانوں میں بھی خارش، جلد پر سخت اور موٹے دھبے جن میں خارش ہوتی ہے اسی طرح سر اور مقعد میں بھی خارش۔ مریض کو مہاسوں اور پھوڑوں کی کبھی شکایت نہیں ہوئی۔ البتہ مسے ہوتے رہتے ہیں جن کو جلا دیا جاتا ہے پیر ہمیشہ سرد رہتے ہیں۔ بال مستقل جھڑ رہے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ٹانسل کی شکایت ہو جاتی ہے۔

ذرا سی محنت سے بے حد پسینہ پیشاب میں زیادتی اور رنگ ہلکا یا زرد، اجابت روزانہ صبح کے وقت لیکن غیر تسلی بخش۔ مریض سردی سے بہت حساس ہے بچپن میں گرمی سے بے حد حساس تھا۔ مگر پیر اس وقت بھی سرد رہتے تھے دس سال قبل مریض نے گرمی کی حالت میں دو گلاس بیئر (   ) پی لی تھی جس کے نتیجے میں پیشاب میں تکلیف بڑھ گئی تھی اور رنگ بالکل سفید ہو گیا تھا۔ اس کا خیال ہے کہ اس واقعہ کے بعد گردے اور جلد کی تکلیف کی ابتدا ہوئی۔ گاڑی میں سفر کرنے اور جھولے کے استعمال سے متلی ہوتی ہے۔ مریض کو سورائنم CM دی گئی۔

۷؍ نومبر۔ معدہ میں خالی پن کا احساس تمام جسم میں خارش جوڑوں خاص طور

سے کندھے اور کلائی ۔ اور کہنی میں گٹھیا کا درد ۔ مقعد میں خارش اور رطوبت کا اخراج گردوں کے حصے میں درد ۔ پیر ٹھنڈے اور سردی کا احساس بدستور مریض کو دوبارہ سورائنم M C دی گئی ۔

۱۶ر دسمبر :- پیروں میں ٹھنڈک اور شدید سردی کا بدستور احساس اس کے علاوہ کوئی اور علامت قابل ذکر نہیں ۔

۲۴ر مارچ ۱۹۰۴ء پچھلی سردی میں ناک کا قرح خبیثہ د نہیں بیٹھا ۔ مقعد سے رطوبت کا بدستور اخراج ۔ تھکن اور کمزوری ، مریض کو لیٹنے کی خواہش ۔ ٹھنڈی سانسیں ۔

مریض کو سورائنم C M پھر دی گئی ۔

۲۳ر اپریل تا ۱۹ر جولائی ۔ ان تاریخوں میں مریض کو سورائنم M M دی گئی ۔

اس دوران مریض کی خاص علامات یہ ہیں ۔

پیشانی میں درد ، معدہ میں ترشہ ، ناک کے بیچ اور بازوؤں میں قرحہ خبیثہ د ر نمایاں گاڑی میں بیٹھنے سے متلی کی شکایت اب نہیں ہے ۔

مریض کو سلفر ۱۰M دی گئی ۔

۹ر نومبر تا ۳۱ر دسمبر ۔ سلفر ۱۰M دوبارہ دی گئی ۔

۱۶ر فروری ۱۹۰۵ء ریڑھ کے نچلے حصے میں درد تلی کے مقام اور پیشانی کا درد نزلہ کی شکایت ۔ مریض جواب ٹھہر کر دیتا ہے اور سوتے میں سر ڈھانکتا ہے ۔

اس کے بعد مریض کا علاج ختم کر دیا گیا اور وہ کئی سال تک تندرست رہا ۔

کیس (۲۱)

گردن کے پیچھے کاربنکل

(Carluncle)

مریضہ۔ عمر ۳۰ سال

گردن کے پیچھے کاربنکل کی وجہ سے مریضہ بہت پریشان تھی۔ اس نے بہت سی گھریلو دواؤں کا استعمال کیا تھا۔ لیکن ان سے اس کو کوئی افاقہ نہیں ہوا ورم میں اب پیپ پڑنے کی نوبت تھی۔ اس کا رنگ پھٹا ہوا نیلا تھا اور اس میں بے حد درد تھا۔ درد کاٹنے والے اور ان میں جلن تھی۔ تے کرنے کی حد تک متلی کی شکایت تھی اور رات میں ہذیانی کیفیت ہو جاتی تھی۔ مریضہ کو کچھ بخار بھی تھا۔ آنکھیں پھٹی ہوئی۔ ذائقہ بدمزہ اور سانس بدبودار تھی۔ سر کی کھال اور چہرے کے عضلات میں کھچاوٹ تھی۔ درد میں اتنی شدت تھی کہ مریضہ چاہتی تھی کہ اس کو مارفیا کا انجکشن ہی لگا دیا جائے تاکہ درد میں کمی ہو سکے۔

مریضہ کو ٹارنٹولا x 2 کی ایک خوراک دی گئی جس سے اس کو افاقہ ہونا شروع ہو گیا۔ درد میں سکون ہو گیا اور پیپ پڑنا رک گیا۔ دو دنوں میں نیلاہٹ غائب ہو گئی اور سختی بھی دور ہو گئی۔ مریضہ کی صحت دوبارہ بحال ہو گئی اس نے بتایا کہ جیسے مقامی تکلیف میں افاقہ ہوا ہے اس کے سر کا درد اور کھچاوٹ بالکل غائب ہو گئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دوا نے اس پر کتنا گہرا اثر کیا ہے۔

اگر کوئی متاثرہ حصہ پھٹا ہوا نیلا رنگ ظاہر کرے جو تیزی سے بڑھ رہا ہو۔ اور اس طرح کی دوسری علامتیں موجود ہوں تو ایسے مریضوں میں عام طور پر ٹارنٹولا کیوبنسس ہی مناسب دوا ہوتی ہے۔

کیس (۲۲)

قلب کا مرض

نوٹ:۔ امراض قلب کے علاج میں ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ دوا کا انتخاب انتہائی صحت کے ساتھ کیا جائے۔ اور پھر اس دوا پر مریض کو مستقل طور پر رکھنا چاہیئے تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ تذبذب کی حالت میں دوا کا انتخاب اس کی جلد تبدیلی پر مجبور کرتا ہے۔ اور یہ مناسب ہے اس قسم کے مریضوں میں دوا کا اثر دیکھنے کے لئے معالج کو انتظار کرنا ضروری ہوتا ہے۔

نام:۔ مس سی۔ ایم عمر ۲۴ سال

۵ دسمبر۔ بال سفید (خاندانی خاصیت)، بائیں کندھے میں گٹھیا کا درد۔ نبض تیز۔ قلب سے دھونکنی کی سی آواز (Mitral Murmur)، قلب کا بایاں حصہ بڑھا ہوا۔ مختلف ایلوپیتھ ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ قلب کے عضلات کا التہاب (Endocarditis) تھکن سے قلب پر بوجھ کا احساس، بیٹھ پر قلب کے حصے میں درد اور اسی طرح قلب کی طرف پسلیوں میں دکھن۔ قبض کی شکایت نہ تو اجابت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی خواہش ہے تھکن سے زبان کی جڑ میں بھاری پن۔ بینائی دھندلی یا آنکھوں میں تھکاوٹ۔ معدہ میں نفخ گفتگو اور ہیجان کی حالت میں پیروں کا سرد ہو جانا۔ مجمع سے گھبراہٹ دوران ماہواری آرام

کی شدید حاجت، گوشت سے بے رغبتی۔ سفید سیلان الرحم۔ طبیعت نرم، مریضہ کو سردی نہیں لگتی۔ جب تک موسم انتہائی سرد نہ ہو۔

مریضہ کو پلساٹیلا ۱۰M دی گئی۔

۱۲ر دسمبر۔ مزید علامات تیز ہوا میں سانس لینے سے دقت سسالہ اور سرکہ سے بے رغبتی۔ ہچکیوں کی شکایت، اندھیرے سے گھبراہٹ چھوٹے جانے کا خوف۔

پچھلے ہفتے مریضہ کو کچھ افاقہ محسوس ہوا۔ اجابت بہتر۔ کمر کے درد میں افاقہ

گذشتہ بارہ ہفتوں میں جن دواؤں کا استعمال کیا گیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۵ر جنوری ۔	پلساٹیلا	۱۰M
۲۳ر فروری	پلساٹیلا	۱۰M
۲۹ر مارچ	سورائنیم	۱۰M

اس دوران میں مریضہ میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں ہوئیں۔

مریضہ عام طور پر بہتر محسوس کرتی ہے دوران ماہواری۔ کمزوری میں افاقہ ہوا ہے آنکھوں کی کیفیت بہتر ہے۔ گوشت سے بے رغبتی دور ہوگئی تھی۔ مگر کچھ عرصہ بعد اس سے زیادہ ہوگئی اور اب پھر بہتر ہوگئی ہے کھلی ہوا کی بے حد خواہش، گرم موسم میں تکلیف میں اضافہ (یہ کیفیت مریضہ کو مستقل کئی سال سے تھی۔ لیکن اس موسم میں اتنی نمایاں نہیں ہے) دوران ماہواری مریضہ کی حالت بہتر مگر بعد میں کچھ زیادتی ہوجاتی ہے۔

۲۹ر مارچ۔ مریضہ کو اب کمرے میں رہنے کی زیادہ خواہش ہے یہ تبدیلی مریضہ کے ریکارڈ میں بہت نمایاں ہے بیماری کی وجہ سے تکالیف میں اضافہ

بدستور اور زیادہ مصروف رہنے سے بیماری کا احساس، مجمع میں ہاتھ پیر ٹھنڈے اندھیرے کا خوف خرید و فروخت کرنے اور اسی طرح سیڑھیاں چڑھنے سے تھکن۔

صبح کو تھکن اور غنودگی۔ بستر چھوڑنا ناپسند۔ مطالعہ سے سر میں حرارت پیروں میں ٹھنڈک غسل کے بعد سردی کا احساس جلد ٹھنڈی اور چپچپی (دل کی کمزوری کی علامت) اکثر اوقات پیروں اور کولھوں میں ٹھنڈک کھڑے ہونے سے تالو میں جلن مریضہ تنہائی پسند کرتی ہے محنت سے دل پر بوجھ۔ کمزوری اور قلب کے وجود کا مستقل احساس۔ بائیں کندھے کی ہڈی کے نیچے درد۔ ایک دن مریضہ کو بازار میں چکر آگیا۔ ماہواری میں پانچ دن کی تاخیر اور اس سے پہلے نکسیر دایاں ٹخنہ متورم دکھی سال پرانی علامت دوبارہ واپس آگئی ہے۔ گردن کے داہنی طرف کے غدود تکلیف دہ اور اس جگہ کو چھونے سے درد۔

اس سارے عرصہ مریضہ کی کیفیت سورائنم کی طرف مائل تھی۔ لیکن جب تک اس کو پلساٹیلا سے افاقہ ہو رہا تھا۔ دوا کی تبدیلی مناسب نہیں تھی۔ آئندہ سترہ ماہ جس ترتیب سے دوائیں دی گئیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۲ر جون	سورائنم	10 M
۲۴ر جولائی	سورائنم	50 M
۲۰ر اکتوبر	سورائنم	50 M
۱۴ر دسمبر	سورائنم	CM
۲۶ر فروری ۱۹۰۶ء	سورائنم	CM
۱۰ر اپریل	سورائنم	DM

ارجون سورائنم 5M

اس دوران کی کیفیت مندرجہ ذیل ہے۔

چہرے کے غدود میں خفیف سی سوجن (نئی علامت) پچھلی مذکورہ علامات سردی اور ہیجان۔ مرطوب موسم میں سردی کا احساس مریضہ آگ کے نزدیک رہنا پسند کرے تھکن سے سردی اور پھر گرمی غسل کے بعد ہاتھوں اور کمر پر سر پر پسینہ، عجلت سے کام کرنے سے خدشات، سڑک پر چلنے سے خوف، کہ کہیں کوئی کچل نہ دے دھوپ میں چلنے سے زیادتی، نیند سے چونک کر اٹھ جانا اور پریشانی خوف۔ سے زیادتی سردی کا احساس رات کے کھانے کے بعد نیند کا غلبہ اور بعدازاں بے خوابی (مریضہ اس قبل آرام سے سو جاتی تھی) عام تھکن کا احساس ہاتھ پیر اور پیٹھ میں درد، جس میں کھلی ہوا میں چلنے میں اضافہ ہو۔ ماہواری میں پانچ یا چھ دن کی تاخیر، ماہواری سے قبل نکسیر کھانے کے وقت سے پہلے بھوک اور سردی، بائیں ہاتھ میں کمزوری۔ خاص طور سے طوفانی موسم کے بعد، داہنے گھٹنے اور کندھے اور پیر میں کمزوری بازو اور کولھے میں چوٹ لگنے کا احساس، کندھے کی دونوں ہڈیوں کے درمیان دکھن، حلق اور ناک میں بلغم کی بو، جیسا احساس۔ صبح کے وقت منہ میں بدبو دائیں ٹخنے پر ورم، ابتداء میں کچھ دنوں کے لئے مگر بعد میں مستقل) جس کو دبانے سے گڑھا پڑ جائے ان تمام علامات کے ساتھ ایک خصوصی بات ہو۔ مریضہ میں پائی گئی وہ یہ احساس تھا کہ طبیعت بہتر ہے۔

جولائی میں دوا دینے کے بعد سے چلنے میں غیر یقینی حالت، دل کے مستقل وجود کا احساس جس میں محنت سے اضافہ، تنفس تیز اور بھاری مطالعے کے بعد یا ہیجانی کیفیت سے دل میں تھکان اور بے ترتیب دھڑکنیں۔ دل کے داہنی طرف دکھن۔ معدہ میں

بے چینی اور خاص طور پر جسمانی تھکاوٹ سے، ایک دن جہل قدمی کے دوران سارے جسم پر سرد پسینہ، پیر سرد معدہ میں نفخ، تھکان کے بعد رخسار گرم دماغی ہیجان سے سر میں گرمی، تیز رفتاری سے سارے جسم میں گرمی، لیٹنے سے آرام (مئی ۱۹۰۶ء) گرمی میں بے چینی اور بھرا ہونے کا احساس، چکر۔

ان سترہ مہینوں میں مزید تبدیلیاں حسب ذیل ہیں۔

۲۹ مارچ کے بعد سے مریضہ کی حالت میں عام افاقہ۔ اب مریضہ اپنے آپ کو زیادہ طاقتور محسوس کرتی ہے۔ وزن میں اضافہ اور چہرے کی سیاہی میں کمی۔ ماہواری معمول کے مطابق۔ اس دوران مریضہ کو کسی قسم کی شکایت نہیں ہوئی۔ اور وہ اپنے معمولات باقاعدگی سے انجام دیتی ہے وہ خرید و فروخت، لوگوں سے ملنا جلنا اور ہر قسم کی تقریبات میں حصہ لے سکتی ہے کبھی کبھی اس کو نکسیر کی معمولی شکایت ہو جاتی ہے جو گرمی سے بہتر ہوتی ہے ویسے بھی مریضہ گرمی میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی ہے نبض نارمل مگر کبھی کبھی تیز ہو جاتی ہے اس کے علاوہ دل میں کوئی تکلیف نہیں ہے۔

علاج شروع ہونے کے بارہ ماہ بعد مریضہ کے قلب کا معائنہ کیا گیا جس میں کوئی ساختی خرابی نہیں پائی گئی۔ سوائے کچھ فعلیاتی خرابی کے۔

سورائنم کے استعمال سے مریضہ میں کوئی بھی قابل ذکر علامت باقی نہیں رہی مگر اب یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ سورائنم نے مزید کام کرنا بند کر دیا ہے اس لئے اب مریضہ کو "ناجا" دیا گیا۔

مشاہدہ میں آیا ہے کہ اکثر بچوں میں دل کی کمزوری کی علامات جہاں دل میں دھونکنی سی آواز (Murmur) اور فعلیاتی خرابیاں، اعصابی

کمزوری سے متعلق ہوں وہاں "ناجا" نے خاطر خواہ کام کیا ہے اور قلب کی ان تکالیف کو دور کر کے بچوں کو توانائی بخشی ہے چنانچہ اس کیس میں بھی انہیں اساس پر یہ نسخہ تجویز کیا گیا۔

۱۵ر اگست ۱۹۰۶ء مریضہ کو "ناجا" 1M دیا گیا اور پھر ۱۸ر اکتوبر کو بھی دوا اسی طاقت میں دوبارہ دی گئی اور اسکے بعد ۱۸ر دسمبر اور ۲۱ر جنوری ۱۹۰۰ء کو "ناجا" 5M دیا گیا۔

"ناجا" دینے کے بعد ۲ر ستمبر کو مریضہ نے بتایا کہ اس کا دل گرمی میں کچھ بے چینی محسوس کرتا ہے اور اس کو آسانی سے پسینہ آجاتا ہے وہ کھلی ہوا میں چلنا پسند کرتی ہے مگر صبح کے وقت البتہ کچھ سردی محسوس ہوتی ہے۔

۲۱ر جنوری کو اس نے بتایا کہ اس کو ٹھنڈک لگ گئی ہے اور یہ کیفیت ویسی ہی تھی جو اس کو قلب کی بیماری سے پہلے ہو چکی تھی۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ دوا مریضہ پر بہت اچھا اثر کر رہی ہے۔

۷ر فروری کو مریضہ کے بیان کے مطابق اس کو کچھ دماغی ہیجان کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے قلب میں کوئی تکلیف نہیں۔

۷ر مارچ کو جگر کی کچھ تکلیف پیدا ہوئی جس کے ساتھ یرقان کا بھی اثر تھا۔ اس لئے مریضہ کو نیٹرم سلف 1M دیا گیا۔ اس دوا کو ایک بار 5M طاقت میں بھی استعمال کرایا گیا۔ اس کے بعد چھ مہینہ تک اس کی کوئی خبر نہیں ملی۔

۲ر دسمبر سے ۲۰ر جون ۱۹۰۸ء تک مریضہ کو دو مرتبہ بلیسا ٹیلا CM۔ دو مرتبہ بلیسا ٹیلا DM اور ایک مرتبہ بلیسا ٹیلا MM کی طاقتیں استعمال کرائی گئیں۔ اور اس

کے بعد اگست میں سورائنم ۴۴۴ دی گئی اس دوران مریضہ میں بہت ہی کم علامات ملیں جن میں خاص خاص یہ ہیں۔

مریضہ رات میں سونے کے لئے اپنی پیٹھ کے بل لیٹتی ہے تو اس پر تقریباً غشی کا دورہ پڑتا ہے۔ موسم بہار میں تکلیف میں اضافہ، اندھیرے کمرے میں خوف اس لئے سوتے وقت کمرے کو روشن رکھنا پڑتا ہے اگر اندھیرے میں آنکھ کھل جائے تو اس پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے نیند کی زیادتی، ماہواری سے قبل نکسیر، بائیں ہاتھ میں کمزوری کا احساس جو ڈکار لینے سے بہتر ہے پیر متورم بالائی ہونٹ پر ایک سفید لکیر۔

مریضہ کی علامات میں کمی ہوئی وہ یہ ہیں۔

عام طور پر مریضہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی ہے اندھیرے کا خوف بہت کم، یہاں تک کہ وہ اب اندھیرے میں سو سکتی ہے سرد موسم میں بھی ہلکے کپڑے استعمال کرتی ہے یہ ایک نئی علامت ہے۔ جو اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ دوائیں سردی کس طرح دور کرتی ہیں ماہواری بھی دیر سے ہونے لگتی ہے تھکن کی حالت میں مریضہ چت لیٹ کر آرام کرتی ہے۔

۱۹۰۸ء تمام موسم سرما میں مریضہ بہتر رہی وہ کافی چہل قدمی کرتی ہے اور اس کی طاقت بحال ہو گئی ہے، ماہواری باقاعدہ صرف دو دن کی تاخیر، مریضہ پلساٹیلا سورائنم اور ناجا سے مستفید ہونے کے بعد اب دوبارہ پلساٹیلا کی طرف واپس آگئی ہے اس دوا نے مریضہ کی صحت بحال کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور بالآخر سورائنم نے علاج مکمل کر دیا۔

اس طرح تبدریج دوائیں اپنا عمل کرتی ہیں اور ایک دوسرے کے بعد اپنا اظہار کرتی ہیں اور پھر ان کے استعمال سے مریض صحت مند ہو جاتا ہے۔

۱۹۰۸ء کے بعد بھی وقتاً فوقتاً مریضہ کے قلب کا معائنہ کیا گیا لیکن کسی قسم کی ساختی خرابی نہیں پائی گئی۔

کیس (۲۳)

سینچرس (Cencheris) کے مریض

نام:۔ کرنل کے۔ عمر ۶۰ سال

مریض کو اسہال کی شکایت تھی۔ پاخانے چھیچھڑے اور اجابت سے قبل درد تھا اور مریض ٹھنڈک سے متاثر ہوتا تھا۔

سینچرس ۳۰ کی ایک دو خوراکوں نے مریض کو تندرست کر دیا۔

کیس (۲۴)

حلق کی دکھن کے ساتھ جاڑا

نام:۔ مسز آر۔ عمر ۴۵ سال، سنہرے بال، نیلگوں آنکھیں تمام صحت اچھی

۲۸ مئی ۱۸۸۹ء ایک ماہ قبل مریضہ کو جاڑے کی شکایت ہو گئی تھی اور ساتھ ساتھ اس کے حلق میں بھی درد تھا۔ مریضہ نے چائنا سلف لیا تھا۔ کل دوپہر سے اس کے داہنے بعض ران میں اندرونی طور پر درد کی شکایت ہو گئی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے گرہ باندھ دی گئی ہو۔ مریضہ چل پھر سکتی تھی۔ مگر کافی درد کے ساتھ۔ کل

تین بجے اس کو جاڑے کی شکایت ہوئی جو بہت شدید تھا۔ اس کی وجہ سے شدید کپکپی طاری ہوئی اور رات گئے تک وہ گرم نہ ہو سکی۔ اس کی نبض کمزور اور تیز تھی اور ذرا سی حرکت سے پسینہ آجاتا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد اس کو متلی کی کیفیت ہو گئی۔ اور مریضہ نے دوبارہ جاڑا سلف لیا جس سے اس کا منہ بدذائقہ ہو گیا اور ایک عجیب قسم کا درد سر بھی پیدا ہو گیا۔

مریضہ کو سیپیا ۳۰ کے چھ پاؤڈر دیئے گئے اور اس کو ایک خوراک روزانہ کھانے کی ہدایت کی گئی۔

۵ رجون ابتدائی دو دنوں میں مریضہ کو کوئی افاقہ محسوس نہیں ہوا۔ لیکن اس کے بعد وہ بالکل تندرست ہو گئی۔

کیس (۲۵)

داہنے بیض دان میں درد

نام: مسز ایچ۔ دراز قد اور دُبلی

۸ر دسمبر ۱۸۸۶ء شادی کے تین سال بعد مریضہ کے داہنے بیض دان میں درد کی تکلیف پیدا ہو گئی ہے درد پھوڑے کی طرح اور گھونسنے والا تھا۔ وہ ماہواری سے دو روز قبل اپنا داہنا پیر ہلا نہیں سکتی تھی۔ ماہواری کا خون سیاہ اور میلے رنگ کا تھا جو کچھ دن بعد منجمد ہو جاتا تھا۔ اور اس کے بعد سیلان الرحم بھورے رنگ کے بڑے بڑے لوتھڑوں کی شکل کا ہوتا تھا۔ "ایپس" اور "سیپیا" کی اونچی طاقتوں کے

استعمال کے بعد ۴ جنوری ۱۸۸۸ء تک مریضہ نے اپنے آپ کو بہتر محسوس کیا۔ لیکن اس کے بعد مرض پھر عود کر آیا اور داہنے بیضہ دان میں اینٹھن والے درد شروع ہو گئے مریضہ کو "ایپس" کی اونچی طاقت استعمال کرائی گئی جس سے اس کو کچھ افاقہ ضرور ہوا۔ مگر مرض دور نہ ہو۔

۳۰ دسمبر۔ ماہواری معمول سے دو دن قبل شروع ہوئی۔ پہلے دن خون گہرا سرخ اور بعدازاں سیاہی مائل جو چار دن تک جاری رہا۔ اس کے بعد داہنے بیضہ دان میں درد جیسا کہ ایک دانت میں ہونے والا درد ہو، یہ درد ایک دن رہتا تھا۔ درد جو پہلے تین چار انچ کے قطر میں پھیلا ہوا تھا اب سمٹ کر ایک نقطہ پر آ گیا ہے۔

مریضہ کو سیپیا ۲۰۰ C دیا گیا۔

۱۳ جنوری ۱۸۸۹ء۔ مریضہ کے بیان کے مطابق اس بار زندگی میں پہلی بار ماہواری معمول کے مطابق تھی۔ داہنے بیضہ دان میں صرف خفیف سا درد تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو بالعموم بہت بہتر محسوس کر رہی ہے۔

اندازہ ہے کہ بیضہ دان کی تکلیف دراصل جماع کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی کے استعمال کی وجہ سے تھی۔ کیونکہ مریضہ کی خوش دامن نے اس کو ہدایت کی تھی کہ وہ فی الحال بچہ پیدا کرنے کے قابل نہ تھی۔

کیس (۲۶)

جاڑا

نام ۔ مسٹر ڈبلیو۔ بی

مریض کو کئی دن سے جاڑے کی شکایت تھی جو بتدریج بڑھ رہا تھا مرض کی ابتداء جلد میں ایک عجیب قسم کی جلن سے پیدا ہوئی اس کا چہرہ سرخ اور مستورم ہوگیا۔ خاص طور پر آنکھوں کے اطراف، مریض کے خیال میں اس کو یہ مرض سرخ بادہ (Erysipelas) تھا۔ جلن اور شدید خارش تھی یہاں تک کہ مریض اپنی جلد کو کھرچ ڈالتا تھا آنکھوں کا ورم اتنا شدید ہوگیا کہ اس کی آنکھیں تقریباً بند ہوگئیں اور ورم گردن تک پہنچ گیا اس کے بعد سینے کی جلد میں بھی شدید پریشان کن خارش اور جلن پیدا ہوگئی اس نے اپنے چہرے پر ٹھنڈا پانی لگایا جس سے اس کو کچھ آرام ملا اور ورم میں اتنی کمی ہوگئی کہ اب وہ اپنی آنکھیں کھول سکتا تھا۔ جسم پر ورم اور خارش کے باوجود مریض گرم کرے میں رہنا پسند کرتا تھا۔ ٹھنڈک سے مقامی تکلیف میں کچھ افاقہ تو ضرور ہو جاتا تھا۔ مگر سردی مریض کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ خارش کی تکلیف میں جب کمی ہوئی تو پھر جاڑے کا سلسلہ شروع ہوگیا جس کی ابتداء ہاتھوں اور پیروں سے ہوئی۔

مریض کو جاڑا کئی دن تک بارہ بجے سے ایک بجے تک آتا رہا۔ اور بعد ازاں ہر دوسرے دن ساڑھے دس بجے بھی آیا۔ جاڑا شروع ہونے سے قبل اس کو خشک کھانسی کی شکایت ہوئی تھی۔ اور جب تک بخار نہیں جاتا تھا۔ یہ سلسلہ جاری رہتا تھا۔ جاڑے کے دوران مریض آگ کے قریب بیٹھ جاتا تھا اور کئی چیزیں اوڑھتے

کے باوجود اس کے جسم میں گرمی نہ پیدا ہوتی تھی جب تک بخار پوری طرح نہ چڑھ آتا پیاس اس کو صرف جاڑے کے دوران محسوس ہوتی تھی۔ اور وہ کافی مقدار میں پانی پیتا تھا جاڑے اور بخار کی حالت میں وہ ہڈیوں میں درد محسوس کرتا تھا۔ انگلیاں سرد اور بے جان ہو جاتی تھیں۔ جاڑے کے دوران مریض کو اسہال کی بھی شکایت ہو جاتی تھی۔ بخار بہت زیادہ نہ تھا۔ اور اس کو زیادہ پسینہ بھی نہیں آتا تھا۔ موسم کی تبدیلی کا اس پر بہت اثر ہوتا تھا۔ اسی لئے جب بخار نہ ہو تو اس کو اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لئے کافی کپڑے پہننا پڑتے تھے۔ مریض کو خصوصی طور پر گرمی سے آرام ہوتا تھا اور یہ اس کی خاص علامت ہے۔

مریض کو رہس ٹاکس ۲۰۰ دیا گیا دوا کھانے کے بعد اس کو جاڑا بالکل نہیں ہوا اور وہ تندرست ہو گیا۔

اس کیس میں ایک مبتدی جلدی تکلیف میں ٹھنڈک سے آرام اور جاڑے کے دوران پیاس کی علامت پر ایپس کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے، لیکن جلدی تکلیف کے ساتھ مریض کو گھٹن کی شکایت نہ تھی اور وہ گرمی سے آرام پاتا تھا۔ چنانچہ ایپس خارج از بحث ہو گئی رہس ٹاکس میں جہاں تک جاڑے کے آغاز کا تعلق ہے کوئی مخصوص وقت نہیں ہے اسی طرح ہاتھوں اور پیروں سے جاڑے کی ابتداء بہت زیادہ غیر معمولی علامت نہیں لیکن جاڑے کے ساتھ دستوں کی شکایت اور خاص طور پر کھانسی کے ساتھ جاڑے کا آغاز رہس ٹاکس کی مخصوص علامات ہیں۔ چنانچہ رہس ٹاکس ہی نہایت مناسب دوا ثابت ہوئی۔

جاڑے کے ساتھ جہاں پیٹ اچھلنے کی شکایت ہو، اور ساتھ ہی ساتھ پتلے دست بھی ہوں، ایلیٹریم کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔

ہیپر سلف کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سردی کے دوران پت اُچھلتی ہے
مگر ہیپس ٹاکس ، اگنیشیا اور ایپس میں بخار کے دوران اور ہیپر سلف رہس ٹاکس
اور ایپس میں بخار کم ہونے کے بعد پت اُچھلتی ہے لیکن الیٹریم میں جاڑے کو دبا
دینے سے پت اُچھلنے کی شکایت ہوتی ہے۔

میں نے جتنے بھی جاڑے بخار کے مریضوں کو الیٹریم سے شفایاب کیا ہے
ان میں پت اچھلنے کی عام شکایت کبھی نہیں ہوئی۔ ان مریضوں میں میں نے
نہ تو بخار کم ہونے کے بعد پت کی شکایت پائی اور نہ اس کو اسہال کے ذریعے
کم ہوتا ہوا دیکھا۔

کیس (۲۷)

جوڑوں کا مزمن درد

مسز ایس۔ عمر ۴۳ سال

تقریباً گزشتہ دس سال سے بائیں گھٹنے کے جوڑ میں درد ہے جس کی وجہ
سے مریضہ معذور سی ہو گئی ہے ابتدائے مرض میں ایک مشہور سرجن کا علاج کیا گیا۔
گھٹنے پر دوائیں لگا کر آبلے پیدا کئے گئے لیکن مریضہ کو کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بعد از ان
مریضہ اور بھی بہت سے مشہور سرجنوں کے زیر علاج رہی۔ لیکن مرض میں برابر اضافہ
ہوتا گیا۔ آخر کار ایک سرجن نے گھٹنے پر کھپچیاں باندھ کر اس کی حرکت بند کر دی اس
کا خیال تھا کہ اس طرح باندھنے سے مرض دور ہو جائے گا۔ لیکن متواتر دو ماہ تک

کیپچیوں میں بندھے رہنے کے باوجود جوڑ میں سختی نہیں پیدا ہوئی اور مرض بدستور باقی تھا
میں نے مریضہ کو ۱۴ جولائی ۱۹۸۱ء میں دیکھا اس وقت اس کے گھٹنے میں درد
تھا اور چھونے سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ گھٹنے کی جسامت تقریباً دوگنی ہو گئی تھی اور
وہ سخت بھی تھا ران پتلی ہو گئی تھی اور پیر متورم ہو گئے تھے۔ پورے پیر کو کپڑے میں لپیٹ
دیا گیا تھا۔ اور مریضہ بستر پہ لیٹی ہوئی تھی۔ وہ بستر میں بیٹھ بھی سکتی تھی۔ مگر پیر ہلا جلا
نہیں سکتی تھی۔ کیونکہ اس کے گھٹنے میں سخت تکلیف ہوتی تھی اس کے ساتھ ساتھ مریضہ
کے تلووں اور تالو میں سخت جلن تھی۔ مریضہ کو سلفر ۳۰ کی ایک خوراک دی گئی۔

دوسری صبح مریضہ کے شوہر نے مجھے اطلاع دی کہ وہ رات بھر بہت بے چین رہی
گھٹنے کے درد کے ساتھ ساتھ اس کے سارے جسم میں درد ہو گیا تھا میں نے مریضہ کا دوبارہ
معائنہ کیا اور اس کو ہدایت کی کہ وہ تکلیف سے نہ گھبرائے اور دلاسا دیا کہ اس کی یہ تکلیف
جلد دور ہو جائے گی۔ مریضہ کو مستقل پلاسیبو دینا شروع کیا۔ ۱۰ اگست کو ایک خوراک
سلفر ۲۰۰ کی دوبارہ دی گئی۔ اس دوا سے مرض میں تھوڑا سا اضافہ ہوا لیکن نا قابل
برداشت نہ تھا۔ کیونکہ پہلی دوا کے بعد مریضہ کی تکلیف میں کافی اضافہ ہو گیا تھا۔ یکم ستمبر
تک مریضہ کا درد تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ اور وہ اپنے گھر میں بیساکھی لگا کر چل پھر سکتی تھی۔

۲۰ ستمبر کو مریضہ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں نے گھر میں مایوسی کا ماحول دیکھا۔ استفسار
پر معلوم ہوا کہ ایک ہفتہ بیمار رہنے کے بعد باوجود ایلوپیتھک علاج کے اس کے شوہر
کا انتقال ہو گیا تھا۔ شوہر کی بیماری کے دوران مریضہ نے اس کی تیمارداری میں سخت
محنت کی تھی جس کا اس کے اعصاب اور جسم دونوں پہ برا اثر ہوا۔ اور یہی وجہ تھی
کہ اس کے پیر میں دوبارہ تکلیف پیدا ہو گئی۔ میں نے مریضہ کو کچھ دن کے لئے اگنیشیا کی

چند خوراکیں دیں تاکہ اس کے رنج و غم کے بد اثرات دور ہو جائیں اور ۱۰ر اکتوبر کو اس کو دوبارہ سلفر 8/M دی گئی۔ جس سے مریضہ کو سکون ہوا لیکن گھٹنے کی تکلیف میں نمایاں آرام نہیں ہوا۔ ۲۰ر نومبر تک مریضہ کو پلاسیبو پر رکھا گیا اور اس دوران مریضہ کے گھٹنے کی سوجن کم ہوتی گئی۔ پیروں کی سوجن بھی بتدریج کم ہو رہی تھی۔ تالو اور پیروں کی جلن میں افاقہ ہو گیا۔ مریضہ کی غذا میں اضافہ ہو گیا۔ اور وہ مجموعی طور پر اپنے کو بہتر محسوس کرنے لگی۔ اس کی علامات میں افاقہ کی وجہ سے میں نے اس کو مزید دوا نہیں دی اور سیک لیک جاری رکھا۔ ۳ر دسمبر کو اس نے شکایت کی کہ اب اس کے پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جب بھی گرم موسم سے سرد موسم کی تبدیلی ہو اس کے گھٹنے میں درد ہو جاتا ہے ساتھ ہی ساتھ مریضہ کو انڈوں سے بڑی رغبت ہو گئی تھی اور اب ٹھنڈ بھی بہت زیادہ محسوس کرنے لگی تھی۔

مریضہ کو کلکیریا کارب 5M ؁ اور اس کے ساتھ ایک ہفتہ کے لئے پلاسیبو دیا گیا ۷ر جنوری ۱۹۸۲ء مریضہ اپنے آپ کو بہت بہتر محسوس کرتی ہے نیند تسلی بخش ہے اور پنجے گرم رہتے ہیں گھٹنے میں بھی زیادہ درد نہیں ہے۔ اور اب ورم نیچے کی جانب جا رہا ہے مریضہ تلی لگا کر گھر میں چل پھر سکتی ہے اور جوڑ کی زود حسی میں بھی افاقہ ہے پلاسیبو دیا گیا۔ اس تمام عرصہ میں جوڑ میں حرکت کم تھی اور حرکت سے درد بھی ہوتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود تلی کی مدد سے چلتی پھرتی تھی۔

۱۳ر فروری ۱۹۸۲ء کلکیریا کارب 5M ؁ دوبارہ دیا گیا۔ افاقہ بتدریج جاری رہا ۲۵ر مارچ اب گھٹنے میں بغیر زیادہ تکلیف کے حرکت شروع ہو گئی ہے اور جوڑ کا ورم کم ہو گیا ہے اب مریضہ چل پھر سکتی ہے کیونکہ اب دونوں پیر یکساں ہو گئے ہیں

مریضہ نے دس سال میں پہلی بار جوتا پہنا۔

۲۵ را پریل۔ مرض کی کوئی نئی علامت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ لیکن افاقہ کا سلسلہ کچھ رک سا گیا ہے۔ مریضہ کو کلکیریا کارب 6 M دوبارہ دیا گیا ہے۔

۲۳ رمئی۔ پچھلی علامتوں میں کچھ خاص تبدیلی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تکلیف پیدا ہوئی ہے مریضہ آرام سے سوتی ہے۔ اور پیٹ بھر کر کھاتی ہے اور چہرے مہرے سے تندرست دکھائی دیتی ہے۔

میں نے غور کیا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ کیا مجھے صرف گھٹنے کی تکلیف کو پیش نظر رکھ کر دوا دینی چاہیئے؟ میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ مزید انتظار کرنا چاہیئے۔

۴ رجون۔ مریضہ کو ترش ڈکاروں کی شکایت پیدا ہوئی جس سے حلق میں جلن ہوتی تھی مگر غذا منہ میں نہیں آتی تھی گھٹنے میں درد دوبارہ شروع ہو گیا جو کہ رات میں زیادہ تکلیف دہ تھا۔ اور درد میں حرکت سے افاقہ محسوس ہوتا تھا اور کھینچنے والے تھے اور یہ محسوس ہوتا تھا کہ جیسے گھٹنے میں دانت گاڑھے جا رہے ہوں۔ ڈاکٹر اہلین کے مطابق ترش ڈکاریں جو منہ میں نہ آتی ہیں۔ لیکن معدہ کے اندر دانت گاڑنے والے درد محسوس ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ترشی کا احساس حلق میں ہو اور وہ کئی گھنٹے تک محسوس ہو۔ لائیکو میں پائے جاتے ہیں۔ معدہ کی اور دوسری علامات چونکہ لائیکو پوڈیم سے مطابقت کر رہی تھی۔ اس لئے مریضہ کو لائیکو 1 M اور سیک لیک دیا گیا۔

دوا کھانے کے بعد گھٹنے میں بہت زیادہ درد ہو گیا۔ حتیٰ کہ مریضہ کو کئی دن صاحب فراش رہنا پڑا۔ میں مریضہ کو ہر روز دیکھتا تھا اور اس کو پلاسیبو کی ایک

دے دیا تھا۔

۲ر جولائی۔ مریضہ اب بغلی کی مدد سے چل پھر سکتی ہے اور اس کے گھٹنے کا درد بھی کم ہو گیا ہے۔ ڈکاروں اور پیٹ کے درد میں افاقہ ہے۔

۳ر اگست افاقہ جاری ہے سیک لیک دیا گیا۔

۲ر ستمبر۔ لائیکو پوڈیم ۲۰۰ اور سیک لیک دیا گیا۔

۸ر نومبر۔ افاقہ بدستور جاری ہے سیک لیک۔

۱۰ر دسمبر۔ لائیکو پوڈیم ۱۰۰۰ اور پلاسیبو دیا گیا۔

جنوری ۱۸۸۳ء۔ مریضہ کا علاج شروع ہوئے ۱۸ ماہ ہو چکے ہیں۔ مریضہ اب تندرست ہے اس کا وزن بڑھ گیا ہے اور اب اس کو کوئی تکلیف ہے تو صرف گھٹنے کی جس کی حرکت اب بھی محدود ہے ہلانے جلانے سے تو تکلیف اب نہیں ہوتی البتہ اگر زیادہ موڑ دیا جائے تو تکلیف کا احساس ہوتا ہے وہ اپنے گھر کے احاطے میں چل پھر سکتی ہے اور سڑک تک جا سکتی ہے۔ میں نے اس کے لئے ایک چھڑی فراہم کر دی ہے اور ایک طرف کی بغلی نکالنے کی اجازت بھی دے دی ہے گھٹنے کے چھوٹنے جانے کا خوف جو مریضہ میں پہلے بہت نمایاں تھا اب ختم ہو گیا ہے۔

یکم مئی مریضہ ایک چھڑی اور دوسری طرف بغلی کے سہارے چلتی ہے پیر کی حرکت میں برابر اضافہ ہو رہا ہے گھٹنے کا ورم تقریباً ختم ہو چکا ہے کوئی نئی علامت نہیں پیدا ہوئی اور اب مریضہ بائیں پیر پر کچھ بوجھ ڈال سکتی ہے۔

۸ر جولائی۔ مریضہ کے دونوں گھٹنوں میں گٹھیا کی شکایت ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ تقریباً رات بھر بے چین رہتی ہے۔ دونوں جوڑ سخت ہو جاتے ہیں جن میں حرکت

سے افاقہ محسوس ہوتا ہے مریضہ کو رہس ٹاکس M/1 پانی میں ہر تین گھنٹے کے بعد مسلسل دی گئی۔

۱۰ جولائی۔ مرض میں افاقہ ہے بے چینی غائب ہو گئی ہے اور سختی میں کمی ہے۔ سیک لیک دیا گیا۔

۵ اگست افاقہ جاری ہے رہس ٹاکس M 2 3 کی ایک خوراک اور پلاسیبو دیا گیا۔

یکم ستمبر۔ میں نے دیکھا کہ مریضہ اب صرف چھڑی کے سہارے چل پھر سکتی ہے اس نے اپنے گھر میں چل پھر کر مجھے دکھایا کہ وہ کتنی آسانی کے ساتھ حرکت کر سکتی ہے

یکم اکتوبر۔ مریضہ بہتر ہے رہس ٹاکس M 2 3 کی ایک خوراک اور سیک لیک دیا گیا

۸ نومبر۔ رہس ٹاکس M 2 3 کی ایک خوراک اور پلاسیبو دیا گیا۔

۵ دسمبر۔ مریضہ اب چھڑی کے سہارے دور تک سڑک پر جاتی ہے اور وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر بغیر چھڑی کی مدد کے میرے مطب پر آئی۔

۷ جنوری ۱۸۸۴ء مریضہ میرے مطب پر کچھ لنگڑاتی ہوئی آئی گھٹنے میں محدود حرکت تھی۔ مگر درد غائب ہو چکا تھا۔ میں نے مریضہ سے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے اتنے طویل علاج سے گھبرا گئی ہے جس پر اس نے جواب دیا۔ ایک ہزار بار نہیں۔

میں نے اوپر دو ایلوپیتھک مریضوں کا ذکر صرف اس لئے کیا تھا کہ ان کی کوشش کے باوجود مریضہ کو صحیح قسم کے ہومیوپیتھک طریقۂ علاج کے مقابلہ میں کوئی افاقہ نہ ہوا تھا اور اسے علاج بالمثل کی قدر کی جا سکتی ہے مریضہ کی تندرستی دس سال تک برابر بگڑتی رہی لیکن ڈھائی سال کے عرصہ میں وہ دوبارہ تندرست ہو گئی اب اگر یہ کہا جائے کہ مریضہ اپنے آپ تندرست ہو گئی تو پھر اس کا جواب

یہ ہے کہ پہلے جو ذرائع علاج اس کے لئے استعمال کئے جا رہے تھے وہ مریضہ کی زندگی کیلئے تباہ کن تھے۔

کیس (۲۸)

پرانے ملیریا کا تشفی بخش علاج

مسٹر آر۔ عمر ۲۹ سال۔ مریض کئی سال تک پرانے ملیریا میں مبتلا رہنے کی وجہ سے جسمانی طور پر بہت کمزور ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس کو امریکی فوج سے خارج کر دیا گیا تھا۔ ملیریا سے بچاؤ کے لئے مریض کئی سال تک مسلسل روزانہ ۱۰ گرین کونین کھاتا رہا۔ لیکن اس کے باوجود شاید ہی کبھی چھ ہفتہ سے زیادہ وقفہ گزرا ہو کہ مرض کا حملہ نہ ہوا ہو۔ مریض نے دوا کے استعمال کی وجہ سے کبھی بھی اپنی علامات کو پوری طرح ابھرنے کا موقع نہیں دیا۔

مریض کی عام حالت یہ تھی کہ وہ زرد پڑ گیا تھا۔ تمام جسم میں درد تھا۔ اور تمام دوپہر اس کو سردی لگتی تھی۔ تمام اور رات میں بخار ہو جاتا تھا۔ مریض کو سوء ہضمی کی پرانی شکایت تھی اور وہ چند سادہ غذائیں ہی کھا سکتا تھا۔ مریض میں ملیریا کی ابتداء ۱۲ سال پہلے ہوئی تھی۔ اور وہ اس وقت سے اب تک برابر ملیریا میں مبتلا تھا۔ پیٹ میں بہت زیادہ تفخ کی شکایت تھی۔ اور جلن دار درد ہوتے تھے بخار کے دوران مریض کو بے چینی تھی اور اس کو مسلسل حرکت کرنا پڑتی تھی۔ بخار کے ساتھ ہاتھوں اور پیروں میں بھی درد تھا۔ مریض کے لئے سردی زیادہ تکلیف دہ ہوتی تھی

اور وہ گرمی میں بہتر محسوس کرتا تھا۔ دماغی طور پر وہ زیادہ خود دفوض نہیں کر سکتا تھا
پیاس معمولی تھی۔ اس کو ہر چیز نمکین پسند تھی۔ اجابت کی شدید حاجت کی وجہ سے
مریض کو صبح سویرے ہی بستر چھوڑنا پڑتا تھا۔ تلوے اس قدر گرم رہتے تھے کہ سرد
موسم میں بھی مریض ان کو کھلا رکھ کر سوتا تھا۔

سلفر 1 M نے اس کی تمام علامات میں افاقہ کر دیا۔ اور چھ ہفتے
تک مریض ٹھیک رہا۔ لیکن اس کے بعد علامات دوبارہ نمودار ہونا شروع ہو گئیں۔
اس لئے سلفر 2 M دوبارہ دی گئی۔ اس کے بعد مریض چالیس دن تک واپس
نہ آیا۔ کیونکہ اس نے مزید دوا کی کوئی ضرورت محسوس نہ کی اور وہ اپنے کو بالکل
ٹھیک محسوس کر رہا تھا۔ چالیس دن کے بعد اس کی علامات دوبارہ نمودار ہونا شروع
ہو گئیں۔ اس بار اس کو سلفر 5 M دی گئی اور مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔

ایک انجینئر ہونے کی حیثیت سے اس کو سخت موسم کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے
لیکن اب وہ اس موسمی سختی کو آسانی سے برداشت کر سکتا ہے اور اس کے وزن
میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

کیس (۲۹)

معدہ کی تکلیف

کیتھرین۔ عمر ۷ سال۔ ہر دوسرے ہفتے بچی کو شدید قے اور تیز بخار کے
دورے پڑتے تھے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور برف جیسے ٹھنڈے پانی کی پیاس

تھی۔ یہ شکایت بچی کو بچپن ہی سے تھی۔ قے میں زرد اور سبز بلغم کا اخراج ہوتا تھا اور بعض وقت خالص صفرا۔ اس کا کافی علاج ہوا۔ اور وہ بہت سے طبیبوں کے زیر مشاہدہ رہی۔ بچی کی آنکھیں اور جلد یرقانی تھی۔ شدید قبض تھا جس کے لئے اسہال آور دواؤں کا استعمال کیا گیا تھا۔ اجابت میں غیر ہضم شدہ غذا شامل ہوتی تھی۔ پیشاب میں سرخ ریت تھی۔ ٹھنڈے موسم میں بچی کو شدید سردی لگتی تھی۔ لیکن معدے کی تکلیف گرمیوں میں زیادہ ہوتی تھی۔ سردی میں ہونٹ پھٹ جاتے تھے اور موسم جتنا گرم ہوتا تھا۔ اتنے ہی مریضہ کو زیادہ دورے پڑتے تھے ہاتھ ٹھنڈے اور پیر نم رہتے تھے۔ جلد دھبے دار تھی۔ اور زبان پر گاڑھی تہہ جمی ہوئی تھی۔ دورہ کی غیر موجودگی میں بچی کا درجہ حرارت نارمل سے بھی کم رہتا تھا۔ چڑچڑا مزاج۔ رونا اور پھر ہنسنا۔ مریضہ کو فاسفورس 1M دی گئی۔

پانچ ہفتہ بعد بچی کو صرف ایک بار دورہ پڑا۔ فاسفورس 1M چھ ہفتے بعد علامات دوبارہ نمودار ہونا شروع ہوئیں۔

فاسفورس 50M۔ سات ہفتہ بعد مریضہ کو ایک بار پھر دورہ پڑا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ بچی کی ماں نے اس کو تندرست دیکھ کر بہت زیادہ ثقیل غذا کھلادی تھی۔ فاسفورس 50M۔ دو ماہ دس دن تک مریضہ میں کسی قسم کی علامات نظر آئیں۔ فاسفورس CM۔ اب مریضہ بالکل تندرست ہے اور اس کو کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے۔

کیس (۳۰)

زخموں کے نشانات کا دوا کے اثر سے دور ہونا

ایک ۲۹ سالہ عورت کی گردن کے بائیں طرف زخم کے گہرے نشانات تھے اور اس حصہ پر ایک بدنما سا گڑھا پڑ گیا تھا۔ مریضہ کو سوائے ٹھنڈے اور نم بیروں کے اور کسی قسم کی تکلیف نہ تھی۔ ابتدا میں یہ زخم کھلا ہوا تھا۔ جس میں کئی سال تک مسلسل اخراج ہوتا رہا۔ بالآخر کسی مرہم وغیرہ قسم کی دوا لگا کر اس کو بند کر دیا گیا تھا ان علامات کی بنا پر میرا خیال تھا کہ زخم عارضی طور پر بند ہو گیا ہے اور وہ دوبارہ جاری ہو سکتا ہے چنانچہ میں نے اس کے لئے کوئی مزاجی دوا کی طرف توجہ کی۔ اور میں نے مریضہ کو کلکیریا کارب 5 M دی۔

تیسرے دن مریضہ کی گردن میں درد ہونا شروع ہوا۔ اس نے معلوم کیا کہ کیا اس کی یہ کیفیت دوا کے اثر کے وجہ سے تو نہیں ہے۔؟ مریضہ کو سیک لیک کی کافی مقدار دی گئی۔ مریضہ کے گہرے داغ میں پیپ پڑ گئی اور اس کے زخم سے کئی چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں خارج ہوئیں۔ اس کے بعد زخم خشک ہو گیا اور وہاں داغ کا نشان برائے نام رہ گیا۔ متاثرہ مقام سے تقریباً دو انچ کے فاصلے پر ایک غیر نمایاں سا گڑھا رہ گیا ہے جو کہ ذرا سی جراحت سے درست کیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر لیبی نے زخموں کے ہرے ہونے کے لئے کارلو ویج، کروکس، کروٹالس، لیکس، نیٹرم میور، فاسفورس اور سلیشیا کا ذکر کیا ہے۔

کیس (۳۱)

ایلوپیتھک دواؤں کے بداثرات

مس ڈبلیو۔ ایل سی عمر ۳۵ سال پیشہ نرس۔ چونکہ مریضہ کو ہر قسم کی مفت دوائیں دستیاب ہوجاتی تھیں اس لئے ان کا بے دریغ استعمال کیا جس کے نتیجے میں وہ اس قدر بیمار ہوئی کہ بمشکل اپنی ملازمت جاری رکھ سکی مریضہ کی علامات کونین کے بداثرات کا نتیجہ تھیں یعنی دونوں کانوں کا بہرہ پن (بائیں کان میں زیادہ) اور محنت سے بے حد پسینہ۔

۱:۔ **کونین کے بداثرات** :۔ امونیم کارب ۳، اینٹم ٹارٹ ۲، ایپس ۲، آرنیکا ۱، آرسینک ۲، اسافوٹیڈا ۲، بیلاڈونا ۲، کلکیریا ۱، کیپسیکم ۲، کاربوویج ۳، سائنا ۲، کوپادیا ۲، نکس ۲، ایسڈ فاس ۲، فاسفورس ۱، پلس ۳، سمبوکس ۲، سیپیا ۳، اسٹینم ۳، ایسڈ سلف ۳، سلفر ۲، ورایٹرم ۳،

۲:۔ **پسینے** (معمولی محنت سے) آرسینک ۳، کلکیریا ۲، کاربوویج ۳، فیرم ۲، فیرم آرس، مسلیم ۲، لیکسس ۲، مرکسال ۲، نیٹرم میور ۲، فاسفورس ۳، سیپیا ۳، اسٹینم ۱، سلفر ۲، ایسڈ سلف ۳، ورایٹرم ۳۔

۳:۔ **بہرہ پن** :۔ آرسینک ۲، کلکیریا ۳، کیپسیکم ۳، کاربوویج ۳، فیرم ۲، فیرم آرس ۳، جلسیمیم ۲، لیکسس ۲، مرک ۲، نیٹرم میور ۳، فاسفورس ۲، سیپیا، سلفر ۳، ایسڈ سلف ۲، ورایٹرم ۲،

۴:۔ **کانوں میں دھاڑیں** :۔ آرسینک۲، کلکیریا۲، کاربوویج۳، فیرم۳، فیرم آرس۳، جلسیمیم، لیکیسس۲، مرک۲، نیٹرم میور۲، فاسفورس۲، سلفر۳، ایسڈ سلف۲، وریٹرم۳۔

۵:۔ **کانوں کا بجنا** :۔ آرسینک۲، کلکیریا۲، کاربوویج۳، فیرم۲، لیکیسس۲، مرک، نیٹرم میور، فاسفورس۲، سیپیا۳، سلفر۲، ایسڈ سلف۳، وریٹرم۲

۶:۔ **کانوں میں بھنبھناہٹ** :۔ آرسینک۲، کلکیریا۲، کاربوویج۲، لیکیسس۲، نیٹرم میور۲، فاسفورس۲، سیپیا۲، سلفر۲، ایسڈ سلف۔

۷:۔ **انسانی آواز کو کم سننا** :۔ آرسینک۲، فاسفورس، سلفر۳۔

۸:۔ **منہ کا مزا کڑوا** :۔ آرسینک۳، کلکیریا۲، کاربوویج۳، لیکیسس۲، نیٹرم میور۲، فاسفورس۲، سیپیا۲، سلفر۳۔

۹:۔ **نزلہ** :۔ آرسینک۳، کلکیریا۳، کاربوویج۳، لیکیسس۲، نیٹرم میور۲، فاسفورس۲، سیپیا۲، سلفر۳۔

۱۰:۔ **تازہ ہوا کی خواہش** :۔ آرسینک۳، کاربوویج۲، لیکیسس۲، نیٹرم میور۲، فاسفورس۲، سیپیا۳، سلفر۲۔

۱۱:۔ **کھلی ہوا میں چلنے سے افاقہ** :۔ کاربوویج۳، نیٹرم میور۳، فاسفورس۳، سیپیا۳، سلفر۲۔

۱۲:۔ **گرم کمرے میں اضافہ** :۔ کاربوویج۳، نیٹرم میور۲، فاسفورس۲، سلفر۲، مریضہ کو سلفر ۲۰۰ دی گئی اور اس کی اونچی طاقتیں تدریجاً دی گئیں۔ اس دوا نے مریضہ میں قابل لحاظ تبدیلی پیدا کی اور اب وہ بآسانی

اپنی روزی کما سکتی ہے ۔

کیس (۳۲)

گھیگھا

Exopthalmic goitre

مسز جی پی ایس، عمر ۴۸ سال، شادی ۲۴ سال قبل، چار بچے ہوئے ۔
جس میں سے تین زندہ ہیں۔ سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۹ ماہ ہے۔ مریضہ تین سال سے گھیگھا کے
مرض میں مبتلا ہے۔ آنکھیں بہت زیادہ ابھری ہوئی نہیں ہیں۔ اس کا وزن بڑھ رہا ہے
اور وہ بے حد گرم مزاج ہے۔ اجابت روزانہ ابتدا میں کھانا کھانے کے بعد دستوں کی شکایت
تھی۔ حیض پچھلے موسم بہار میں ہوئے تھے۔ ہر سال موسم گرما میں تین ماہ تک حیض بند رہتے
ہیں۔ حیض مقدار میں زیادہ اور پہلے اور آخری دن درد کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور اگلے
حیض تک مریضہ میں کمزوری کا سلسلہ جاری رہتا ہے جسم سے گرمی کے بھبکے نہیں نکلتے مریضہ
بغیر پیاس کے پانی پی لیتی ہے لیکن برف کا پانی پسند نہیں ہے مریضہ طبعاً خوش مزاج ہے ابتدا
میں سوتے وقت یکایک چونک جاتی تھی۔ لیکن اب یہ تکلیف موجود نہیں ہے ۔
مریضہ ہر وقت تھکی سی رہتی ہے اور توانائی کی کمی محسوس کرتی ہے اس کو کوئی خاندانی
مرض نہیں ہے۔ (Grannular eyelids) آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے پہلے
اس کے سر میں بہت درد ہوتا تھا۔ جو اب کم ہو چکا ہے۔ عضلاتی کمزوری ہے۔ چھوٹے چھوٹے
زخموں سے کافی دیر تک خون کا اخراج ہوتا ہے۔ گرم کھانے کی خواہش۔ گرم کمرے میں تکلیف
میں اضافہ مریضہ کو ٹھنڈی ہوا کی بے حد خواہش۔ ہمیشہ سے عجلت سے کام کرتی ہے اور چاہتی

ہے دوسرے بھی عجلت سے کام کریں دو دسردوں کی شکایت اس کے لئے بوجھ بن جاتی ہیں۔

دماغی طور پر بے حد حساس۔ گرم موسم میں عارضی طور پر بینائی جانے کی شکایت۔ اس موسم میں مریضہ مستقل مضمحل رہتی ہے ۔ اور ذرا سے دماغی کام سے کمزوری محسوس کرتی ہے۔ برخلاف اس کے موسم سرما میں وہ ہشاش وبشاش رہتی ہے اور دن رات ہلکے کپڑے پہنتی ہے

ذہنی یا جسمانی تکان سے مریضہ کی تکالیف میں اضافہ ہوجاتا ہے پھلوں کے استعمال سے اسہال کی شکایت ہے مثلاً آڑو، کیلا، سیب، سنگترہ، وغیرہ اس کو میٹھی اور ترش چیزیں پسند ہیں۔ اور کھانے میں نمک کی زیادہ مقدار کی خواہش ہے۔ انڈوں سے نفرت، دماغی تحریک، وہ پچھلے ناخوشگوار واقعات کے بارے میں سوچتی رہتی ہے شور وغل سے حساس ہے اور جب بھی وہ گھر سے باہر ہوتی ہے خوف تردد چھایا رہتا ہے یہ کیفیت ۱۴ سال پہلے لُو لگنے کے بعد سے پیدا ہوئی ہے۔ عارضی بینائی کے دوروں کا بے حد خوف ہے نیند کی بہت زیادہ خواہش۔ اپنی کیفیت بیان کرتے وقت وہ ہمیشہ اپنی تکلیف میں اضافہ محسوس کرتی ہے نبض ۱۴۰۔ مریضہ کے ایلوپیتھک معالج نے اس کو ناقابل علاج قرار دیا ہے

مریضہ کو لائیکوپس 1M دو مرتبہ طویل وقفہ سے دی گئی اس کے بعد 10M کی دو خوراکیں طویل وقفے سے۔ پھر 50M کی دو خوراکیں کافی عرصہ بعد اور پھر CM کی دو خوراکیں دی گئیں۔ بعد ازاں 1M سے شروع کرکے اس دور کو دوبارہ مکمل کیا گیا۔

یہ کئی سال کی بات ہے۔ اس کے بعد مریضہ بالکل تندرست ہوگئی۔ گردن کی جسامت کم ہوکر نارمل ہوگئی۔ دل کی کیفیت ٹھیک ہے اور آنکھیں بھی ابھری ہوئی نہیں رہیں

مریضہ بحیثیت مجموعی ۱۵ ماہ زیر علاج رہی۔

کیس (۳۳)

بڑھے ہوئے غدود

مس مے دالئی۔ عمر ۲۲ سال، خاندان میں کوئی قابل ذکر بیماری نہیں گردن کے بائیں جانب، دق کی گلٹیاں۔ جن کی ابتدا ایک سال پہلے ہوئی تھی۔ اور جن کو چار ماہ قبل جراحت کے ذریعے نکال دیا گیا تھا۔ اب دوبارہ نمودار ہو گئی ہیں۔ جراحت سے پہلے مریضہ میں طبیعت کی جولانی کا فقدان۔ غنودگی اور نیند کی بے حد خواہش تھی۔ مریضہ کو بہت جلد تھکن ہو جاتی تھی۔ لیکن جراحت کے بعد وہ بہتر ہو گئی۔ پہلی بار ماہواری ۱۸ سال کی عمر میں ہوئی۔ جو معمول کے مطابق تھی۔ مریضہ بہ نسبت کسی اور طرح پیروں کے بھیگنے کی وجہ سے بہت جلد سردی سے متاثر ہو جاتی ہے گوشت کے سالن۔ اسٹو اور گوبھی سے اس کو کوئی رغبت نہیں۔ مگر انڈے اور نمکین بھنا ہوا گوشت بہت پسند ہیں۔ میٹھے کے مقابلہ میں ترش چیزوں سے نفرت ہے مریضہ نہ بہت زیادہ گرم اور نہ سرد مزاج ہے قبض کی تکلیف کی وجہ سے مختلف اقسام کے نمکیات کا استعمال کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے اجابت بغیر تکلیف ہو جاتی ہے اس کے دانت بچپن ہی سے خراب ہو چکے ہیں۔ پیروں سے گرم پسینہ آتا ہے مریضہ کو پیاس اس وقت محسوس ہوتی ہے جب وہ نمکین غذا کھاتی ہے دن بھر میں تین چار گلاس پانی پی لیتی ہے کیونکہ لوگوں کے مطابق پانی پینا صحت کے لئے مفید ہے پانی بہت ٹھنڈا پسند کرتی ہے اور گرمی میں خاص طور پر برف کا پانی۔

مریضہ دراصل آئرلینڈ کی رہنے والی تھی۔ وہ ۱۶ سال کی عمر میں ترک وطن کر کے

امریکہ آگئی۔ یہاں آنے سے قبل اس کو اکثر چکر اور کمزوری کے دورے پڑتے تھے جن میں سرد ہوا سے افاقہ ہوتا تھا۔ مریضہ کی صحت نسبتاً یہاں بہتر ہے۔ گرمیوں میں خاص طور پر چہرے پر پسینہ آتا ہے یوں اس کو عام طور پر پسینہ اسی وقت آتا ہے جب وہ کسی گرم کمرے میں کام کرتی ہے یہاں آنے کے بعد مریضہ کے چہرے پر دانوں کی شکایت ہوگئی جن میں گرمیوں میں زیادتی ہوتی ہے ان دانوں سے خون ملے ہوئے مادے کا اخراج ہوتا ہے اور بعض اوقات زردی مائل بھی۔ ان دانوں میں کوئی خاص احساس نہیں حیض ہر تین ہفتہ بعد خون کا فی سرخ مگر منجمد نہیں۔ اخراج ابتدائی دنوں میں بہت زیادہ ایام چار دن تک رہتے ہیں۔

مریضہ کو ٹیوبر کلینم CM 50M - 10M ہر ایک کی دو خوراکیں طویل وقفے سے دی گئی اور وہ تندرست ہوگئی۔

کیس (۳۴)

حیض سے قبل شدید درد

مس ایم جی۔ عمر ۲۲ سال۔ حیض شروع ہونے سے دو گھنٹے قبل مریضہ کو سخت درد ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس کو غشی کی کیفیت ہو جاتی ہے اور اینٹھن اور پیٹ میں سخت تکلیف۔ یہ شکایت ایک سال قبل شروع ہوئی۔ حیض ہر چوتھے یا پانچویں ہفتہ۔ اخراج کمی کے ساتھ۔ وقفہ ڈیڑھ یا دو دن۔ پہلے دن سیاہی مائل منجمد خون اور اس کے بعد سیاہی مائل لوتھڑوں کی شکل۔ مریضہ کے دونوں کاندھوں کے درمیان

درد ہوتا ہے اور بعض اوقات پیشانی میں بھی۔ وہ کمرے سے باہر رہنا پسند کرتی ہے تھوڑا سا چلنے کے بعد پیروں اور کمر میں تکلیف ہو جاتی ہے اور اس کو آرام کرنے کے لئے بیٹھنا پڑتا ہے۔

مریضہ کو سیپیا 1M دیا گیا۔

دو ماہ بعد مریضہ حسب ذیل کیفیت کے ساتھ واپس آئی۔

درد اب نسبتاً کم ہے حیض چار ہفتے بعد ہوتے ہیں۔ اور تین دن جاری رہتے ہیں۔ دوسرے دن تھوڑے سے منجمد خون کا اخراج ہوتا ہے۔ کندھوں کے درمیان اب درد نہیں ہوتا۔ کمر اور پیروں میں بھی درد کم ہے سیپیا 1M دوبارہ دیا گیا مریضہ چھ ماہ کے بعد واپس آئی۔

اس دوران اس کی طبیعت بہت بہتر رہی۔ سوائے کندھوں کے درمیان درد کے اور کہیں درد نہیں ہے۔ آخری بار ایام کچھ دیر سے آئے۔ اس بار مریضہ کو سیپیا 50M دیا گیا۔

کیس (۳۵)

مجتمع پھوڑے

(Multiple Ulcers)

نام :۔ مس سی۔ این۔ عمر ۲۳ سال

مریضہ کے بائیں پیر پر تین مجتمع پھوڑے تھے۔ جن کا نام آغاز تین سال قبل ہوا تھا۔ پھوڑوں پر بھورے رنگ کی کھرنڈ جمی ہوئی تھی۔ اور ان کے اطراف کی جلد سرخ

تھی۔ مریضہ میں آتشک کی کوئی ہسٹری نہ تھی نہ ہی اس کے بال جھڑتے تھے اور نہ گلے کی کوئی تکلیف تھی چھ سال قبل اس کو کدودانے کی شکایت ہوئی تھی جن کو کہ تیز دواؤں کے ذریعہ نکال دیا گیا تھا۔

مریضہ کو خشک کھانسی اور ٹھنڈے اور گرم مشروبات کی خواہش تھی وہ نہ گرمی سے نہ سردی سے زیادہ متاثر ہوتی تھی۔ اس کی طبیعت میں گھبراہٹ بے حد تھی جس کی وجہ سے دوران گفتگو چیزیں ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھیں سر پہ تنگ ٹوپی کا احساس تھا۔ اور وہ کھلی ہوا میں بہتر محسوس کرتی تھی۔ اس کو کالی سلف 6M اور 50M کی دو دو خوراکیں طویل وقفے سے دی گئیں۔ اور وہ بالکل تندرست ہو گئی۔

کیس (۳۶)

دردِ سر

نام مسز ڈبلیو۔

۱۶ ر جون۔ مریضہ کو کئی دن سے سر درد کی شکایت تھی۔ آج صبح جاڑے میں مبتلا ہو گئی۔ اور بہت تیز بخار ہو گیا۔ تین یوم قبل بھی اس کو جاڑے اور بخار کی شکایت ہو گئی تھی۔ اس کا خیال ہے کہ اس کو دوبارہ دورہ پڑ گیا ہے۔

مریضہ کے تمام عضلات اور ہڈیوں میں درد ہے۔ زبان بدمزہ۔ اور ذائقہ کڑوا متلی اور پیٹ میں خشکی ہے سیک لیک دیا گیا۔

۱۸ ر جون۔ کل مریضہ کو جاڑا نہیں ہوا۔ لیکن سر اور کمر میں بے حد درد تھا۔ آج ساڑھے

پانچ بجے صبح سے اس کو سر میں شدید درد کی شکایت ہو گئی۔ جاڑے کا آغاز ۸ بجے سے ہوا اور تین گھنٹے جاری رہا۔ اس کے بعد بخار آیا اور ۹ گھنٹے تک رہا۔ بخار کے دوران سر میں شدید درد۔ بے انتہا پسینہ، جس میں کھٹی اور ناخوشگوار بُو تھی۔ سانس میں بدبو، زبان پر گاد۔ اور بھوک غائب تھی۔ ہر گھنٹہ بعد گہرے رنگ کا پیشاب، درد کی وجہ سے سر کو جنبش دینا تقریباً ناممکن تھا۔

مریضہ کو آرسنیک 3x ۲۰۰ دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہر چھ گھنٹے بعد سیک لیک اس ایک نسخے نے مریضہ کو تندرست کر دیا۔

کیس (۳۷)

پھوڑے کی شکایت

نام :۔ مسز ڈبلیو۔ عمر ۷۰ سال

۱۵ ر نومبر۔ بائیں ٹخنے پر پھوڑا ہے اس کی ابتدا مٹر کے دانے کے برابر ایک تکلیف دہ دھبّہ کی شکل میں ہوئی تھی۔ جس میں چبھنے اور ٹھونک مارنے والا درد تھا دوسرے دن جلد ٹوٹ گئی اور اس سے خون آمیز پتلا مواد خارج ہوا۔ اطراف کی جلد گلابی تھی۔ متاثرہ حصہ چوڑا، ہونا شروع ہوا۔ اور مواد پیلا اور گاڑھا ہو گیا۔ اب پھوڑے کا پھیلاؤ تقریباً ایک روپے کے برابر ہے۔

موجودہ صورت میں پھوڑا سُرخ ہو گیا ہے اور اس پر پیلے دھبّے ہیں اس کی شکل اسفنج جیسی ہے اور اس پر سے نکالی ہوئی پٹی کسی قدر بدبودار ہے پھوڑے

میں جلن، چبھن اور تپکن ہے جو ایڑی تک جاتی ہے۔ مریضہ اس کو ٹھنڈا رکھنا چاہتی ہے کیونکہ گرمی سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے متاثرہ پیر پر گھٹنے سے نیچے کے حصے میں بے حد پسینہ آتا ہے مریضہ جب صبح بیدار ہوتی ہے تو پیر متورم ہونا شروع ہو جاتا ہے ورم میں اضافہ ہوتا ہے اور تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ شام میں تین چار بجے سے ورم میں کمی ہونے لگتی ہے اور مریضہ لیٹ سکتی ہے رات میں پیر کا ورم ختم ہو جاتا ہے مریضہ جب پیر پھیلا کر لیٹتی ہے تو اس کو آرام ملتا ہے۔

مریضہ کے دونوں ہاتھوں میں کندھوں سے کہنی تک کافی دکھن ہے ہاتھوں کے استعمال سے ان میں ہلکا درد بھی ہوتا ہے اس کی گردن کے پٹھوں میں بھی درد ہے مریضہ نہ تو اپنے ہاتھ پشت کی طرف لے جا سکتی ہے اور نہ ہی ان کو پوری طرح پھیلا سکتی ہے بعض دن صبح کے وقت اس کے دونوں ہاتھوں کی درمیانی انگلیاں ایکدم سخت ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر بائیں ہاتھ کی۔ مریضہ اپنے ہاتھ کرسی پر پھیلا کر نہیں بیٹھ سکتی لیکن وہ دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر اور سر جھکا کر بیٹھ سکتی ہے بستر میں کروٹ بدلتے وقت وہ دونوں ہاتھوں کو ملا کر لیٹتی ہے دوپہر کے بعد ہر پانچ منٹ میں شراب پینے کی خواہش ہوتی ہے مریضہ کو ایپسا ٹیلا ۲م دیا گیا۔

اس دوا سے تمام علامتیں دور ہو گئیں۔ اور مریضہ ۱۲ر مارچ ۱۸۹۳ء تک ٹھیک رہی۔ بصورت موجودہ داہنی طرف گٹھیا کا اثر معلوم ہوتا ہے خاص طور پر کولہے کے جوڑ میں۔ درد تقریباً مستقل رہتا ہے لیکن کبھی کبھی شدت اختیار کر لیتا ہے بعض اوقات چلنے سے قبل کھڑا ہونا دوبھر ہو جاتا ہے تکلیف بہ نسبت لیٹنے کے بیٹھنے سے زیادہ ہوتی ہے۔ داہنی طرف لیٹنا ناممکن ہے گرمی سے درد میں کسی قدر افاقہ

محسوس ہوتا ہے لیکن سردی سے تکلیف بڑھ جاتی ہے پنجے سے پیر تک سردی کا احساس ہے پیر کے عضلات متورم اور تکلیف دہ ہیں۔ تین یوم قبل درد دیا یک شروع ہوا اور اس حالت میں مستقل قائم ہے۔ اس تکلیف کے علاوہ مریضہ اپنے کو بہتر محسوس کرتی ہے اور اس کی بھوک کھل گئی ہے۔

پلساٹیلا ۲۰۰ نے مریضہ کو تندرست کر دیا۔

کیس (۳۸)

ذیابیطس

مریض دراز قد۔ عمر ۴۷ سال

۲ر جولائی ۱۸۹۰ء کم وبیش تین سال سے مریض ذیابیطس میں مبتلا ہے مرض کے آغاز سے اب تک اس کا وزن تقریباً ۳۰ پونڈ گھٹ چکا ہے اور کمی کا سلسلہ ابھی جاری ہے۔ جسمانی محنت کرنے کی صلاحیت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے اس کو کم خوابی کی بھی شکایت ہے۔

دو سال قبل مریض کو اکثر اسہال کی شکایت اور پیٹ میں گڑ بڑ رہتی تھی۔ مریض کو کم خوابی کی شکایت اسہال کے ان حملوں کے بعد ہی شروع ہوئی بعض وقت پیٹ میں درد کی شدت کی وجہ سے اس کو رات بھر جاگنا پڑتا ہے پیٹ کا درد ہلکا مگر پھیلنے والا ہے درد میں اضافہ رات میں لیٹنے سے ہوتا ہے ذرا سی جسمانی محنت سے بے حد پسینہ آتا ہے۔ مریض اعصابی طور پر کمزور ہے۔

اور حرکت کرنے سے اس کو سکون ملتا ہے۔ اجابت ہلکے رنگ کی ہوتی ہے جسم کے اندر جگہ جگہ نبض (Pulsation) دل کی حرکت طاقتور اور نبض بھرپور ۹۰ سے ۔ اتک

مریض پچھلے سال انفلوئنزا کا شکار ہو چکا ہے جس کے بعد سے وزن تیزی سے گھٹ رہا ہے پیشاب پر چکنی جھلی جمتی ہے۔ اور کبھی کبھی پیشاب میں سُرخ ریت کا بھی اخراج ہوتا ہے۔ دماغی ہیجان سے یہ احساس ہوتا ہے کہ کانوں کے اوپر سے سر کو علیحدہ کر دیا گیا ہے اور اس کو اٹھایا بٹھایا جارہا ہے۔ مریض گرمی سے جلد پریشان ہو جاتا ہے۔ مگر سرد مزاج بھی ہے دماغی اور جسمانی محنت سے کمزوری۔ رات میں پیشاب کرنے کے لئے نیند سے اٹھنا پڑھتا ہے پیشاب کی مقدار ۴ سے ۵ پائنٹ ہے اور کثافت ۱۰۲۰ سے ۱۰۳۵۔ پیشاب میں شکر کی مقدار ۳۰ سے ۵۰ گرین فی اونس ہے۔ مریض کے پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہے اس نے اپنا علاج کئی ایلوپیتھک ڈاکٹروں سے کرایا ہے جنہوں نے اس کو لوڈر اور اسٹرکنیا جیسی تیز دوائیں کافی مقدار میں کھلائیں۔ ابھی تک اس نے کوئی ہومیوپیتھک دوا استعمال نہیں کی۔ مریض کو ٹھنڈے پانی کی پیاس ہے اور مقعد میں جلن۔ اس کو بتایا گیا ہے کہ اس تشقاق المقعد ( ) ہے۔

مریض کی تمام علامات پر چند دن غور کرنے کے بعد اس کو فاسفورس cm دیا گیا۔ اس دوا سے مریض کو ۱۳ اکتوبر تک مسلسل افاقہ رہا پیشاب میں شکر کا اخراج ایک ماہ کے اندر بالکل بند ہو گیا ۲۱ اکتوبر کو cm کی دو خوراکیں دوبارہ دی گئیں۔ اس کے بعد سے مریض بالکل تندرست ہے اور اپنے معمولات نہایت آسانی سے انجام دے رہا ہے۔

کیس (۳۹)

حیض کی تکلیف

نام مس ٹی - ای - عمر ۲۳ سال -

مریضہ کو حیض کا آغاز تیرہ سال کی عمر میں ہوا۔ اور اسی وقت کے بے قاعدگی شروع ہو گئی۔ حیض سے قبل اور دوران معدہ میں خالی پن کا احساس، بھوک زیادہ معلوم ہوتی ہے (سیپیا سیورنکس۔ اگنیشیا) مریضہ زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی کیونکہ اس سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے سیڑھیاں چڑھنے میں چکر آتے ہیں۔ مریضہ کو ککلیریا فاس دیا گیا۔

چونکہ تکلیف کا آغاز پہلے حیض ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ اس لئے میری نظر انتخاب اسی دوا کی طرف گئی۔ دوا کے بعد مریضہ کو پھر کبھی یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

مریضہ اپنی تکلیف کی وجہ سے دوران ایام گھر سے باہر کسی تقریب وغیرہ میں حصّہ نہیں لے سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا سارا وقت بستر پہ لیٹ کر ہی گزرتا تھا۔ وہ تندرست ہو کر میری بہت مشکور ہوئی جس سے مجھے بھی ایک گونہ تسکین حاصل ہوئی اس کے علاوہ مریضہ کی تعریف کی وجہ سے کئی مریض اپنا علاج کرانے میرے پاس آئے۔

ککلیریا فاس رحم کی تکالیف میں جو کسی طرح سن بلوغ سے متعلق ہوں اور خاص طور پر اس دوران بری عادتوں یا بے احتیاطی کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں، ایک نہایت کارآمد دوا ہے۔ اس سلسلے میں اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دیہاتوں میں عام طور پر پہلی ماہواری کے دوران ضروری احتیاط نہیں برتی جاتی اور لڑکیاں ٹھنڈے

یا نی میں جھنگتی رہتی ہیں جس کا نتیجہ ایام کی بے قاعدگی۔ درد اور بانجھ پن کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ ایسے کثیر التعداد مریضوں میں کلکیریا فاس ایک بہترین دوا ہے

کیس (۴۰)

حیض کی تکلیف

نام مس ایکس۔ عمر ۲۴ سال

سن بلوغ کی ابتدا ہی سے حیض کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ہر ماہ ایام کے آغاز کے پہلے دن مریضہ کو تکلیف کی وجہ سے بستر ہی میں لیٹے رہنا پڑتا ہے حیض ہمیشہ وقت سے کچھ دن پہلے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ اور پانچ دن تک جاری رہتا ہے۔ خون کا اخراج کثرت سے دوران ایام پیٹ میں دردزہ کی طرح تکلیف ہوتی ہے۔ اور ایسا ہوتا ہے کہ اندرونی اعضاء باہر آجائیں گے۔ سارے مہینہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حیض شروع ہونے والا ہے اور کبھی کبھی شدید جنسی تحریک کی وجہ سے مریضہ پریشان رہتی ہے اس کے علاوہ مریضہ موٹی تازی اور تندرست ہے۔

مریضہ کو کلکیریا فاس دی گئی۔ دو ماہ میں اس کی تکالیف دور ہو گئیں۔

دراصل مریضہ ایک یتیم لڑکی ہے۔ پہلے حیض کے وقت اس کو کوئی صحیح ہدایت دینے والا نہ تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ضروری احتیاط نہ کر سکی اور اس بے احتیاطی نے اس کو دس سال تک مبتلائے تکلیف رکھا حتیٰ کہ مماثل دوا نے اس کو آرام پہنچایا۔

ہومیوپیتھک علاج سے پہلے مریضہ نے ایلوپیتھک علاج بھی کرایا تھا کیونکہ اس کو باور کرایا گیا تھا کہ اندرونی طور پر دوا کے استعمال سے اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

کیس (۳۱)

حیض کی تکلیف

نام مس سوزی۔ سی۔ عمر ۲۲ سال

مریضہ تکلیف دہ ایام کے علاج کے لئے میرے پاس آئی۔ اس کو حیض بہت جلد ہو جاتے تھے۔ اور سات سے دس دن تک جاری رہتے تھے۔ ابتدائی تین چار دن تک گہرے رنگ کے منجمد خون کا اخراج ہوتا تھا۔ شروع میں بے حد تکلیف رہتی تھی لیکن لوتھڑوں کے اخراج کے بعد کچھ آرام ہو جاتا تھا۔ مریضہ کے منہ میں چھالوں کی شکایت بھی اور اسی طرح کی تکلیف شرمگاہ پر (بیرونی جلد پر) بھی رہتی تھی۔ حیض شروع ہونے کے کئی دن قبل اس کو سیلان الرحم کی بھی شکایت ہو جاتی تھی۔ اور اخراج لیس دار انڈے کی سفیدی کی طرح ہوتا تھا۔ درد کھینچنے والے ہوتے تھے۔ اور اکثر کمر کی طرف جاتے تھے اور کمر سے رانوں کی طرف (کیمو میلا) بعض وقت درد معدہ کی طرف بھی جاتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ جس کی وجہ سے قے کی شکایت ہو جاتی تھی۔ موسیقی سے بیزار۔ مریضہ رو دیتی تھی (نیٹرم میور) اور کسی اونچی عمارت سے نیچے اترتے وقت اس کو بے حد خوف معلوم ہوتا تھا۔

مریضہ کو بوریکس 6 X مناسب وقفے سے دی گئی۔

دوا کھانے کے بعد آنے والا حیض صحیح وقت پر بغیر کسی تکلیف ہوا۔ اور مریضہ

دائمی طور پر تندرست ہو گئی ۔

کیس (۴۲)

مخاطی قرح

(Epithelioma)

نام بسٹر ایکس ۔ پیشہ پادری

۱۸۵۵ء مریض کے بائیں آنکھ کے پپوٹے پر کئی سال سے مخاطی قرح ہے جس میں سے ہر چوتھے پانچویں روز گہرے سرخ رنگ کی کھرنڈ نکلتی ہے ۔ ہر سال موسم بہار میں یہ پھٹ جاتا ہے اور اس سے خون کا اخراج ہوتا ہے ۔ پپوٹا موٹا اور متورم ہے ۔ اس کے علاوہ مریض میں کوئی اور شکایت نہیں ہے ۔

لیکسس ۳۰ نے چار ماہ میں تکلیف کو رفع کر دیا ۔

کیس (۴۳)

جگر کی پرانی تکلیف

نام بسٹر ایم ڈبلیو ۔ عمر ۴۶ سال ۔ وزن ۲۰۰ پونڈ ، ساخت لحیمی ۔

۱۰ اکتوبر ۱۸۹۳ء ۔ جگر کے حصہ میں سخت دکھن اور بے حد بڑھا ہوا ۔ مزاج چڑچڑا ۔ چہرہ تمتمایا ہوا ۔ صبح جب مریض اٹھتی ہے تو زبان بدذائقہ ہوتی ہے ۔ اس نے اب تک ہر طرح کی دواؤں کا استعمال کیا ہے ۔ لہٰذا اب وہ ہر ہدایت ماننے کے لئے تیار ہے

کچھ دن پہلے دمچی میں درد کی وجہ سے ربر کی گدی پر بیٹھی تھی۔ ہاتھ اور پیر بہت سرد دماغ کی طرف دوران خون کی زیادتی اور سر میں بھرے ہونے کے احساس۔ بعض وقت پیشاب مقدار میں کم۔ ماہواری کی کمی سے مگر بغیر کسی تکلیف کے مریضہ کو نیٹرم سلف 200 کی ایک خوراک اور سیک لیک دیا گیا۔

۸ نومبر۔ جگر کے حصہ میں درد میں کمی اب کچھ پرانی علامتیں نمودار ہونا شروع ہوئی ہیں۔ ماہواری سے قبل کھجلی جیسی ہوُوا الاسیلان الرحم دیرانی علامات موسم گرما میں مریضہ کو گرمی بہت معلوم ہوتی ہے مگر کبھی پسینہ نہیں نکلا۔ وہ اپنے بچوں کو دودھ کبھی نہیں پلاسکی۔ سیک لیک دیا گیا۔

۱۰ دسمبر۔ جگر کے حصہ میں درد اور ورم بالکل غائب سر میں بھرے ہونے کا احساس پچھلے حصہ میں درد اب بڑھ گیا ہے۔ آنکھوں میں بھاری پن بعض وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں پردے سے ڈھکی ہوئی ہیں لیکن دو تین بار آنکھیں کھولنے اور بند کرنے سے یہ احساس ختم ہوجاتا ہے۔ منھ نہایت بدذائقہ اور صبح کے وقت اس میں زیادتی۔ پیاس میں کمی ہے پسینہ اب بہت نکلنے لگا ہے۔ ہاتھ گرم اور پیر سرد۔ داہنے پنجے میں نقرس کی تکلیف۔ اکثر اوقات دل کی حرکت سست ہوجاتی ہے اور خاص طور پر جب مریضہ چلنے کے لئے اٹھتی ہے (اس کو ہمیشہ تیز چلنے کی عادت ہے) دل کی یہ کیفیت شام کو زیادہ ہوتی ہے۔ ماہواری سے قبل مریضہ کا پورا جسم کافی متورم ہوجاتا ہے۔ ماہواری کے دو ہفتہ بعد ہمیشہ مریضہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی ہے اجابت پابندی سے ہوتی ہے لیکن پہلے کی بہ نسبت کچھ تبض کی سی شکایت ہے پیشاب مقدار میں کم اور ہلکے رنگ کا۔ لیکن ایام سے دس دن قبل یہ سنگترے کے رس کی مانند

ہو جاتا ہے۔ سیلان الرحم کی بدبو اتنی زیادہ نہیں ہے۔

نیٹرم سلف ۶x ۵ ایک خوراک اور پلاسیبو دیا گیا۔

۱۸ر جنوری ۱۸۹۴ء پہلی تین پڑیاں کھانے کے بعد جگر میں اضافہ ہو گیا۔ جو آنکھیں بند کرنے سے بڑھتا ہے۔ سر کے پچھلے حصہ میں درد اور آنکھوں میں بھاری پن، رخسار پر لال دھبہ بدستور موجود ہے دونوں بازو، پیر اور ناک ٹھنڈے پیروں کے نچلے حصہ میں گنٹھیا کے درد۔ یہ درد بعض اوقات اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریضہ نہ تو اپنا پیر اٹھا سکتی ہے اور نہ اس کو سیدھا کر سکتی ہے کمر کے نچلے حصہ میں بھی بہت درد ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیکڑوں سوئیاں چبھائی جارہی ہیں۔ ہر وقت کھنکارنے کی عادت ناک اور حلق کے پچھلے حصہ میں خشکی۔ منھ نہایت بدذائقہ، پیشاب ماہواری سے قبل گہرے رنگ کا لیکن بعد میں صاف اور مقدار بھی زیادہ۔ سڑے ہوئے بسکٹ کی سی بدبو۔ ماہواری تین دن تک رہتی ہے۔ ایک دن جھکنے سے کمر میں شدید درد ہو گیا رات کے آخری حصہ میں خراب۔ اور آج صبح گلے میں دکھن۔

سیک لیک کے تیس پاؤڈر دیئے گئے۔

۲۶ر فروری، تین ہفتے سے کمر کے اطراف اور جگر کے مقام پر ورم۔ اور سانس میں تنگی ہے۔ پیشاب کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے۔ جو صبح سنگترے کے کاڑھے عرق کی طرح ہوتا ہے۔ لیکن دوپہر میں صاف دل کے اطراف اور سینہ کی ہڈی سے بائیں پستان تک تیز درد۔ بعض اوقات بائیں پستان میں بوجھ کا احساس۔ ریڑھ کے نچلے حصہ میں درد اندرونی اعضائے تناسل کے باہر نکلنے کا احساس۔ چھ ہفتہ سے سیلان الرحم کی شکایت جو مریضہ کو بارہ سال قبل ہوا کرتی تھی۔ بائیں پیر میں کولھے سے گھٹنے تک

بھاری پن اور ہلکا زرد بایئں گھٹنے میں درد جیسے کہ چاقو سے کاٹ دیا گیا ہو، درد تین گھنٹے تک رہتا ہے اور اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریضہ زمین پر پیر نہیں رکھ سکتی۔

نقرس کی شکایت جو پہلے سیدھے پنجے میں تھی اب بائیں پنجے کی چوتھی انگلی میں بھی ہو گئی ہے سر کی تکلیف اتنی شدید کہ پچھلے چار یا پانچ سال سے ایسی نہ ہوئی تھی۔ سر کے اگلے حصے آنکھوں اور کمر میں شدید دباؤ جو رات میں زیادہ ہو جاتا ہے چند بال میں چھونے سے تکلیف، آنکھوں میں جلن دار درد۔ اور یہ احساس کہ وہ سر سے باہر ابل پڑیں گے۔ پستانوں میں بے حد دکھن۔ یہ دکھن ماہواری کے چند دن بعد ہی شروع ہوئی ناک اور گلے میں بے انتہا خشکی۔ پیر اور پنجے ہروقت سرد۔ چھ ہفتہ سے بائیں کان کا بہرہ پن

نیٹرم سلف M ۵ و۔ اور پلاسیبو کے تیس پاؤڈر دیئے گئے۔

۱۰ اپریل۔ گدی میں شدید دباؤ۔ کان سے آنکھوں کے سامنے دھند، منھ خشک اور بد ذائقہ، نتھنوں میں خشکی۔ حلق میں کیڑے رینگنے کا احساس اور سانس لینے میں ٹھنڈی آہوں جیسی کیفیت، سینہ میں درد ماہواری کے بعد سے جاری ہے مریضہ کو کوئی دوا نہیں دی گئی۔

۲ ارمئی منھ بد ذائقہ، سر میں بھاری پن۔ رات میں زیادتی جگر میں بوجھ کا احساس۔ کولہے کی ہڈیوں میں درد خاص کر داہنی طرف لیٹنے سے اضافہ، داہنے پیر کا نقرس دوبارہ عود کر آیا ہے۔ ماہواری اپنے وقت پر مگر صرف دو دن کے لئے۔ پیشاب کی حالت بہتر ہے حلق سے بدبودار بلغم کا اخراج۔ ناک اور حلق میں بدستور خشکی۔ اور چہرے کا سرخ داغ بھی اپنی جگہ موجود ہے۔

نیٹرم سلف M ۵ و۔ اور سیک لیک کے تیس پاؤڈر دیئے گئے۔

۱۴ ستمبر۔ سر کی طرف دوران خون چہرے اور ہاتھوں میں جلن کمر کی داہنی طرف درد، ٹیسیں اور جگر میں دکھن۔ پیشاب بار بار، حیض باقاعدہ لیکن صرف دو دن کے لئے۔ اخراج سبزی مائل اور بدبودار، حیض سے قبل پیشاب میں سڑی ہوئی مچھلی جیسی بدبو۔

نیٹرم سلف 50M

۱۲ اکتوبر۔ پیشاب کی علامات میں کمی سیلان ارحم سیال ، اور سفیدی مائل مریضہ ہر وقت اپنے آپ کو بیمار محسوس کرتی ہے۔ سر کی طرف دوران خون چہرہ سرخ۔ اور داہنے رخسار کا سرخ دھبہ نمایاں۔ آنکھوں اور گدی میں درد نظر دھندلائی۔ جگر کے مقام پر درد منھ بدمزہ گلے میں خشکی جو حلق تک پہنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ بار بار کھنکھارنے کی خواہش۔ تمام جسم میں دکھن اور اینٹھن، دماغی انتشار اور اختلاجی کیفیت۔ تمام تکالیف میں صبح چھ بجے سے ایک بجے دوپہر تک افاقہ۔

نیٹرم سلف CM

۱۶ اکتوبر جسم اور سر میں بھاری پن کا احساس، ہاتھ پیر اور ناک سرد پچھلی ماہواری ۱۰ اکتوبر کو ہوئی تھی۔ یعنی تین دن تاخیر سے باقاعدہ اجرا صرف دو دن تک لیکن اس کے بعد سے اس وقت تک تھوڑا تھوڑا خون ہر وقت جاری رہتا ہے سر میں بھاری پن کی وجہ سے مریضہ نے اس موقع پر پلیساٹیلا لیا تھا تاکہ حیض کھل کر آجائیں۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ کمر میں درد۔

سیک لیک کے تیس پاؤڈر۔

۱۷ مارچ ۱۸۵۲ء تا حال مریضہ کی تقریباً تمام تکالیف دور ہو چکی تھیں

اور آخری دوا نے مریضہ کو بہت فائدہ پہنچایا۔ مگر اب مریضہ کے دماغی انتشار میں اضافہ ہو گیا ہے اختلاج اور تمام جسم پر تشنج کی شکایت اور انقباض ہے ہر وقت کھائی ہوئی غذا کی ڈکاریں تھوڑا سا کھا کر بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ پیٹ بھر گیا ہے۔ منہ بدذائقہ اور زبان پھٹی ہوئی۔ ماہواری باقاعدہ لیکن اخراج بدبودار تھکن سے گدی میں درد۔ شام کے وقت پیروں میں بے چینی کی وجہ سے مستقل حرکت ماہواری سے پہلے پستانوں میں درد خاص کر رات کے وقت اور سینہ میں حرکت

لائیکوپوڈیم 43 M

۱۸ اپریل۔ دوا لینے کے بعد ابتدائی دس دنوں تک مریضہ بالکل ہشاش بشاش تھی۔ اور دوا نے اس پر بہت اچھا اثر کیا بعد ازاں۔ بایاں ہاتھ سن۔ ناف میں درد۔ ماہواری سے قبل پیٹ میں نفخ۔ خوابوں میں زیادتی۔ زبان سفید اور منہ میں بدبو۔ اختلاجی کیفیت جلد بہت زیادہ خشک نہیں ہے اور تھوڑا بہت پسینہ آ ہی جاتا ہے۔ گرمی کی زیادتی سے سارے جسم میں چبھن کا احساس۔ اور چندیا میں آگ کی سی جلن۔ سیک لیک۔

۲۵ مئی۔ علامات دوبارہ نمودار ہو رہی ہیں۔

لائیکوپوڈیم 43 M

یکم دسمبر۔ معدہ میں جلن۔ ماہواری سے قبل آنکھوں کے سامنے دھندلاہٹ اور بعد میں ڈھڈی میں درد۔ منہ بدذائقہ اور کچھ بہرے پن کی شکایت۔ لائیکوپوڈیم M ۲

۱۲ دسمبر۔ حلق بے حد خراب۔ تمام حلق میں سرخ اور پیلے دانے خاص طور پر داہنی جانب۔ سیال اشیا نگلنے میں تکلیف۔ لیکن بخار نہیں۔ سر میں بھاری پن۔ داہنے کان میں درد۔ داہنے ہاتھ کی دوسری انگلی میں بے حد تکلیف۔ جس میں پولٹس لگانے سے بھی کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

سیک لیک پانی میں دبا گیا۔

۲۳ر جنوری ۱۸۵۷ء معدہ میں جلن بماہواری سے قبل آنکھوں میں دھندلا
پن. حلق میں اب بھی کچھ تکلیف ہے بایاں ہاتھ سُن۔

لائیکوپوڈیم ایم ۲

۹ راپریل۔ ناف کے اوپر جلن. کافی پینے سے تکلیف میں زیادتی کمزوری کا احساس
اور علامات کا دوبارہ نمودار ہونا پچھلی دوا سے اب تک بالکل ٹھیک تھی. لائیکوپوڈیم ایم ۲
اس کے بعد مریضہ بالکل شفایاب ہو گئی۔ اور کسی قسم کا درد اور دکھن نہیں ہے

کیس (۴۴)

ایگزیما

نام مسز سی۔ عمر ۲۴ سال۔

۲۴ راگست ۱۸۸۴ء ۲۰ سال سے ایگزیما کی تکلیف ہے ہاتھ کی پشت بکلائی
ور تقریباً کہنی تک دانے (پھیلے ہوئے ہیں۔ کھجلانے سے خارش
ں اضافہ ہوتا ہے متاثرہ جلد چھوٹے چھوٹے آبلے نما دانے ہیں جو سوکھ کر کھرنڈ بناتے ہیں
پھر ان میں خارش اور جلن ہوتی ہے اور کھجانے سے مواد رستا ہے۔ پانی لگنے سے تکلیف میں
زیادتی ہوتی ہے۔ خاص طور پر آبلوں میں جلن۔

:۔ ھاتھ کی پشت پر دانے :۔ آرجنٹم سیٹیلیکم ۳۔ اسارم ۳۔ بمبیرس ۳۔ مینریم ۳
فاسفورس ۳۔ پلٹینا ۳۔ پلمبیم ۳، اسٹرانشیا ۳۔

تھوجا ۲، زنکم ۲۔

۲:۔ خاص طور پر ایگزیما :۔ فزیرم ۲، فاسفورس ۲۔

۳:۔ جلن دار آبلے :۔ پوٹاشیا ۱، کاسٹیکم ۲، مرک ۲، فزیرم ۳، ایسڈ نائٹرک ۲، نیٹرم کارب ۳، نیٹرم میور ۲، نیٹرم سلف ۲،
نائٹرک ایسڈ ۲، فاسفورس ۲، سیپیا ۲، اسپائی جیلیا ۲، اسپونجیا ۲، اسٹیفی سیگریا ۲،
سلفر ۳،

۴:۔ خارش والے دانے جو کھجلانے سے بڑھ جائیں :۔ اسپونجیا میور ۲۔ انا کارڈیم ۱، آرنیکا ۲، آرسینک ۲، پوٹاشیا ۳، کلاڈیم ۲، کینبس سٹائی وا ۲، کینتھرس ۲، کیپسیکم ۲،
کاربوانیمیلس ۲، کاسٹیکم ۱، کیموملا ۲، کری یوزوٹ ۲، لیڈم ۲، مرک ۲، میزریم ۲،
ایسڈ میور ۲، نیٹرم کارب ۲، فاسفورس ۱، ایسڈ فاس ۲، پلساٹیلا ۲، سیپیا ۲، سائیلیشیا ۲،
اسپونجیا ۲، اسٹیفی سیگریا ۲، اسٹرامونیم ۲، سلفر ۳،

۵:۔ کھجلانے کے بعد جلن کیساتھ خارش :۔ انا کارڈیم ۲، آرسینک ۲، آرنیکا ۲، پوٹاشیا ۲، کلاڈیم ۲، کینتھرس ۲، کاسٹیکم ۱، کتابس سٹائیوا ۱، کری یوزوٹ ۲، لیڈم ۲،
مرک ۲، مزریم ۲، فاسفورس ۲، پلساٹیلا ۲، سیپیا ۲، سائیلیشیا ۱، اسٹیفی سیگریا ۲،
اسٹرامونیم ۲، سلفر ۱،

۶:۔ خارش والے دانے جن کو کھجانے کے بعد رطوبت کا اخراج ہو،
آرنیکا ۲، پوٹاشیا ۲، کاربو ویج ۱، کاسٹیکم ۲، کری یوزوٹ ۲، گریفائٹس ۲، ہیپر سلفر ۱،
لیڈم ۲، لائیکوپوڈیم ۱، مرک ۲، مزریم ۱، بیرائیٹا ۲، رس ٹاکس ۲، سیپیا ۲، اسٹیفی
سیگریا ۲، سائیلیشیا ۲، سلفر ۲،

اس کے علاوہ اور بھی دوائیں۔ مگر وہ عام طور سے اس کیس سے مماثل نہیں۔

۷:- **دوائے جو پانی سے بڑھ جائیں:-** اسونیا کارب ۱، ایلٹم کروڈ ۱، بوریشا ۲، کلکیریا ۳، کینتھرس ۲، کاسٹیکم ۲، کلیمیٹس ۱، ڈلکامارا ۳، کالی کارب ۳، لائیکو ۳، مرک ۲، مزیریم ۲، ایسڈ میور ۳، نائٹرک ایسڈ ۲، فاسفورس ۲، رسٹاکس ۱، سارساپریلا ۲، سیپیا ۱، اسپائی جیلیا ۲، اسٹیفی سیگریا ۳، اسٹرانشیا ۲، سلفر ۱

مریض کو مزیریم ۲۰۰ کی ایک خوراک اور پلاسیبو دیا گیا۔

اس دوا کے اثر سے جلن اور خارش چند ہی دنوں میں ٹھیک ہو گئی۔ چار ہفتے کے اندر جلد تندرست اور ملائم ہو گئی۔

اس سے قبل صورت یہ تھی کہ مریضہ کو کبھی بھی اس جلدی تکلیف سے نجات نہ تھی۔ مذکورہ بالا کیس سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ کس طرح مماثل دوا مزیریم ۲۰۰ کی ایک خوراک نے بیس سالہ پرانے مرض کو دیکھتے ہی دیکھتے ٹھیک کر دیا۔ حالانکہ یہ مریضہ بدقسمتی سے متواتر ہر قسم کے مقامی علاج۔ مختلف لوشن اور ایسی ہی دوسری دوائیں استعمال کرتی رہی۔ جس سے اس کو نہ صرف یہ کہ افاقہ نہ ہوا بلکہ مرض میں برابر اضافہ ہوتا رہا۔

کیس (۴۵)

دردِ سر

نام مسز ایلینر۔ ڈی۔ عمر ۷۰ سال۔ فربہ اندام اور بال سفید۔

۱۷ مارچ ۱۹۹۴ء مریضہ کے بیان کے مطابق سر کا درد، دماغ اور سر کی کھال کے درمیان ایک سایہ کی طرح چھایا رہتا ہے۔ اور ان دردوں کا سلسلہ گذشتہ دس سال سے جاری ہے۔ مریضہ محسوس کرتی ہے کہ وہ دماغی طور پر فکر اور تکلیف کی وجہ سے مفلوج ہوتی جا رہی ہے بعض وقت کمزوری کی وجہ سے اس کو کسی چیز کا سہارا لینا پڑتا ہے یہ کیفیت طویل تیمار داری اور بیخوابی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ گدی میں کھلنے اور بند ہونے کا احساس ہے اور یہ کہ جیسے چندیا اور گدی باندھ دیئے گئے ہوں درد ایک طرف سے دوسری طرف جاتا ہے جس میں دباؤ اور کھلے جانے کا احساس ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سر پھٹ جائے گا۔ سر درد کی وجہ سے مریضہ تکیہ پر لوٹتی ہے اور پھر سن کونے ہو جاتی ہے چلتے وقت بعض اوقات داہنی طرف سر کے بل گر جاتی ہے سونے کے دوران اطراف میں جو کچھ ہو رہا ہے مریضہ بآسانی سن لیتی ہے۔ خواہ وہ گہری نیند ہی کیوں نہ سو رہی ہو۔ آنکھیں کھلی رکھنا بوجھل معلوم ہوتا ہے وہ کئی دن سے سو نہیں سکی ہے۔

مریضہ کو سکوکس ۲۰۰ دیا گیا۔

۲۴ مارچ مریضہ کو کافی افاقہ ہے آنکھوں پر زور دینے اور گردن اونچی کرنے سے سر کا درد ایک سائے کی طرح اوپر سے نیچے جاتا ہے معلوم ہوتا ہے مریضہ کو سیک لیک دیا گیا

۳۱ مارچ۔ مریضہ کی حالت اب بہتر ہے سیک لیک دیا گیا۔

۷ اپریل:۔ افاقہ بدستور جاری ہے۔ سیک لیک دیا گیا۔

۱۴ اپریل:۔ سر درد کی دوبارہ شکایت آج سے ۱۲ مئی تک مریضہ کو پلیسیبو دیا گیا۔

اب مریضہ اپنے آپ کو بالکل تندرست محسوس کرتی ہے۔ اور مارچ ۱۸۹۵ء
تک مرض کے لوٹ آنے کی کوئی علامت نہیں ملی۔

کیس نمبر ۲۶

پتے کی پتھری کا علاج

نام مسز ایف ٹی ڈبلیو۔ عمر ۴۳ سال

یہ ایک دلچسپ کیس ہے مریضہ ایک سرجن کی نسبتی بہن ہے جس نے اس کا
معائنہ کرنے کے بعد آپریشن کی رائے دی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور سرجن نے
بھی مریضہ کا معائنہ کیا تھا اور اس کا بھی یہی مشورہ تھا۔ اور اگلے ہفتے اس کا آپریشن ہونیوالا تھا
سوئے اتفاق مریضہ نے کہیں یہ سن لیا تھا کہ بغیر آپریشن بھی دوا کے ذریعے پتے کا
پتھر نکالا جا سکتا ہے۔ اور اب اس نے اس بات پر اصرار کیا کہ بغیر آپریشن ہی پتھر کا علاج
کیا جائے۔ مریضہ کی اس ذہنی تبدیلی کی وجہ سے اس کے خاندان والے کچھ برہم سے ہو گئے
اور ایک دن اس کا شوہر غصہ کی حالت میں میرے مطلب پر آیا اور کہنے لگا کہ میں سمجھتا
ہوں کہ جو شخص دوا سے پتھری نکالنے کا دعویٰ کرتا ہے وہ ڈاکٹر نہیں کھلاتی ہے میں نے جواب
دیا کہ اگر فرض کر دو وہ پتھر دوا کے ذریعے نکال دیا جائے تو پھر وہ سرجن جو آپریشن کا مشورہ
دے رہا ہے۔ عطائی ہو گا۔ یا پھر یہ طبیب جس نے دوا سے پتھری نکال دی ہو۔ اس کا فوری
جواب یہ تھا۔ کہ اس صورت میں سرجن ہی عطائی ثابت ہو گا۔ چنانچہ اس کی بیوی نے
ہومیوپیتھک علاج شروع کیا۔

۲ نومبر ۱۹۰۴ء۔ اس زمانے میں مریضہ شدید قسم کے ٹائی فائیڈ میں مبتلا ہوئی

تھی۔ اس کے بعد سر درد کی شکایت ہوئی جس کے ساتھ صفراوی قے ہوا کرتی تھی۔ سر درد کے یہ دورے کئی سال سے ہو رہے ہیں۔ درد سر داہنی آنکھ سے شروع ہو کر پیشانی پر پھیل جاتا ہے اور گدی میں کھچاوٹ کا احساس ہوتا ہے اور چہرہ ارغوانی ہو جاتا ہے۔

مریضہ کی ماں کو بھی پتے کی پتھری کی شکایت تھی۔ اور اس کی نانی کا بھی اسی مرض میں انتقال ہوا تھا۔ پتہ میں درد کا حملہ مریضہ کو پچھلے اگست میں ہوا تھا جس کو سینکنے سے آرام ہو گیا تھا۔ مریضہ اعصابی طور پر کمزور ہے آسانی سے چونک جاتی ہے اور خائف سی رہتی ہے ڈھنڈی میں درد ہے جو داہنی ران تک جاتا ہے نیند میں وہ اپنے سر پر شال اوڑھ کر سوتی ہے۔ مریضہ بے حد سلیقہ مند ہے اس کے پیر ٹھنڈے رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ بستر میں گرم پانی کی بوتل رکھ کر سوتی ہے سولہ سال قبل لڑکے کی ولادت کے بعد سے ہر ماہواری پر سر میں درد ہوتا ہے ماہواری گاڑھی، منجمد۔ گہرے رنگ کی اور صرف ایک دن کے لئے ہوتی ہے۔ اجابت طبیعت خراب ہو تو ہلکے رنگ کی ورنہ طبیعت کی بجائے یہ رنگ گہرا ہونے لگتا ہے۔ طبیعت کو انتہائی سنبھالے رکھنا پڑتا ہے تاکہ وہ خودکشی نہ کرے نبض کی رفتار بعض وقت شکست، نیٹرم سلف ۱۰۰۰ دیا گیا۔

دوا کا انتخاب حسب ذیل علامات پر کیا گیا۔

خودکشی کا رجحان۔ آسانی سے چونک پڑنا۔ ڈھنڈی میں درد جو ران تک جائے پیر بستر میں سرد۔ ماہواری منجمد، گہرے رنگ کی گاڑھی۔ درد سر کے دوران قے مع صفراوی۔

ان علامات پر دوا کو ریپرٹری میں دیکھنے سے نمایاں دواؤں نے مندرجہ ذیل نمبر حاصل کئے۔

مرک ۱۲، نیٹرم کارب ۹، نیٹرم میور ۱۲، نیٹرم سلف ۱۲، اور سلفر ۲۰۰،
ان پانچ دواؤں میں سے دوا کا انتخاب کیا گیا۔

۱۲ر نومبر	نیٹرم سلف	10 M
۳ر جنوری	نیٹرم سلف	50 M
۲۴ر جنوری	نیٹرم سلف	50 M

فروری تک مریضہ کی شکایت یعنی خودکشی کا رجحان بالکل ختم ہو گیا ہے کی تیزی خارج ہو گئی اور مریضہ صحتیاب ہو گئی۔

کیس نمبر ۲۷

منجمد نہ ہونے والا خون

[illegible]

پچھلی کیفیت:- مریض کو پیدائش کے وقت ہی سے خون منجمد نہ ہونے کی شکایت تھی۔ واقعات یوں ہیں کہ پیدائش سے کچھ عرصہ قبل ہی اس کی ماں نے اپنا ایک دانت نکلوایا تھا جس کی وجہ سے کئی دن تک مسوڑھے سے خون بہتا رہا، معمولی سی خراش یا کوئی چھوٹا سا زخم بھی مریض کے جسم سے خون کا اس قدر اجرا کر دیتا تھا کہ وہ سفید پڑ جاتا تھا۔ تب کہیں جا کر وہ زخم بھرتا تھا۔ ایک سال کی عمر میں مریض چیچک سے متاثر ہوا تھا۔ ۱۲ سال کی عمر میں بازو پر ایک چھوٹے سے زخم کی وجہ سے بجد خون بہنا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ پنسلوانیا کے شفاخانے میں زخم کو سی کر خون بند کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس سے بجائے کمی کے خون کے اجرا میں اضافہ ہو گیا

کیوں کہ جہاں جہاں ٹانکے لگے تھے ان مقامات سے خون رسنا شروع ہو گیا۔ مریض پانچ ہفتہ شفا خانہ میں رہا اور زخم اس وقت مندمل ہوا۔ جب جسم کا تقریباً سارا خون نکل چکا تھا۔

داہنی ران کی ہڈی ٹوٹ چکی ہے جس کو جڑنے میں بہت وقت لگا۔ آٹھ ہفتہ تک جڑنے کی کوئی علامت نظر نہیں آئی تھی۔ جلد پر ذرا سی چوٹ سے بڑے بڑے نیل پڑ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ مسلسل تین چار دن تک نکسیر بہتی رہی۔ پچھلے دو سال سے گٹھیا کے مرض میں بھی مبتلا ہو گیا ہے مگر اس تکلیف کے بعد سے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ اب خون کا اجرا پہلے کی طرح تکلیف دہ نہیں ہے میرے پاس آنے سے قبل مریض دو ماہ تک بستر میں رہا۔ کیونکہ اس کو آنتوں کی تکلیف تھی۔ اور مسلسل خون جاری ہو گیا تھا۔ اور بدستور اس وقت تک بند نہ ہوا جب تک کہ سارا خون نہ نکل گیا۔

موجودہ تکالیف:۔ ۲ر جون ۱۸۹۶ء گھٹنے اور کہنی میں گٹھیا کے درد مریض مشکل ہی سے کھڑا رہ سکتا ہے گھٹنے متورم۔ خون نکل جانے کی وجہ سے مریض کا رنگ زرد مسوڑھوں سے مستقل خون کا رسنا۔ چھوٹے چھوٹے زخموں سے خون کا خوب بہنا۔ معمولی سی چوٹ سے سیاہ اور نیلے داغ۔ پانی کی شدید پیاس اور اس کی کثیر مقدار میں خواہش۔

لیکیسس ۴۱ ایم کی ایک خوراک دی گئی۔

۲۹ر جولائی۔ مریض ۲ر جولائی تک بہت بہتر رہا۔ اب کہنیوں میں گٹھیا کی تکلیف دوبارہ عود کر آئی ہے یہ پہلے بائیں طرف نمودار ہوئی۔ لیکیسس ۴۱ ایم

ایک خوراک ۔

۲۲راگست ۔ مریض کی تندرستی مسلسل بہتر ہو رہی ہے ۔

۷ردسمبر۔ گھٹنے اور کہنیوں میں اکڑن لیکیسس 41M

۳۰رجنوری ۱۹۷ء اب دوبارہ کچھ اکڑن پیدا ہو رہی ہے لیکیسس CM

۶رستمبر۔ کوئی علامت نہیں ہے ۔

۵راکتوبر۔ خفیف سا فسد (بلیڈنگ) داہنی کہنی میں گٹھیا سے سوجن ۔

جو تھوڑے عرصہ رہی ۔ لیکیسس CM

۱۵ردسمبر۔ خفیف سا فسد ۔ لیکیسس ۔ CM

۱۹رمارچ ۱۹۸ء دوبارہ فسد ۔ گٹھیا کی علامتیں دوبارہ نمودار ہو رہی

ہیں ۔ کہنی میں اکڑن ۔ لیکیسس MM ۔

۱۶رجولائی :۔ کہنی میں معمولی اکڑن ۔

کیس نمبر ۲۸

حلق میں قرح

ایک خاتون ، عمر ۳۴ سال ، دو بچوں کی ماں ، مریضہ لکھتی ہے ۔

اگرچہ اس کا چہرہ تمتمایا رہتا ہے لیکن دیکھنے میں وہ بیمار معلوم ہوتی ہے

س کے حلق کے بائیں طرف ہمیشہ تکلیف رہتی ہے لیکن فی الحال یہ داہنی طرف ہے

لق میں ایک چھوٹا سا لوتھڑا پیدا ہوتا ہے ۔ جو آہستہ آہستہ بڑھ کر ٹانسل تک پھیل

جاتا ہے پھر حلق میں پھوڑے پیدا ہوتے ہیں جو سارے حلق کو گھیر لیتے ہیں ۔ تالو میں

میں خشکی اور گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے مریضہ کو بار بار کھانسا پڑتا ہے نگلنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے اس نے یہ بھی بتایا کہ گلے کی یہ تکلیف کئی سال سے ماہواری کے آغاز پر نمودار ہوتی ہے یہ ایک جانب سے شروع ہوتی ہے اور دوسری جانب تک پھیل جاتی ہے اسی کے ساتھ بیرونی طور پر بھی سوجن ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ ساری گردن بھی متورم ہو جاتی ہے یہ ورم ماہواری کے بعد بھی پوری طرح کم نہیں ہوتے۔ بلکہ آہستہ آہستہ گھٹتے ہیں اور یہ سلسلہ کچھ اس طرح ہے کہ مریضہ کو مشکل سے دس دن اس تکلیف سے نجات ملتی ہے ماہواری سے قبل سفید بلغمی سیلان الرحم کی بھی شکایت ہے۔

مریضہ کو میگنشیا کارب ۲۰۰ کی ایک خوراک ماہواری بند ہونے کے فوراً بعد دی گئی۔ اور اس کے بعد اس کو یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی اور عارضہ۔ دوا دیئے ہوئے اب دو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور وہ بالکل تندرست ہے۔

کیس نمبر ۲۹

ہر سال چھپاکی کی شکایت

نام مسز ایس، ایک مشہور پادری کی بیوی۔ عمر ۴۰ سال۔

ہر سال نمودار ہونے والی چھپاکی کی تکلیف کی وجہ سے مریضہ نے مجھ سے مشورہ کیا آپ اس کو چھپاکی کہیں یا کوئی اور نام دیں۔

گزشتہ سال سے مریضہ کو ہر سال ۱۴ مئی کو شدید قسم کی جلدی تکلیف ہوتی تھی۔ جس سے جلد میں شدید جلن اور خارش پیدا ہو جاتی تھی۔ مرض کا یہ حملہ انتہائی پریشان کن ہوتا تھا۔ میں نے مریضہ کو اس قسم کے دورے کی حالت میں دیکھا اس وقت

وہ بستر میں لیٹی ہوئی تھی اور اس کا سارا جسم سوجا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کے پپوٹے بند تھے۔ چھپاکی اس قدر شدید تھی کہ تندرست جلد کہیں بھی نظر نہ آتی تھی مرض کا دورہ چوبیس گھنٹہ رہا۔ اس تمام وقت وہ شدید کرب کی حالت میں مبتلا رہی۔ وہ بار بار کہتی تھی کہ اس مرتبہ وہ بچ نہیں سکتی۔

مریضہ کی سانس گھٹتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اور وہ بار بار جسم کے اوپر سے چادر نکال پھینکتی تھی۔ اس کی حرکات و سکنات اور بات چیت سے یہ محسوس ہوتا تھا کہ جیسے اس کا سارا جسم آگ پر رکھا ہو۔ پیاس اس کو کوئی خاص نہ تھی۔ اس نازک حالت کے پیش نظر میں نے عجلت میں اس کو ایپس میلی کی ایک خوراک دی۔ جس سے مریضہ کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لیکن مرض کا دورہ حسب معمول ختم ہوگیا۔ میں نے مریضہ کو ایک سال بعد دوبارہ دیکھا اور اس کو ہدایت کی کہ وہ مجھے مرض کا دورہ شروع ہونے سے قبل بلائے۔

اس وقت میں نے مرض کے متعلق زیادہ تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر مرتبہ جب بھی اس کو اس تکلیف کا دورہ پڑا ہمیشہ گرمی سے آرام ملا۔ حالانکہ اس کو ٹھنڈک بہت پسند تھی۔ اور وہ اپنی چادر نکال دیتی تھی۔ لیکن اس سے اس کی تکلیف میں اضافہ ہی ہو جاتا تھا۔ برخلاف اس کے اگر وہ اپنے حواس کو قابو میں رکھتے ہوئے حملہ کے دوران جسم کو خوب اچھی طرح ڈھانک لے تو اس کو کافی سکون ملتا تھا۔ اور دورہ بھی جلد ٹل جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو ایپس میلیفکا دینے سے کوئی آرام نہ ملا۔ کیونکہ یہ دوا مریض سے چنداں مماثلت نہ رکھتی تھی۔ حالانکہ میں نے ایسے درجنوں مریضوں کو ایک گھنٹہ کے اندر تکلیف سے نجات دلائی تھی۔

مریضہ کی تمام علامات اور کمی بیشی کے صحیح اسباب معلوم کرنے کے بعد میں نے اس کو

رسٹس ریڈیکانس 200 طاقت میں دی۔ اور اس کو متوقع خطرے سے دس دن قبل دیکھنے کا عہد کیا
دوا لینے کے چند ہی گھنٹے بعد مریضہ کو ایسا محسوس ہوا کہ دورہ دوبارہ شروع ہونیوالا
ہے لیکن دورہ تو نہ پڑا مگر خفیف سا اثر ضرور ہوا۔ اس کے بعد مریضہ کو یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔
اب اس کو دو سال گزر چکے ہیں نہ صرف یہ کہ مریضہ کو کوئی دورہ نہیں پڑا بلکہ اس کی عام
تندرستی بھی بہتر ہو گئی ہے ایک دن اس نے اپنی صحت مندی کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ دوا
کھانے کے بعد وہ ایک نئی عورت بن گئی ہے۔

میرے پاس آنے سے قبل مریضہ نے ہر قسم کا ایلوپیتھک علاج کرایا تھا لیکن ہر بار
اسے آرام کے بجائے مرض میں زیادتی ہوئی۔ ہو سکتا ہے یہ مرض چھپاکی نہ ہو بعض مشہور ایلوپیتھک
ڈاکٹروں نے اس کو بتایا تھا کہ اس کو یہ مرض رس بھری کھانے سے ہوا ہے چنانچہ اس نے
ان کو کھانا بند کر دیا لیکن مرض جوں کا توں رہا۔ اسی طرح ہر آدمی نے اپنی سمجھ کے مطابق مختلف
باتیں بتائیں۔ میں نہیں جانتا کہ اس بیماری کا کیا نام ہے اور نہ ہی اس بارے میں مجھے کچھ علم
ہے میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ جب مریضہ کا میں نے جائزہ لیا تو میرے سامنے اس کے
علاج کے لئے ایک تصویر نظر آئی۔ اور یہی میرے لئے کافی تھا۔ نظر آنے والی دوا کی سب سے اونچی
طاقت جو میرے پاس موجود تھی میں نے مریضہ کو دی اور اسے دہرایا نہیں گیا۔
دوا دینے سے تھوڑی سی زیادتی ہوئی۔ جو عام طور پر اس قسم کے مریضوں میں دیکھی
جاتی ہے چنانچہ میں نے دوا کے اثرات کا صبر کے ساتھ انتظار کیا اور بعد میں اس کے نتائج
سے میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ اسی طرح ہر وہ آدمی جو similimum حاصل
قلیل اور پوٹینسائز دوا کے اثرات کو جانتا ہے مطمئن ہو گا۔ یہی ہمارا
مریضوں کو شفایاب کرنے کا طریقہ کار ہے اور اسی طرح ہم ان کے لئے کارآمد بن سکتے ہیں

کیس نمبر ۵۰

نزفِ رحمی

(رحم سے خون کا اجراء)

نام۔ مسز ایکس۔ عمر ۳۱ سال وزن تقریباً ۱۲۰ پونڈ

۱۹ جنوری ۱۸۹۰ء نزف رحمی۔ منجمد خون کے بڑے لوتھڑے سرخ اور پتلے خون کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ مقدارِ خون زیادہ۔ نزف رحمی کی شکایت مریضہ کو سب سے پہلے شادی کے دن ہوئی تھی جو دماغی ہیجان کا نتیجہ تھی۔ کوئی دماغی جھٹکا یا پریشانی ہمیشہ رحم سے اجراء خون کا سبب ہوتی ہے۔ مریضہ دیکھنے میں بھی بیمار نظر آتی ہے ذرا سی سردی سے اس کے حلق میں تکلیف ہو جاتی ہے زبان کے پچھلے حصے کے بڑے ہونے کا احساس ہوتا ہے پنجے ہمیشہ ٹھنڈے اور نم رہتے ہیں اور موزے ہمیشہ نم محسوس ہوتے ہیں صبح میں منہ کا ذائقہ ترش۔ اور ترش ڈکاریں عام طور پر قبض کئی کئی دن تک، اجابت کی خواہش نہیں ہوتی۔ گردن کے غدود ٹھنڈک لگنے یا پیٹ کی گڑبڑ کی وجہ سے بڑے ہو جاتے ہیں اور ان میں دکھن پیدا ہو جاتی ہے۔ حنجرے اور حلق میں گدگداہٹ۔ مریضہ کسی قسم کی جسمانی محنت نہیں کر سکتی۔ طبیعتاً مغموم۔ رونے کا رجحان، پسینہ زیادہ اور آسانی سے۔

مریضہ کو کلکریا کارب 13M دیا گیا۔

دوا کھانے کے بعد اس کو خشک گھٹن والی کھانسی ہو گئی۔

۱۳ مارچ۔ کلکریا کارب 13M

۲۲ر اپریل کلکیریا کارب CM
۲۹ر جون کلکیریا کارب CM
اور مریضہ بالکل صحت یاب ہوگئی۔

کیس نمبر ۵۱
ایڑی کا درد

نام مسز بی۔ عمر ۴۲ سال

کئی سال سے مریضہ ایڑی کی شدید تکلیف میں مبتلا تھی۔ مرض سے نجات پانے کے لئے اس نے کافی ایلوپیتھک علاج کرایا ہے۔

علامات:۔ ایڑیوں میں درد۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کیلیں چبھائی جا رہی ہوں۔ جسم پر گرمی کے جھٹکے۔ جس کے بعد ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ ماہواری سیاہی مائل اور منجمد، گرمی کی وجہ سے پیر بستر کے باہر رکھتی ہے۔ مریضہ بغیر جوتا پہنے ہوئے نہیں چل سکتی ورنہ ایڑیوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ عام طور پر ماہواری سے قبل چکر آتے ہیں۔ مریضہ کو بچپن سے بہرے پن کی شکایت ہے جو لال بخار کے بعد شروع ہوئی تھی۔ قبض کی تکلیف لیکن کوئی نمایاں خصوصیت نہیں۔ گرم کمرے میں گھٹن۔ کھلی ہوا کی بے حد خواہش۔ وہ باہر رہنا پسند کرتی ہے۔ گرجا کے اندر بھی گھٹن کا احساس ہوتا ہے ناک اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ ایڑیوں کی جلد ارغوانی رنگ کی ہے۔ ٹخنے میں کمزوری اور موچ کا احساس ہے۔

۲۳ر مئی۔ پلساٹیلا 51M کی ایک خوراک اور سیک لیک دیا گیا۔

۳۰ر جون - پلساٹیلا CM اور پلاسیبو۔

اس کے بعد دوسرے سال ۱۳ر اپریل تک مریضہ صحت مند رہی۔ اب اس نے دوبارہ حسب ذیل علامات کے ساتھ مجھ سے رجوع کیا۔

خرخراہٹ والی کھانسی۔ اور اس کے دوران پیشاب کا خطا ہونا۔ گرم کمرے میں سانس بند ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ماہواری ہر دو ہفتہ بعد مقدار میں زیادہ گہرے رنگ کی اور بدبودار۔ پیشاب بدبودار اور مرتکز۔ مقعد میں درد۔ پیر کی انگلیوں کے جوڑوں میں دکھن جسم پر گرمی کے بھبکے۔ تھوڑا سا چلنے سے بھی پیروں میں تھکن۔

مریضہ کو پلساٹیلا CM کی ایک خوراک دی گئی۔

۲۰ر اپریل۔ شرمگاہ کے اندر انتہائی گرمی کا احساس یہاں تک کہ سکون پانے کے لئے مریضہ کو ٹھنڈا کپڑا لگانا پڑتا ہے۔ بھوک بالکل غائب۔ سارے جسم میں جلن جس کی وجہ سے اوڑھنا بالکل پسند نہیں کرتی۔ مریضہ کا بیان ہے کہ وہ دو دن بھی کسی ایک حالت میں نہیں رہتی۔ بلکہ کیفیت روزانہ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔

مریضہ کو اور پلاسیبو دیا گیا۔

۳ر مئی اب مریضہ بہتر ہے سیک لیک دیا گیا۔

۲۰ر جون کھانسنے میں پیشاب کا خطا ہونا۔

۱۰ر جولائی۔ مریضہ کو پھر پرانی علامتیں پریشان کر رہی ہیں۔

پلساٹیلا CM دیا گیا۔ جس نے مریضہ کو تندرست کر دیا۔

طبّی مشاہدے

سینے میں خرخراہٹ اور کالی سلف

سینے میں خرخراہٹ کے لئے جو کسی حادثہ سے پیدا ہو، شاید ہی کوئی دوا ہوگی جو کالی سلف کا مقابلہ کر سکے۔

قصبی نمونیا (Bronchio-Pneumonia) میں مبتلا ہونے کے بعد جب کوئی بچہ ہر مرتبہ گرم موسم سے سرد موسم کی تبدیلی پر کھانسی میں مبتلا ہو جائے اور سینے میں خرخراہٹ پیدا ہو جائے تو کالی سلف ہی وہ دوا ہے جو مریض کو تندرست کر سکتی ہے۔

کیس نمبر ۵۲

خرخراہٹ والی کھانسی

ایک چار سالہ بچہ میرے پاس علاج کے لئے لایا گیا۔ بظاہر بچہ ٹھیک معلوم ہوتا تھا اس کو بار بار خرخراہٹ والی کھانسی اٹھتی تھی۔ اس کے والد نے مجھے بتایا کہ بلغم کا کوئی اخراج نہیں ہے لیکن سینے میں خرخراہٹ برابر رہتی ہے اور یہ کیفیت سرد موسم میں زیادہ ہوتی ہے۔ بچہ کھاتا پیتا اور تندرست ہوتا ہے لیکن یہ خرخراہٹ کی شکایت کم و بیش ہمیشہ رہتی ہے۔

کالی سلف 200 کی ایک خوراک نے بچے کو تندرست کر دیا۔ ایک ہفتہ میں سارے موسم میں موجود رہنے والی خرخراہٹ غائب ہو گئی اور اب موسم کی تبدیلی کا بچے پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کیس نمبر ۵۳

ڈبل نمونیہ

چودہ ماہ کی ایک چھوٹی بچی پر ڈبل نمونیا کا حملہ ہوا مجھے اس وقت بلایا گیا۔ جب مرض آخری درجہ پر پہونچ چکا تھا۔ چنانچہ بڑی مشکل سے بچی کی جان بچ سکی۔ بہر حال بچی صحت یاب ہو گئی۔ سرد موسم بہار میں اس کے سینے میں خرخراہٹ ضرور تھی مگر اس کے علاوہ وہ تندرست تھی۔ پہلے حملے کے کوئی دو ماہ بعد بچی کے سینے میں پھر خرخراہٹ پیدا ہو گئی جب موسم مرطوب اور سرد ہو گیا تھا۔

کالی سلف ۲۰۰ کی ایک خوراک نے فوری آرام پہنچایا۔

سرد موسم میں سینے کی خرخراہٹ کے لئے چاہے اس کے ساتھ کھانسی زیادہ ہو یا کم۔ مگر کسی اور دوا کی نمایاں علامات نہ ہوں۔ مرض خواہ حاد ہو یا مزمن ہر دو صورتوں میں کالی سلف ۲۰۰ ہی استعمال کرتا ہوں۔

کیس نمبر ۵۴

داد

ایک دو سالہ موٹے تازے بچے کے سینے اور چہرے پر داد کی شکایت تھی۔ ڈاکٹر ہیلی بورنس، نائٹرک ایسڈ، فاسفورس، سیپیا، اور ٹیلوریم۔

بچے کو گوشت سے انتہائی رغبت ہے دیگر تمام اشیاء کے کھانے سے انکار کرتا ہے۔ گوشت کی پلیٹ پر ٹوٹ پڑتا ہے اور اگر موقع مل جائے تو وقت واحد میں سارا

منہ گوشت سے بھر لیتا ہے۔

گوشت سے رغبت :۔ ایبفس کین۔ ایلوز، آرم میٹ، فیرم میٹ ہیلی بورس، مِلیم ٹنگ، میگنیشیا کارب، میٹیا تھس۔ مرک، ونیوس، نیٹرم میور سبا ڈیلا اور سلفر۔

بچہ نیند میں منہ چلاتا اور دانت پیستا ہے :۔ آرسینک۔ برائی یونیا سائیکوٹا، سانٹنا، ہیلی بورس، پوڈو

بچہ نیند میں تکیے سر گھماتا رہتا ہے :۔ ہیلی بورس اور بعض دوسری دوائیں

بچے کو ہیلی بورس M 1 کی دو خوراکیں۔ ایک رات اور دوسری صبح کے لئے اور اس کے ساتھ بالا سیبو دیا گیا۔

داد تیزی سے درست ہو گیا۔

کیس نمبر ۵۵
نچلے ہونٹ پر قرح

نام مسز ایچ۔ عمر ۲۸ سال۔ شادی شدہ۔

مریضہ کے نچلے ہونٹ کے اندرونی حصہ پر چھالیہ کی ڈلی کے برابر ایک قرح تھا جو کہ خشک تھا اور اس پر کھرنڈ جمی ہوئی تھی۔ اس میں ہڈی کے مانند سختی تھی۔ اور یہ کئی ماہ سے بڑھ رہا تھا۔ اور انتہائی تکلیف دہ تھا۔ جبڑے کا غدود بھی بڑھ گیا تھا اور اس میں سختی پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی گردن کی داہنی طرف کے لمفاوی غدود اور ٹونسل بھی بڑھے ہوئے تھے۔ اس کے خاندان میں دق کی ہسٹری موجود تھی۔ اور اس

کو بتایا گیا تھا کہ دراصل یہ ایک خاص قرح (ulcer) ہے
اس قرح سے بار بار رطوبت علیحدہ کی گئی تھی۔ لیکن جلد ہی دوسری پیدا ہو جاتی ہے۔
مریضہ کو مرک پیرینوٹ آیوڈائیڈ ۲۰۰ کی ایک خوراک ہر چوتھے دن دی گئی۔ اور
قرح پانچ ہفتہ میں بالکل ٹھیک ہو گیا۔
میں مرض کی تشخیص کے بارے میں کوئی رائے دینا نہیں چاہتا۔ ہاں ایک بات
ریض کی کیفیت کے سلسلے میں کہنا بھول گیا وہ یہ ہے کہ مجھے بلانے سے پہلے اس قرح
و گہرائی تک داغا بھی گیا تھا۔

کیس نمبر ۵۶

داہنے خصیۃ الرحم کا درد

نام مسز آر۔ عمر ۳۲ سال

یکایک داہنے خصیۃ الرحم میں شدید تکلیف پیدا ہو گئی مریضہ کے ایام کے آغاز
کا وقت تھا۔ درد چونکہ بے حد شدید تھا اس لئے حسب معمول اس نے اپنے ایلوپیتھک
طبیب کو بلایا جس نے مارفیا کا انجکشن لگا دیا لیکن اس کے باوجود اس کو خاطر خواہ
افاقہ نہ ہوا۔ اور چار دن کے اندر اس کی حالت غیر ہو گئی۔
سوئے اتفاق مریضہ کے گھر میں میرا ایک شاگرد ڈاکٹر بی قیام پذیر تھا۔
جس کو اچھی دوا استعمال کرانے کے لئے کہا گیا لیکن اس نے مجھے بلانے کا مشورہ دیا۔
چنانچہ جب میں نے اس کا معائنہ کیا اس وقت بھی اس کو درد موجود تھا اور تمام
جسم میں پھیلا ہوا تھا۔ اور اس کے اہل خاندان ہومیوپیتھی سے ناواقفیت کی وجہ

سے مریضہ کی شفایابی کے بارے میں کوئی اچھی توقعات نہ رکھتے تھے۔ بہر حال چونکہ ایلوپیتھی ناکام ہو چکی تھی۔ اس لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

مریضہ اس وقت بے چین تھی۔ اس کو پیاس تھی جسم سرد اور اس پر پسینہ تھا۔ پسینہ کی حالت میں درد میں نسبتاً اضافہ ہی ہو گیا تھا۔ اس کے ہاتھ پیر سرد تھے سانس میں بدبو تھی اور پسینہ میں ترش بو تھی چادر ہٹانے سے مریضہ کو سردی لگتی تھی میں نے مرکسال 6M پانی میں بنائی اور اپنے شاگرد کو ہدایت کی کہ وہ مریضہ کو دیتا رہے دوا استعمال کرنے کے دو ہی گھنٹے بعد وہ آرام سے سو گئی۔ یہ چار دن میں پہلی بار ہوا۔ مریضہ کو مزید دوا کی ضرورت نہ پڑی۔ وہ چند دن تک پلاسیبو کھاتی رہی۔ اور تندرست ہو گئی۔

کیس نمبر ۵۷

داہنے حصۃ الرحم میں پھاڑنے اور ڈنک مارنے والے درد

نام مسز ایم۔ عمر ۲۴ سال

مریضہ کے داہنے حصۃ الرحم میں پھاڑنے اور ڈنک مارنے والے شدید درد کی شکایت پیدا ہو گئی۔ اس نے ایک ہومیو پیتھ سے رجوع کیا جس نے اس کو ایپس لاشیکو۔ بیلاڈونا اور لیکیسس استعمال کرائیں لیکن کوئی آرام نہ ملا۔

میں نے جس وقت مریضہ کا معائنہ کیا اس وقت شدید درد کی شکایت اس کے سارے جسم پر پھیل چکی تھی۔ اس کو بے حد پیاس تھی۔ سانس میں بدبو شدید بے چینی۔ اور صفرے کی قے ہو رہی تھی۔ وہ درد کی وجہ سے چیخ رہی تھی۔ جو دورے

سنا جا سکتا تھا۔

مریضہ کو مرکسال ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی اور اس کو نیند آگئی۔ اس سے قبل بھی اس قسم کے دورے مریضہ کو اکثر پڑ چکے تھے۔ لیکن دورہ کبھی بھی اتنا شدید نہ تھا۔ دوا دینے کے بعد اس کو دوبارہ پھر کبھی درد نہ ہوا۔

مندرجہ بالا دونوں مریضوں پر اگر غور کیا جائے تو یہ صاف ظاہر ہوگا۔ کہ مرکسال کے علاوہ کوئی اور دوا نہیں ہو سکتی۔ ایلس (یا وجود ڈنک مارنے والے درد کے) اس لئے علیحدہ ہو جاتی ہے کہ مریضہ کو گرم چادر اوڑھنے سے آرام ملتا ہے اور لپیٹنے سے تکلیف میں کوئی افاقہ نہ ہوتا تھا۔ چہ جائیکہ جہاں ایلس دوا ہوتی ہے وہاں مریض چادر نہیں اوڑھ سکتا اور ٹھنڈی ہوا سے آرام ملتا ہے درد چونکہ دائیں سے بائیں طرف نہیں جاتے تھے اس لئے لائیکو بھی کارآمد نہیں ہو سکتی۔ اور بیلاڈونا اس لئے مفید نہ تھی کہ نہ تو تپکن موجود تھی نہ جلن اور نہ گرمی۔ علاوہ ازیں نہ ہی بستر کے ہلنے سے تکلیف میں اضافہ۔ اسی طرح ماؤف حصہ چونکہ کپڑے سے حساس نہ تھا۔ اور نہ ہی درد بائیں سے دائیں طرف جاتا تھا۔ جو کہ لیکیسس کی مخصوص علامات ہیں۔ اس لئے یہ دوا بھی خارج از بحث تھی۔ لیکن مرکسال چونکہ مماثل دوا تھی اس لئے اس نے شفا پہنچائی۔ کیونکہ صحیح دوا ہی شفا پہنچانے کی اہل ہوتی ہے۔

کیس نمبر ۵۸

جریان

نوجوان۔ عمر ۱۸ سال۔

ایک نوجوان اپنے علاج کے لئے میرے پاس آیا۔ اس کو جریان کا مرض تھا اخراج بغیر کسی تکلیف کے تھا البتہ صبح کے وقت اس کی وجہ سے پیشاب کی نالی کا منہ چپک جاتا تھا۔ مریض کو کئی ماہ قبل سوزاک کی شکایت ہو گئی تھی۔ اور اس کا اخراج تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ تقریباً پانچ سال پہلے بھی اس پر سوزاک کا حملہ ہو چکا تھا جس کی وجہ سے اس کی پیشاب کی نالی میں تنگی ہو گئی تھی۔ اور مریض کو آپریشن کرانا پڑا تھا۔ بصورت موجودہ اس کے پیشاب کی نالی میں صرف آٹھ نمبر کی سلائی گزاری جاسکتی تھی۔ ان دو علامات کے علاوہ مریض چہرے سے بیمار معلوم ہوتا تھا اور اس کو قبض معدے میں ترشہ اور عام کمزوری کی بھی شکایات تھیں۔

مریض کو سیپیا CM کی ایک خوراک اور سیک لیک دیا گیا۔

دوسرے دن رات میں مریض کو سخت تکلیف ہوگئی۔ کیونکہ اس کا سوزاکی اخراج دوبارہ شروع ہو گیا۔ اس نے دوسری دوا کی خواہش کی اور میں نے پلاسیبو بھیج دیا۔ اور کہلا بھیجا کہ وہ میرے پاس آئے۔

چند دن بعد وہ میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ میری بھیجی ہوئی دوسری دوا نے اس کو کافی آرام پہنچایا۔ اب اخراج گاڑھا اور مقدار میں زیادہ تھا مریض کو سیک لیک دیا گیا اور ایک ہفتہ بعد آنے کی ہدایت کی گئی۔

جب مریض میرے پاس دوبارہ آیا تو اس کا اخراج زردی مائل سبز تھا پیشاب میں کچھ تکلیف تھی۔ رات میں پسینہ اور ہڈیوں میں درد تھا۔ پسینے سے تکلیف میں اضافہ اور گذشتہ شب اس کو کچھ جاڑا بھی ہوا تھا۔ مریض کو مرکسال CM پانی میں تین تین گھنٹے بعد کھانے کے لئے آٹھ خوراکیں دی گئیں۔ اور اس کے

سافٹوبلا سیپو۔

ایک ہفتہ بعد اس کی تمام علامات بہتر ہو گئیں۔ اور اخراج میں کمی ہو گئی اس کو مرکسال ۲M کی ایک خوراک اور سیک لیک دیا گیا۔ اس دوا کے ایک ہفتے بعد اخراج تقریباً ختم ہو گیا۔ پیشاب کا اخراج بھی نارمل ہو گیا۔ اور اب مریض اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا تھا۔

مریض نے ہر ہفتہ مرکسال ۲M کی ایک خوراک لی۔ اور تین ماہ کے اختتام پر وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ اب چودہ نمبر کی سلائی بآسانی اس کی پیشاب کی نالی میں گزاری جا سکتی ہے۔ صرف تین دواؤں نے پیشاب کی نالی کی تنگی کو بغیر کسی تکلیف کے دور کر دیا۔

کیا اس سے زیادہ تسلی بخش کوئی اور علاج ہو سکتا ہے۔؟

کیس نمبر ۵۹

بچپن کا فالج

نام مس این۔ عمر ۱۹ سال

بچپن ہی میں مریضہ فالج میں مبتلا ہو گئی تھی جس سے وہ پوری طرح تندرست نہ ہو سکی۔ متاثرہ حصہ کا بازو تو نارمل ہے لیکن پیر اب بھی کمزور ٹھٹھرا ہوا ہے چہرہ تمتمایا ہوا اور جسم فربہ، کوتاہ اور مضبوط۔ مریضہ کے دماغ میں بھی کچھ خلل ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کو کئی ماہ پاگل خانے میں رکھنا پڑا۔ جب وہ پاگل خانے سے واپس آئی تو نہایت دل برداشتہ دماغی طور پر کمزور، زود حس اور بڑا اندیشہ تھی زیادہ

بات کرنے اور گانے سے گلا بیٹھ جاتا۔ ناک اور حلق سے نزلہ حلق میں مستقل بلغم کا اجتماع
اکثر سانس لیتے وقت ناک میں خشکی کا احساس کانوں اور خاص طور پر بائیں کان میں
اندرونی طور پر دکھن۔ اور مستقل سردی کا شکار تھی۔ حلق کی تکلیف صبح زیادہ۔ میٹھے
بلغم کی کثیر مقدار کا اجتماع۔ ماہواری چار مہینہ بند رہی لیکن کچھ عرصہ قبل دوبارہ
بحال ہو گئی ہے۔ ایام سے قبل انڈے کی سفیدی جیسا سیلان الرحم۔ خفیف سے شہوانی
خیالات سے سارا جسم گرم اور چہرہ کی سرخی میں اضافہ معمول سے دماغی ہیجان سے بے خوابی کی شکار
سینما بینی سے دماغی ہیجان اور پھر بے خوابی کی شکایت اسکے بعد خوف کی زیادتی۔ خاص
طور پر بیا نو بجاتے وقت ایسی حالت میں کچھ نہ کچھ ہو جانے کا توقع اور اندیشہ مریضہ کی دیوانگی کے
علامات نہیں مل سکیں البتہ جب کہ وہ اپنے گھر واپس آتی ہے اسکو مختلف آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔
چہرہ اور سر گرم ہے اور بے خوابی کی شکایت ہے پیروں پر سرد پسینہ جو بعض اوقات
کسی قدر بدبودار بھی ہوتا ہے۔

کئی ہفتہ بغیر دوا کے مریضہ کا مشاہدہ کیا گیا جس سے کچھ اور علامات بھی معلوم ہوئیں
جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ماہواری کے بجائے سیلان الرحم، مسالہ جات اور نمکین اشیاء کی بے حد خواہش
درد سخت تکلیف دہ۔ اور اس سے تسلی ہونے لگتی ہے۔ پیٹ میں گولہ لگنے جیسا درد
جس کے ساتھ پیشاب کی خواہش ہوتی ہے لیکن پیشاب نہیں ہوتا۔ مریضہ ایسا محسوس
کرتی ہے جیسے کہ اس کے پیر جسم سے علیحدہ کر دیئے گئے ہوں۔ کمر کے نیچے کسی قسم کا احساس
مفقود تر شی ڈکاریں۔ پاؤں گرم ہونے کے باوجود ٹھنڈک کا احساس بے حد

شہوانی خواب اور شہوت۔ مریضہ سرد مزاج ہے اور وہ محسوس کرتی ہے کہ دوبارہ اس کو پاگل خانے بھیج دیا جائے گا۔

مریضہ کو فاسفورس M 45 کی ایک خوراک دی گئی۔ جس نے چند ہفتوں میں ہر علامات کو دور کر دیا۔

کیس نمبر ۶۰

لُو لگنا

نام مسز ایل۔ اے بی۔ عمر ۴۸ سال

گدی میں دانت کاٹنے والے درد جو کمر تک نیچے پھیلتے ہیں۔ یہ درد مسلسل رنج اور تردد کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہیں۔ مریضہ دبلی پتلی اور زرد رو ہے۔ گدی اور گردن کی تکلیف دراصل چند سال پہلے لُو لگنے کے بعد سے بہت زیادہ ہو گئی ہے گدی کے درد میں تسکین بھنور کا ذائقہ کڑوا۔ درد سر کی شکایت عام طور پر صبح کے وقت۔ چلنے پھرنے سے نسبتاً بہتر۔ علاوہ ازیں دوسری علامات کئی سال سے کبھی کم کبھی زیادہ۔ مرض کا حملہ دوروں کی شکل میں ہوتا ہے لیکن مریضہ تندرست کبھی نہیں رہتی وست آور دواؤں سے ابتدا میں کچھ افاقہ نظر آتا تھا لیکن اب کسی چیز سے آرام نہیں ہوتا۔

مریضہ کو نیٹرم سلف ۲۰۰ کی کچھ خوراکیں دی گئیں اور اس کو ہدایت کی گئی کہ اس کو جب بھی بقول اس کے صفرے کا دورہ پڑے ایک پڑیا پانی میں گھول کر پی لے اور باقی پڑیاں اپنے پاس محفوظ رکھے۔ اس کو سوائے ایک خوراک کے دوسری استعمال کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

ایک ہی خوراک سے مریضہ کی تمام علامات جو اس قسم کے دوروں سے متعلق تھیں ختم ہو چکی ہیں۔ اور اب وہ بالکل تندرست ہے۔

کیس نمبر ۶۱

بہرہ پن

نام بس ای بی۔ عمر ۳۵ سال

مریضہ آواز بالکل نہیں سن سکتی لیکن ہونٹوں کی حرکت سے مفہوم سمجھ لیتی ہے بات وہ صرف سرگوشی ہی میں کر سکتی ہے۔ کئی سال سے بہرے پن اور آواز بیٹھنے کی شکایت ہے لیکن گذشتہ چار سال سے وہ سرگوشی میں بات کرتی ہے۔ حلق میں درد اور گاڑھے بلغم کا اجتماع جس سے خاص طور سے صبح کو اضافہ پیروں اور ٹخنوں میں جلن چہرے پر گرم کمرے میں تمتماہٹ اور سانس میں تنگی۔ تیز چلنے سے متلی۔ چکر اور چہرے پر تمتماہٹ، ہر قسم کی جسمانی محنت سے سانس میں تنگی اور چہرہ ارغوانی۔ چہرے پر پھوڑے دھبے، ہر وقت نگلنے کی خواہش۔

۹ مئی۔ مریضہ کو پلسا ٹیلا 1M دیا گیا۔

۱۵ جولائی۔ آواز اب کافی بہتر ہے۔ بہرے پن میں کچھ افاقہ ہے مریضہ اب جسمانی محنت بغیر کسی تکلیف کے کر سکتی ہے۔ اب اس کی عام حالت بہتر ہے سوائے اس کے کہ اس کے ٹخنوں میں کمزوری ہے۔ اور وہ چلتے میں اکثر پلیٹ جاتے ہیں۔ کوئی دوا نہیں دی گئی۔

۱۳ ستمبر۔ بہرے پن کی شکایت میں کوئی افاقہ نہیں ہے اور ٹخنوں میں کمزوری

موجود ہے۔ مریضہ کو بیلسا ڈیلا cm دیا گیا۔

۲۰ اکتوبر۔ گھٹنے اب ٹھیک ہیں۔ مریضہ کا خیال ہے کہ وہ سوائے پیرے پن کے بالکل ٹھیک ہے بعد ازاں وہ بالکل تندرست ہو گئی۔ مگر بہرے پن میں افاقہ نہ ہوا۔

کیس نمبر ۱۲

دردِ سر

نام بسنر جے۔ آر۔ اے عمر ۳۳ سال

مریضہ دبلی پتلی اور کئی بچوں کی ماں تھی۔ اس کو صرف دن میں خشک کھانسی آتی تھی۔ اس کی تندرستی دو سال قبل بچے کی پیدائش کے بعد سے خراب ہو گئی ہے اس کی جبڑے میں تپکن والے درد ہیں اور وہ ایسا محسوس کرتی ہے کہ اس کا سر کھل جائے گا ہر قسم کی آواز سے اضافہ اور سونے سے مکمل آرام۔ دردِ سر ماہواری سے قبل شروع ہوتا ہے۔ سر کے بائیں حصے سے بائیں آنکھ کی طرف جانے والے تیز درد جو سر درد کے ساتھ ساتھ تقریباً مستقل موجود رہتے ہیں جبڑا میں جلن اور پھر تپکن کا احساس جیسے کہ سر پہ چھوٹی چھوٹی ہتھوڑیاں ماری جا رہی ہوں۔ بعض وقت یہ احساس کھوپڑی کے اندر بھی ہوتا ہے بھوک غائب۔ قبض کی دیرینہ شکایت۔ اجابت ایک ہفتہ بعد سخت اور تکلیف دہ طحال کے حصہ میں ہلکا درد۔ سیلان الرحم تقریباً مستقل۔ اخراج گاڑھا زرد کبھی سفید۔

۲۹ مارچ۔ مریضہ کو سیپیا cm 5 کی ایک خوراک دی گئی جس سے اس کے تمام علامات رفتہ رفتہ ختم ہو گئیں۔ اور وہ صحتیاب ہو گئی۔

کیس نمبر ۶۳

پلساٹیلا کی مریضہ

نام مس۔ ایل ایم۔ عمر ۲۸ سال

مریضہ ہمیشہ کی دائم المریض۔ ہاتھ او نچا کرنے سے ایک عجیب سا درد جو پیڑو سے حلق تک جاتا ہے جسمانی محنت سے اضافہ۔ خاص کر سیڑھیاں چڑھنے سے زیادہ دیر تک چلتے رہنے یا سیڑھیاں چڑھنے سے پیشاب کی خواہش۔ مریضہ کو رات میں چوروں کے ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ وہ اپنے محبوب کو بھی خواب میں دیکھتی ہے جو اس کو چھوڑ کر چلا گیا ہے اور وہ نیند سے روتی ہوئی اور ہچکیاں لیتی ہوئی جاگ جاتی ہے سن بلوغ کے آغاز ہی سے گہرے زرد رنگ کا سیلان الرحم، دست اور قبض کی باری باری شکایت ریڑھ کی ہڈی میں کمر کے حصے میں درد۔ ماہواری سے قبل ذہنی الجھن اور پریشانی۔ مریضہ دماغی محنت کرنے کی اہل نہیں۔ شدید درد سر جو سر کے کسی ایک جانب ہوتا رہتا ہے اور اس درد میں بینائی غائب ہو جاتی ہے۔

مریضہ بے کل اور دماغی طور پر پریشان، غمزدہ اور رودہانسی، کسی کروٹ لیٹ نہیں سکتی سوائے چت لیٹنے کے۔ حیض گہرے رنگ کا منجمد اور بدبودار۔ گرم موسم گرم کمرے یا ذرا سی جسمانی محنت سے بے انتہا بے چینی۔ کمر میں درد جس کی وجہ سے مریضہ پشت کے نیچے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھ کر لیٹتی ہے۔ کیونکہ ہاتھوں کے دباؤ سے درد میں کمی محسوس ہوتی ہے دن میں بھی اس کو لیٹنے اور سونے کی خواہش ہوتی ہے۔

۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۴ء پلساٹیلا ۴۱ ۲۵ کی ایک خوراک دی گئی۔

۱۹ر نومبر۔ دوا کے بعد مریضہ کو جملہ تکالیف میں افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر مزید صحت یابی اب کچھ رک گئی ہے اس لئے پلساٹیلا ۴۱ ۲۵ کی ایک خوراک دوبارہ دی گئی اس کے بعد وہ صحت یاب ہو گئی۔ اس طرح پلساٹیلا کی دو خوراکوں نے ایک سعذورسی عورت کو بالکل تندرست کر دیا۔

کیس نمبر ۶۴

بڑھا ہوا پیٹ اور قلت حیض

کوتاہ قد فربہ اندام۔ شادی شدہ خاتون۔ عمر ۳۶ سال

کئی ماہ سے مریضہ کا حیض صرف خون کے ایک دھبہ کی شکل میں ظاہر ہو رہا تھا اور اس کا پیٹ مستقل بڑھ رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کو شک تھا کہ شاید وہ حاملہ ہے ویسے طبعاً اس کو حیض کثرت سے آتا تھا۔

علامات:۔ ٹخنوں پر ورم اور ہاتھ کسی قدر سوجے ہوئے بھوک کی حالت میں نمایاں طور پر متلی کی شکایت۔ ایک ہی حالت میں زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے سے سارے جسم میں اکڑن۔ تھوڑی سی سیڑھیاں چڑھنے سے بے حد کمزوری عام طور پر بوجھل اور تھکی ہوئی۔ دوران حیض بے حد کمزوری وقتاً فوقتاً نیند کے دورے تمام تر بات بند کمرے میں زیادہ کھلی ہوا میں مریضہ اپنے کو بہتر سمجھتی ہے۔

دن رات بار بار پیشاب کی حاجت مقدار قلت میں زیادہ۔ رحم کے حصے میں دکھن کا احساس۔ بیٹھنے پر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی چیز اوپر چڑھ گئی ہو اور اس کے ساتھ

دکھن عضلی فقروں ر   ) میں گرمی کا احساس ریڑھ
کی ہڈی سے چہرے تک گرم کھیچکے پیٹ پر پھوڑے وقفے ذرا سی جسمانی محنت سے بے حد پسینہ
مریضہ کا بیان ہے کہ وہ اس دن کھانا نہ کھا سکی۔ کیونکہ نگلنے کی ہر کوشش پر دل اچھلتا
ہوا معلوم ہوتا ہے نیند کی خواہش پیشاب میں زردریت کی مانند گاف جو بہ مشکل دھوئی
جا سکتی ہے۔

مریضہ کو لائیکو پوڈیم ۳ ہزار کی ایک خوراک دی گئی۔

تین ہفتے بعد مریضہ نے بتایا کہ پیٹ کی سوجن چلی گئی ہے۔ اور اب وہ بآسانی
سانس لے سکتی ہے۔ بلا سیبو۔

چار ہفتہ بعد مریضہ نے بتایا کہ اب وہ اتنا بہتر محسوس نہیں کرتی بلکہ پچھلے ایک ہفتہ
سے اس کی طبیعت پھر کچھ خراب ہو رہی ہے۔ نفخ کی وجہ سے پیٹ دوبارہ پھول رہا ہے سانس
لینے میں دقت محسوس ہوتی ہے اور پیروں پر بھی سوجن شروع ہو گئی ہے۔ لائیکو پوڈیم ۱۴م
کی ایک خوراک دی گئی۔

دو ماہ مریضہ کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ یہ معلوم ہوا کہ مریضہ کی تمام شکایات
رفع ہو گئی ہیں۔

تین ماہ بعد اس نے اچانک مجھے بلا بھیجا وجہ اس کی یہ تھی کہ مریضہ کی فرج سے
ایک شفاف مادہ کا اخراج ہوا تھا جس سے وہ کچھ گھبرا گئی۔ خارج شدہ مادہ پیپ آمیز
لیسی تھا اور جو پیٹ کے بائیں طرف مٹھی بھر ابھار کے غائب ہونے کا نتیجہ تھا۔ ایک مرتبہ
خارج ہونے کے بعد مزید کچھ باقی نہ رہا تھا اور اس کے علاوہ اور کوئی بھی علامات نہ تھی
دراصل یہ مادہ قنات البیض (Fallopian Tubes) کے پرانے

تاخیر کی وجہ سے تھا۔ مریضہ کا دوبارہ جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ اس کی پرانی علامات دوبارہ عود کر آئی ہے چنانچہ دوا کی مزید خوراک دینا مناسب سمجھا گیا اور چونکہ اس دوا نے مریضہ کی تندرستی میں نمایاں تبدیلی پیدا کی تھی۔ اس لئے لائیکو پوڈیم CM کی ایک اور خوراک دوبارہ دی گئی۔

یہ دوا لینے کے بعد مریضہ تین ماہ بعد واپس آئی۔ اب وہ اپنے آپ کو بالکل تندرست سمجھتی تھی۔ لیکن ادھر کچھ ہفتوں سے اوپر جانے والے درد کی کیفیت دوبارہ واپس آ گئی تھی۔ اس کے علاوہ حیض منجمد اور مقدار میں کم۔ خفقیہ الرحم میں درد میں اضافہ پیٹ سخت اور درد سے پھولا ہوا۔ کار کے جھٹکوں سے رحم میں دکھن ماہواری میں بیٹھنے یا چلنے کے بعد سارے پیٹ میں دکھن کا احساس۔ رات میں بار بار پیشاب کی حاجت جیسے ہی مثانہ میں پیشاب کی تھوڑی سی مقدار جمع ہو جائے اس کو خارج کرنا ضروری تھا۔ دن بھر متلی اور بھوک کی کیفیت دور کرنے کے لئے مریضہ بار بار کھاتی رہتی ہے مگر کے لطائف لباس ناقابل برداشت، آغاز حیض سے قبل رحم کے حصہ میں دکھن حیض کے ابتدا سے کبھی سواری میں بیٹھنے کے بعد معدہ میں گڑگڑ۔ پیشاب کی حاجت فوراً پوری کرنا ضروری ورنہ پیشاب خطا ہو جاتا۔

مریضہ کو میڈورینیم 1M/۱۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔

چند ہفتہ بعد مریضہ نے کہلا بھیجا کہ اس کی تمام شکایات ختم ہو گئی ہیں۔ اور اگر وہ دوبارہ نمودار ہوں تو اس وقت وہ میرے پاس آئے گی۔

چار ماہ بعد مریضہ واپس آئی۔ اس نے بتایا کہ اس دوران اسے صرف ایک بار نارمل ماہواری ہوئی ہے لیکن بعد ازاں یہ اتنی صحیح نہیں رہی اور آخری مرتبہ تو

کافی تکلیف دہ تھی۔ رحم کے حصہ میں شدید تکلیف تھی جس کی وجہ سے بستر پر لیٹنا پڑتا تھا۔ ماہواری منجمد مقدار میں کم اور کافی کے رنگ کی بستر کو ذرا سا بھی ہلانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے پستان اور سر پستان میں شدید دکھن حیض کے جاری ہونے کے بعد درد میں کمی مگر اور خصوصاً رحم میں حیض جاری ہونے سے قبل اور اس کے پوری طرح اجراء تک درد۔ سابقاً ہمیشہ اس کو اس قسم کے درد ہوتے رہتے تھے اور اس کو یہ احساس ہوتا تھا کہ ماہواری اب شروع ہو ہوائی ہے بیٹھنے پر یہ احساس تھا کہ ذکی الحس رحم اوپر چلا گیا ہے۔

مریضہ کو بیلاڈونا 5 M ۰ ۱M کی ایک خوراک دی گئی جس نے مریضہ کو بالکل تندرست کر دیا۔

کیس نمبر ۶۵

وہسکی کی عادت

نام مسٹر ایکس عمر ۲۵ سال

مریض کو کئی سال سے وہسکی پینے کی عادت ہے اس نے بیان کیا کہ چار ماہ پہلے اس کی مقعد سے کافی مقدار میں خون کا اجراء ہوا دو سال تک وہ اپنے آپ کو بالکل تندرست سمجھتا تھا۔ لیکن اس کے بعد سے اس کی صحت برابر گر رہی ہے اور دن بدن وہ اپنے آپ کو کمزور محسوس کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ مریض جب چند قدم چل کر میرے پاس آیا تھا تو اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔ اور اس کو بات کرنے سے قبل اپنی سانس درست کرنے کے لئے کچھ دیر بیٹھنا پڑا۔

اوپر بیان کردہ اجزا رخون کے بعد مریض کے پیروں پر ورم آنا شروع ہوا۔ جواب درمیانی راتوں تک پہنچ گیا ہے دو تین بار مریض کو بے ترتیب قسم کے جاڑے کی بھی شکایت ہو چکی ہے کچھ دن قبل اس کو یکایک بائیں پیر اور ہاتھ میں فالج کی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ جو اگرچہ تین گھنٹوں میں کم ہو گئی۔ لیکن بایاں ہاتھ سن ہونے کا احساس چہرہ اور سر کے بائیں حصہ میں پھاڑنے والے درد اب بھی باقی ہیں۔ بھوک غائب ہے اجابت یوں تو ٹھیک ہے لیکن اس میں خون آمیز بلغم کا اخراج ہے مریض کا بیان ہے کہ وہ اپنے آپ کو خواب کی سی حالت میں محسوس کرتا ہے اور اس کی یادداشت تقریباً ختم ہو چکی ہے اس لئے دماغ پر بہت زیادہ زور دے کر وہ اپنی پرانی کیفیت بیان کر سکا۔ اس دوران وہ بار بار یہ کہتا رہا کہ اگر وہ دوڑے تو وہ گر کر مر جائے گا۔

مریض کا چہرہ سرخ تھا اور پھولی ہوئی وریدوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ سارے جسم پر بھی وریدوں کی بے ترتیبی نظر آتی تھی جن کا پر یہ احساس تھا کہ اس پر جیسے ہتھوڑا مارا گیا ہے (اس کی بیوی بھی اس کے ساتھ تھی اور اس نے بتایا کہ اس تکلیف کی مریض اکثر شکایت کرتا ہے) رات میں اس کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔

پیشاب ویسے تو شفاف ہوتا ہے لیکن کچھ دیر پڑا رہنے کے بعد گدلا ہو جاتا ہے۔

پچھلے دس برسوں میں مالی نقصانات کی وجہ سے دماغی طور پر بہت پریشانی رہی۔ اور یہی وجہ ہے کہ مریض وہسکی کا عادی بن گیا۔ اس کا چہرہ ہر وقت تمتمایا ہوا رہتا ہے اجابت کے دوران وہ بیٹھے ہوئے پیشاب نہ کر سکتا تھا۔ بلکہ کھڑے ہو کر آسانی سے کر سکتا تھا۔ پیشاب میں البومن کا اخراج تھا پچھلے دو برسوں میں اس نے بہت زیادہ دواؤں کا استعمال کیا تھا۔ علامات سے یہ ایک مشکل کیس نظر آتا تھا چنانچہ

اس کی بیوی کو بتادیا گیا کہ مرض خطرناک صورت اختیار کرسکتا ہے لیکن مریض کی بیوی نے کچھ اس انداز سے مجھ سے التجا کی کہ میں انکار نہ کرسکا۔

میں نے بڑی محنت سے اور کافی توجہ سے اس کیس کا مطالعہ کیا اور بالآخر سارسا پریلا کا انتخاب کیا۔ چنانچہ مریض کو سارسا پریلا M ۱ کی آٹھ خوراکیں ہر دوسرے دن پانی میں استعمال کرنے کے لئے دیں اور اس کے ساتھ کافی خوراکیں سیک لیک کی بھی دی گئیں دوا لینے کے بعد مریض میں کوئی زیادتی نہیں ہوئی اور ایک ماہ کے اندر اس کو کافی افاقہ محسوس ہوا۔ جواب بھی جاری ہے اس لئے سیک لیک کا استعمال جاری کیا۔

اب مریض دماغی طور پر معتدل ہے اور جسمانی طور پر اپنے خاندان کے لئے با آسانی روزی کما سکتا ہے ورنہ اس سے قبل اس کی بیوی کو سلائی کا کام کرکے خاندان کے گزارے کا انتظام کرنا پڑتا تھا۔

کیس نمبر ۶۶

سر اور چہرے پر گرمی کا مستقل احساس

مریض کو سر اور چہرے پر گرمی کا مستقل احساس تھا۔ نبض کی رفتار سست بعض دفعہ صرف ۵۰ رہ جاتی تھی۔ وہ کسی قسم کی دماغی محنت نہیں کرسکتا تھا۔ ہتھیلیوں پر پسینہ۔ بھوک بے انتہا۔ دل میں ٹیس مارنے والے درد تھے۔

ناجا M ۱ 45 کی ایک خوراک نے مریض کو تندرست کردیا۔

کیس نمبر ۶۷

عام کمزوری اور درد

دبلا پتلا اکیس سالہ خوبصورت نوجوان ۔

مریض نے اپنی یہ کیفیت لکھی کہ وہ عام کمزوری اور جسمانی درد کی وجہ سے بیحد پریشان رہتا ہے ان تمام تکالیف کا باعث دراصل بچپن میں جلق کی بُری عادت ہے جو کہ اب وہ ترک کر چکا ہے ۔ اس کے طویل خط سے جو کارآمد علامات ملیں وہ حسب ذیل ہیں

۱ :۔ کئی سال سے سارے چہرے اور پیشانی پر پیپ والی پھنسیاں ۔

۲ :۔ چہرے اور گردن کا رنگ وقتاً فوقتاً نیلگوں سرخ ۔ اس کیفیت کو ایک ڈاکٹر نے سرخ بادہ تشخیص کیا ۔

۳ ۔ ایک سال قبل موسم گرما میں سخت محنت کی وجہ سے بخار (ٹائیفائیڈ ملیریا تشخیص کیا گیا) صرف تین ماہ قبل اس قابل ہوا کہ وہ دوبارہ کام پر جا سکے ۔

۴ ۔ بخار کے اس حملے کے بعد موسم سرما میں کھانسی کی مستقل شکایت ، جو اب بھی موجود ہے

۵ ۔ اسی موسم بہار میں تمام جسم پر پھوڑے ، اور سینہ میں مستقل تنگی کا احساس ۔

۶ ۔ تقریباً ہر ہفتہ سر درد کی شکایت ۔

۷ ۔ پیٹھ ہمیشہ پھنسیوں سے بھری ہوئی ۔

۸ ۔ معمولی کھانا کھانے سے بھی پیٹ میں گڑبڑ ۔

۹ ۔ جسمانی محنت سے بہت جلد تھکن اور رعشہ ۔

۱۰ ۔ مایوسی اور یہ خیال کہ اس کی بُری عادتوں نے اس کو تباہ کر دیا ۔

۱۱ ۔ مستقل اپنی بیماری کے احساس سے سر میں بھاری پن۔

۱۲ ۔ سرد ہواؤں سے چہرے میں دکھن اور اندرونی طور پر ناک میں تکلیف ان علامات پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مریض کو غلط مشوروں اور نامناسب دواؤں سے زیادہ نقصان پہنچا ہے ۔ بہ نسبت اس کے تولیدی مادہ کے ضیاع سے دوسرے یہ کہ اس طرح خطوط کے ذریعہ فراہم کردہ معلومات سے وہ چیز نہیں پیدا ہو سکتی جو بالمشافہ مریض سے علامات حاصل کرنے میں بہر حال مریض کو سلفر 5M دی گئی ۔

اس دوا نے کچھ عرصہ اس کی صحت کو بحال رکھا جس سے مریض بہت مشکور ہوا۔ اور اس کے بعد اس کو سلفر CM دی گئی جس سے اس کی صحت کی بحالی کا سلسلہ جاری رہا ۔ اس کے بعد مریض شدید کھانسی میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے وہ بائیں کروٹ نہیں لیٹ سکتا تھا ۔ اور سردی میں کھانسی بہت بڑھ جاتی تھی ۔ ایسی حالت میں مریض کی جسمانی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو فاسفورس 45M دیا گیا اس دوا سے مریض کو فائدہ ہوا اور اس کی کھانسی کچھ عرصہ کے لئے بند ہو گئی۔

مریض نے جب مجھے دوبارہ اپنا حال تحریر کیا تو اس میں بیشمار تکالیف کا ذکر تھا جو کچھ غیر واضح سی تھیں۔ بہر حال جو کچھ میں نے اس سے اخذ کیا وہ یہ تھا کہ مریض اپنی حاصل کردہ تندرستی میں سے بہت کچھ کھو چکا تھا ۔ وہ برابر دبلا ہو رہا تھا ۔ حالانکہ اس کو بے انتہا بھوک تھی اور کھانے کے باوجود اس کو تسلی نہ ہوتی تھی ۔ اس کے بیان کے مطابق وہ جتنا کھاتا تھا اتنا ہی دبلا ہو رہا تھا۔

۱۵ اکتوبر ۔ آیوڈین 8M 5 کی ایک خوراک دی گئی ۔

۱۱ دسمبر ۔ آیوڈین 8M 5 کی ایک خوراک دوبارہ دی گئی ۔

۸ رمارچ ۔ آیوڈین 2om ۱ کی ایک خوراک دی گئی ۔ اور اس کے بعد مریض کو دوبارہ دوا کی ضرورت پیش نہ آئی ۔ اور اب وہ مکمل طور پر صحت مند اور توانا ہے ۔

مریض کو آیوڈین دینے کے بعد اس میں کوئی نئی علامات نہیں پیدا ہوئیں اس کے بعد جب بھی پرانی علامات نمودار ہوئیں اس کو یہی دوا دوبارہ دی گئی چنانچہ پہلی خوراک کے بعد وہ دو ماہ تک تندرست رہا ۔ دوسری خوراک نے اس عمل کو اگلے ڈھائی ماہ تک جاری رکھا اور تیسری خوراک نے علاج کو مکمل کر دیا ۔ مریض دوا کے اس مثبت عمل کا مستقل مشاہدہ کرتا رہا ۔ اور مرض کی کسی زیادتی کے بغیر یہ عمل جاری رہا ۔ ہوتا یوں ہے کہ دوا دینے کے کچھ ہی دن بعد مریض کی تندرستی بحال ہونا شروع ہو جاتی ۔ اس کی تکالیف میں افاقہ ہونے لگتا ۔ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ مریض نے اس سے قبل بھی برابر دواؤں کا استعمال کیا تھا لیکن ان سے اس کو کوئی فائدہ نہ پہونچا تھا ۔ جبکہ جب مماثل دوا پہنچائی گئی تو اس نے اپنا مثبت کردار ادا کیا ۔

کیس نمبر ۶۸

چہرے اور ناک کا ورم

لڑکی ۔ عمر ۱۳ سال ۔

چہرہ اور ناک کافی متورم ۔ ناک کی ہڈیوں میں درد ۔ دبانے سے ہڈیوں میں بے حد درد اور ناک سے سانس لینا ناممکن ۔ اسی خاندان کے دو اور بچوں کو ناک کی ہڈیوں کی بیماری بھی اور ناک سے بدبودار مادہ خارج ہوتا تھا ۔ مریضہ کے والد کا انتقال کسی خطرناک مرض سے ہوا تھا اس کی ماں بھی اپنی لڑکی کے بارے میں نہیں

بتا سکتی تھی۔ بہر کیف یہ کیس بھی اپنی مخصوص نوعیت کا معلوم ہوتا تھا۔ لڑکی سے جو بھی سوال کیا جاتا اس کا جواب یا تو وہ سر ہلا کر دیتی یا پھر کہتی کہ وہ نہیں جانتی۔ لڑکی بیوقوف معلوم ہوتی تھی۔ اس کے سر پر کاق لپیٹا تھا اور وہ جس انداز سے سمٹی سمٹائی بیٹھی تھی اس سے یہی انداز ہوتا تھا کہ وہ سرد مزاج ہے حالانکہ ناک سے کسی قسم کا اخراج نہ تھا۔ مگر اس کی سوجن اور چمکیلی جلد سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ اس میں کہیں نہ کہیں پیپ ضرور پڑ رہی ہوگی۔ اس کی ناک بد نما حد تک پھول ہوئی تھی۔ ۲۰ رمئی کو مریضہ کو سائلیشیا M ۱۰ دی گئی۔ چند دن بعد خون آمیز پیپ کا اخراج شروع ہوا۔ اور چند ہفتوں میں یہ نمایاں طور پر پیپ میں تبدیل ہو گیا۔ اور مریضہ کی صحت بحال ہونا شروع ہو گئی۔

۵ رجولائی۔ مریضہ بدبودار اور جلن دار اخراج کی شکایت کے ساتھ واپس آئی آہستہ آہستہ ناک کی ہڈیاں بھی متاثر ہونا شروع ہو رہی تھیں اور ان میں کافی دکھن تھی۔ ناک کی سوجن بھی بہر حال سائلیشیا سے کم ہو گئی تھی۔ مریضہ کو آرم میٹ 75M دیا گیا۔

یکم اگست۔ اب نہ تو کسی قسم کا اخراج ہے اور نہ ہی کوئی تکلیف۔ کوئی دوا نہیں دی گئی۔

۱۵ راکتوبر تک مریضہ واپس نہ آئی۔ اب اس نے بتایا کہ اخراج دوبارہ شروع ہو گیا ہے جو گاڑھا بدبودار اور خون آمیز ہے بعض وقت خون غائب ہو جاتا ہے تو اس کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے لیکن گاڑھا رہتا ہے آرم میٹ CM کی ایک خوراک دی گئی۔

۶ رنومبر۔ مریضہ کو کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اس لئے کالی بائی کروم CM کی ایک

خوراک دی گئی۔

۸ دسمبر۔ مریضہ کو کوئی افاقہ نہ تھا۔ اور اخراج گاڑھا خراش دار اور پیلا تھا۔ اس بار مریضہ کو آرسینک آیوڈائڈ ۳ طاقت میں ایک خوراک باقی دی گئی۔ اور اس کے ساتھ سیک لیک۔

۴ جنوری۔ دکھن میں کمی ہے۔ اخراج کا رنگ سفید ہو گیا ہے اور وہ پتلا پڑ گیا ہے۔ اب مریضہ نے ناک سے سانس لینا شروع کر دیا ہے۔ پلاسیبو۔

۱۲ فروری۔ مریضہ بآسانی ناک سے سانس لے سکتی ہے۔ ناک کی ہڈیوں میں دکھن کم ہو گئی ہے اور دبانے سے بھی درد نہیں ہوتا۔ اخراج بھی اب بہت کم ہے اور اس میں صرف معمولی سی بدبو ہے سیک لیک۔

۱۰ مارچ اخراج میں اضافہ ہو رہا ہے جو گاڑھا اور زرد ہے ناک کی ہڈیوں میں بھی کچھ درد ہے اور ناک بندسی محسوس ہوتی ہے اخراج سے ہونٹ پر خراش ہو جاتی ہے دماغی طور پر وہ اب بھی پہلے کی طرح ہی بیوقوف ہے آرسینک آیوڈائڈ 5M کی ایک خوراک اور پلاسیبو دیا گیا۔

۱۳ اپریل۔ لڑکی اب تندرست معلوم ہوتی ہے اور کسی قسم کی علامت نہیں ہے چھ ماہ بعد اس کے چچا نے مجھے بتایا کہ لڑکی کی حالت میں نمایاں فرق ہے اب وہ ایک سمجھ دار عورت بنتی جا رہی ہے اور اس کی ناک کی شکایت بھی باقی نہیں ہے

مندرجہ بالا کاٹنے اور زرد اخراج کی جو کمی آرسینک آیوڈائڈ سے ہوئی ہے اس کو میں نے اپنے آپ پر بھی مشاہدہ کیا ہے اس دوران میری ناک سے جو اخراج ہوتا تھا پہلے شہد کی مانند تھا۔ اخراج کی اس علامت پر میں نے اس دوا سے

بہت سے مریضوں کو شفایاب کیا ہے۔ ریمیڈ نے پہلے آزمائش 200 کی طاقت سے کی تھی اور اب اس کی تصدیق M1 آزمائش سے ہوئی ہے۔ اخراج کے بارے میں بہر حال یہ کہا جا سکتا ہے کہ آزمائش کے دوران اخراج کا جو مشاہدہ کیا گیا وہ صمغی اور زرد شہد کی مانند تھا اس قسم کا اخراج اس غیر معروف دوا کی ایک نہایت ہی قابل اعتماد علامت ہے۔

کیس نمبر ۶۹

قبض کی شکایت

مریضہ کو دیرینہ قبض کی شکایت تھی اجابت سخت ہوتی اور مشکل سے خارج ہونے والی تھی۔ اس کو چار سے چھ دن تک اجابت کی حاجت نہیں ہوتی تھی اور پھر ہر بار حاجت کے وقت اس کو بے حد زور لگانا پڑتا۔ یہاں تک کہ وہ پسینہ میں شرابور ہو جاتی تب کہیں اجابت ہوتی۔ مریضہ کا بایاں کان بہرہ ہے اور کان کی اندرونی نالی بند ہے۔

مریضہ کو سیپنی کو لا M1 نے تندرست کر دیا اور اس دوا کو دہرانا نہ پڑا۔

کیس نمبر ۷۰

مرض البحر اور ٹوبیکم

ٹوبیکم کی آزمائش اور مرض البحر میں ایک تعجب خیز مماثلت پائی جاتی ہے اصولی طور پر میں ہمیشہ اس بات کی احتیاط برتتا ہوں کہ مخصوص دواؤں کے ذریعے مریضوں

کا علاج کبھی نہ کریں اور دوسرے کو بھی یہی ہدایت کرتا ہوں۔ مگر بعض دواؤں کے ساتھ یہ صورت کچھ مختلف ہو جاتی ہے۔ اکثر میرے پاس اس قسم کی شکایت آتی رہتی ہے کہ مریض جب بھی سمندر پار کرتا ہے بیمار ہو جاتا ہے اور پھر اس طرح کی علامات پر لوگ دوا طلب کرتے ہیں چنانچہ مرض البحر میں میں نے تعجب خیز طریقہ پر بہت سے مریضوں کا علاج کیا ہے جبکہ اس کے سوا اور کوئی قابل ذکر علامات نہ تھیں۔

اسی طرح کا ایک مریض تھا۔ اسکو جب بھی سمندر پار کرنا پڑتا ہے وہ بیمار ہو جاتا مریض ایک کاروباری آدمی تھا۔ اس کے دفاتر نیو یارک اور لندن میں تھے اس لئے اس کو بار بار سفر کرنا پڑتا تھا۔ وہ سفر سے بہت گھبراتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ وہ جب بھی سفر کرتا ہے تو کشتی میں سوار ہونے کے وقت سے منزل پر اترنے کے وقت تک بیمار ہی رہتا ہے اس دوران نہ تو وہ کچھ کھا سکتا ہے۔ اور نہ پی سکتا ہے اور تمام وقت برابر الٹیاں ہوتی رہتی ہیں۔

اس کا کاروبار کچھ اس طرح پھیلا ہوا تھا کہ سال میں دو تین بار اس کو سمندری سفر ضرور کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے مریض کے لئے میں نے ایک تیر بہدف مذاقحق دوا فراہم کی جس کی ایک خوراک کھانے کے بعد وہ با سانی اپنا سفر کھاتے پیتے جاری رکھ سکتا تھا۔ اور یہ دوا ٹوبیکم 70M ہے جس کی کچھ پڑیاں مریض ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ اس دوا کو گاڑی میں سفر کرنے سے جو تکلیف ہو جاتی ہے اس میں بھی بار ہا استعمال کیا ہے۔ اگر آپ ٹوبیکم کی بیماری کی علامات کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہوں تو آپ کسی کشتی کے پچھلے حصہ میں بیٹھ جائیں اور موجوں کو دیکھتے رہیں۔ جو کشتی سے نکل نکل کر باہر جاتی رہتی ہیں۔ اور کشتی اوپر نیچے ہوتی رہتی ہے اس کے ساتھ ہی پیٹ میں بھی گڑبڑ شروع

ہو جاتی ہے اور پھر معدہ کی ہر چیز خارج ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اگر کار میں سفر کر رہے ہوں اور کھڑکی کے باہر متحرک نظاروں کو دیکھتے رہیں تو اس سے بھی تکلیف دہ متلی شروع ہو جاتی ہے۔ ٹوبیکم اکثر ریل گاڑی میں بیٹھنے سے پیدا ہونے والی متلی کو بھی آرام دیتا ہے پیٹرولیم اور سا کولس بھی بعض اوقات مرض البحر میں کارآمد ثابت ہوتی ہیں لیکن ٹوبیکم کی بات ہی کچھ اور ہے۔ یہ ایک بہت وسیع دوا ہے اس قسم کی بیشتر علامات پر حاوی ہے۔

کیس نمبر ۷۱

انگلیوں اور تلوؤں کا سن ہو جانا

نام مسٹر ٹی ۔ عمر ۳۵ سال

مریض کو اکثر سفر کرنا پڑتا ہے اور اس کو ہسٹری میں آتشک موجود ہے اس کے اپنے ایک مغربی دورے سے واپسی پر مندرجہ ذیل علامات بیان کیں۔

انگلیوں اور تلوؤں کا سن ہونا اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے پھرنے میں بے ربط حرکات اور پیروں میں لڑکھڑاہٹ نمایاں طور پر موجود تھی۔ اس وجہ سے مریض ہموار زمین پر چلنا پسند کرتا تھا وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کو انگلیوں سے چھو کر نہیں پہچان سکتا تھا۔ اس کی چال کچھ بے ترتیب سی تھی۔ اور وہ اکثر صحیح سمت میں نہیں جا سکتا تھا۔ لیکن آنکھ بند کر کے چلنے میں ابھی زیادہ بے ترتیبی نہ تھی۔ چنانچہ اس طرح چلنے کے دوران لڑکھڑاہٹ میں بھی اضافہ نہ تھا۔ ٹخنے کے جوڑ اور پنڈلی کے عضلات کا انعکاس تقریباً

ختم ہو چکا تھا۔ پیشاب کافی دیر بیٹھنے کے بعد ہی جاری ہوتا تھا۔ اعضا اور کمر میں بجلی کے جھٹکے والے درد ہوتے تھے اور تمام جسمانی حالت زوال پذیر تھی مریض کے بیان کے مطابق یہ علامات اس کو گزشتہ تین ماہ سے تھیں اور ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا تھا اس کی بینائی میں بھی کچھ تکلیف تھی۔ لیکن بصورت موجودہ اس میں کوئی نئی علامات کا اضافہ نہیں ہوا تھا۔

مریض کو ہر ہفتہ ایلومینم میٹ ۲۰۰ کی ایک خوراک دی گئی۔ اور اس کے ساتھ اور کچھ نہیں دیا گیا۔ دوسری خوراک کے بعد ہی بہتری کی علامات نظر آنا شروع ہو گئیں مجموعی طور پر مریض نے صرف چار ہی خوراکیں استعمال کیں۔

ہر ہومیو پیتھ جو فن ہومیو پیتھی سے واقفیت رکھتا ہے اس کو زیر نظر کیس اور ڈاکٹر بوننگ ہاسن کے اسی قسم کے شفایاب مریض کی علامات میں مماثلت کا مشاہدہ کرنا چاہئے۔ ان دونوں مریضوں میں اعصابی تصلب کی Sclerosis of nerves کی کیفیت اگرچہ موجود ہے لیکن بعض اہم علامات کی کمی ہے اس کے باوجود دوا جس مقصد کے لئے دی گئی اس میں کامیابی نمایاں ہے جہاں تک میری تشخیص کا تعلق ہے ان مریضوں میں اعصابی تصلب دراصل موجود نہ تھا۔ بلکہ اغلب یہ ہے کہ اعصاب کے عمل میں کچھ تھوڑا بہت انتشار پیدا ہو رہا تھا اور ہو سکتا تھا کہ کچھ عرصہ بعد یہ کیفیت ایک خطرناک صورت حال میں تبدیل ہو جاتی۔

کیس نمبر ۷

عضلات اور جوڑوں کی گٹھیا

گٹھیا کی وجہ سے مریض کے جوڑوں اور عضلات میں درد اور دکھن تھی جس کی وجہ سے اس کو مستقل حرکت کرنا پڑتا تھا۔ وہ اپنی نشست مستقل تبدیل کرتا رہتا تھا اور اس طرح اس کی تکلیف میں وقتی طور پر کچھ کمی واقع ہو جاتی تھی مریض کو رہس ٹاکس ۱۲ دیا گیا جس سے افاقہ ہونے کے بجائے ساری تکالیف میں اضافہ ہو گیا۔

ٹخنے کے جوڑ میں موچ کا احساس۔ دوسرے جوڑوں اور عضلات میں اس قدر درد کہ چھونے سے بے حد دکھن ہو۔ مریض کے بیان کے مطابق اس کو ہر وقت حرکت کرنے رہنا پڑتا ہے جس سے درد میں کسی قدر افاقہ ہو جاتا ہے لیکن جلد ہی دوسرا بستر لوہے کی طرح سخت محسوس ہونے لگتا ہے اور وہ اس کو بھی چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے اس نے مزید بتایا کہ اس کی مستقل حرکت کسی بے چینی کی وجہ سے نہ تھی۔ بلکہ تھوڑی دیر بعد اس کو یہ احساس ہونے لگتا کہ وہ لوہے جیسے سخت بستر پر ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ رہس ٹاکس مریض کو افاقہ نہیں بخش سکا۔ لیکن جس انداز سے مریض نے پہلی مرتبہ اپنی علامات کا اظہار کیا تھا اس سے کچھ غلطی کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس مریض کے لئے آرنیکا بھی ایک نہایت مناسب دوا ہو سکتی تھی۔ مریض کے جسم کی دکھن جو بستر کے دباؤ سے آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے اور موچ کی طرح مخصوص دکھن کی علامات دوسری تمام دواؤں کو علیحدہ کر دیتی ہیں

چنانچہ مریض کو آرنیکا ۱۰۰ M پانی میں دی گئی۔ تین دن کے اندر درد اور دکھن سب غائب ہو گئے۔ اس کے بعد سلفر ۲۰۰ کی ایک خوراک نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا اور وہ آٹھ دن کے اندر چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔

کیس نمبر ۲

پیروں کی گٹھیا

نام مسز لی۔ عمر ۳۵ سال

مریضہ کئی ماہ سے پیروں کی گٹھیا میں مبتلا ہے۔ مختلف اقسام کی تیز دواؤں مثلاً سیلیسلک ایسڈ۔ پوٹاشیم آیوڈائڈ وغیرہ کے استعمال سے جب کوئی افاقہ نہ ہوا تو بالآخر ضماد کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چنانچہ تیز ضماد کے ملنے سے گٹھیا کا مرض پیروں سے ہٹ گیا۔

ایک دن مجھے مریضہ کو دیکھنے کے لئے بلایا گیا مجھے بتایا گیا کہ مریضہ کی حالت نازک ہے جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ بستر میں سیدھی بیٹھی ہوئی ہے اس کے سینے میں دل کی طرف بے حد درد۔ نبض تیز اور بے ترتیب اور سانس پھولا ہوا ہے۔ سینے اور گردن پر سے کپڑا علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ کیونکہ اس سے مریضہ کو گھٹن ہوتی تھی۔ اس کا سارا جسم پسینہ سے شرابور تھا۔ اور اس کی جلد پیلی پڑ گئی تھی۔

مریضہ کو لیکیسس ۲۰۰ M پانی میں دیا گیا۔ دوا سے فوری افاقہ ہوا۔ اور وہ لیٹنے کے قابل ہو گئی۔ اگرچہ وقتی طور پر اس کی پریشان کن علامات میں افاقہ ہو گیا

تھا لیکن درحقیقت وہ بے حد خطرے میں تھی۔ کیوں کہ قلب کے درد میں صرف تھوڑی سی کمی ہوئی تھی۔ ایسے مریضوں کی خطرناک حالت کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں ہے اور میں اس سلسلے میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ یہ نمایاں طور پر قلب کی گٹھیا کا کیس تھا جو کسی دوسری جگہ سے منتقل ہو کر قلب تک پہنچ گیا تھا۔

مریضہ کو ابراٹنیم ۶ اور 12 طاقتوں میں استعمال کرایا گیا۔ اس دوا سے رفتہ رفتہ مرض دور ہوتا گیا اور بالآخر وہ بالکل تندرست ہو گئی۔ اس کا بیان ہے کہ اس علاج کے بعد وہ اتنی صحت مند ہو گئی کہ زندگی میں کبھی بھی نہ تھی۔

کیس نمبر ۴

پرانا دردِ سر اور لیک ڈف اور لیک کین

نام مسز آر عمر ۳۵ سال

۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔ مریضہ کئی سال سے پرانے دردِ سر میں مبتلا ہے پچھلے دنوں وہ ورم باریطون (peritonitis) اور ٹائی فائیڈ کی وجہ سے چار ماہ تک صاحب فراش رہی۔ دردِ سر کی تکلیف اس کو پچھلے پانچ سال سے ہے جو کہ سر کے پچھلے حصہ اور آنکھوں میں ہوتا ہے یہ دردِ سر دھوپ کی گرمی سے ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اگر وہ بھوکی رہتی ہے یا زیادہ کھا لیتی ہے تو بھی سر کا درد شروع ہو جاتا ہے اسی طرح دماغی ہیجان بھی سر درد کا باعث بنتا ہے پچھلے دنوں اسی درد کی وجہ سے اس کو تین چار دن روشنی سے بچنے کے ایک تاریک کمرے میں

رہنا پڑا تھا۔ اس کے علاوہ دودھ پینے سے بھی درد کا حملہ ہو جاتا ہے اور پھر کھانے یا پینے سے درد میں اضافہ نہیں ہوتا۔

مریضہ جب ٹائیفائڈ میں مبتلا تھی اس کو دودھ بطور غذا استعمال کرایا جاتا تھا اس کے بیان کے مطابق اب یہ نوبت آگئی ہے کہ جیسے ہی دودھ اس کے قریب لایا جاتا ہے اس کو قے ہو جاتی ہے درد سر کی کیفیت یہ ہے کہ وہ تقریباً ہمیشہ ہی موجود رہتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی طرح کام کاج میں مصروف رکھتی ہے قے کی حالت اب کبھی کبھی ہو جاتی ہے قے میں کھائی ہوئی غذا۔ ترش اور کڑوا مادّہ خارج ہوتا ہے۔ یہ ہیں مریضہ کی علامات اس کے لئے کیا دوا ہو سکتی ہے۔

مریضہ کی کیفیت سے ظاہر ہے کہ یہ ایک مشکل کیس ہے اس سے قبل دو ماہر معالجین اس کا علاج کر چکے تھے۔ اور ناکام رہے تھے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طبیبوں نے اس کا علاج کیا تھا میرے خیال میں جو دوا اس مریضہ سے مناسبت رکھتی تھی وہ لیک ڈف تھی۔ چنانچہ اسی دوا کی CM طاقت کی ایک خوراک اس کو دی گئی۔

۱۰ر جولائی۔ مریضہ کا بیان ہے کہ اس نے ابھی ابھی اپنی زندگی کے سب سے شدید درد سر کے حملے سے نجات حاصل کی ہے اس دوران اس کو نیند کے بھی شدید دورے پڑے تھے۔ یہاں تک کہ خط لکھتے وقت آنکھیں کھلی رکھنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا تھا چنانچہ نیند کے غلبے کی وجہ سے اس کو دو دن اپنا کام بند کر کے گھر جانا پڑا۔ سر درد کی وجہ سے وہ بہت پست ہمت ہو گئی ہے (خط لکھتے وقت نیند کا غلبہ مریضہ میں ایک نئی علامت ہے) اسیک لیک دیا گیا۔

۲۲ر جولائی پچھلی ملاقات سے اب تک درد سر کی شکایت نہیں ہوئی۔

۱۰ر جولائی۔ درد کا خفیف سا حملہ۔ ویسے عام طور پر مریضہ بہتر ہے لیک ڈف CM کی ایک خوراک۔

۲۰ر اگست درد سر کا دورہ پڑا۔ جو دو دن تک جاری رہا اس سے قبل تقریباً ایک ہفتہ تک درد جاری رہتا تھا ویسے عام حالت اس کی بہتر ہے لیک ڈف CM ۔ ۱۰ ر اگست افاقہ جاری ہے۔

۲۶ر اگست درد سر کا خفیف سا حملہ مریضہ کی عام کیفیت رو بصحت ۔

۱۱ر ستمبر۔ ان دو ہفتوں کے دوران ایک مرتبہ درد کا حملہ ہوا۔ باقی افاقہ جاری ہے سلفر CM کی ایک خوراک ۔

۱۲ر ستمبر۔ درد کا شدید حملہ ہوا جو بائیں آنکھ سے شروع ہوا۔ دھوپ میں نکلنے سے درد میں شدت۔ مریضہ کا بیان ہے کہ اس بار رات کے کھانے میں دیر کرنے سے درد سر کا آغاز ہوا تھا۔ اس کے پیٹ میں تڑپنے والی بھوک کا احساس ہے جس میں کھانے سے افاقہ نہیں ہوتا۔ سوائے پھلی ہر غذا اس کے لئے باعث تکلیف ہے۔ سردی لگنے سے درد سر بڑھ جاتا ہے اور ٹوپی کے بوجھ سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے اس بار درد سر بائیں آنکھ سے شروع ہو کر گدی تک پہنچتا تھا۔ دودھ کے خیال ہی سے مریضہ کو گھن آتی ہے۔ کوئی دوا نہیں دی گئی۔ اور یہی مناسب خیال کیا گیا کہ مرض کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ صحیح علامات کو ابھرنے کا موقع مل سکے۔

۱۳ر ستمبر۔ مریضہ کے بیان کے مطابق کل جو درد شروع ہوا تھا۔ وہ بائیں طرف سے نکل کر سیدھی آنکھ اور سر کے داہنے حصّے کی طرف چلا گیا تھا۔ لیکن اب وہ دوبارہ بائیں آنکھ کی طرف واپس آ گیا ہے لیک کین MM دیا گیا جس سے مرض میں فوری طور پر افاقہ

ہوا اور یہ سلسلہ تین ماہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد مرض کا ایک معمولی سا حملہ ہوا جو
ولیفہ کے فرائض منصبی پر اثر انداز نہ ہوا۔

۱۰ ار فروری درد سر کا ہلکا سا حملہ ہوا۔ چنانچہ مریضہ کو لیک کین CM کی ایک خوراک
دی گئی۔ اس کے بعد سے مریضہ بالکل تندرست ہے صحت کی بحالی کی وجہ سے اس کا جسم
بھی فربہ ہو گیا ہے اور اس کو اپنے لئے نئے کپڑے بنوانے پڑے ہیں۔ مریضہ اب ہر چیز کھا
رہی سکتی ہے اور وہ زندگی کا پورا لطف اٹھا رہی ہے۔

کیس نمبر ۷۵

ہفت وار درد سر

دوروں میں آنے والے امراض خاص طور پر نوجوان طبیبوں کے لئے دقت طلب
ہوتے ہیں اور کبھی کبھی تجربہ کار معالجین کے لئے بھی پریشان کن۔

میرا ایک نوجوان شاگرد اپنے ایک مریض کو میرے پاس لایا جس کو سر کی طرف
دوران خون کی زیادتی کی وجہ سے ہر ساتویں دن سر درد کا دورہ پڑتا تھا۔ مریض کو کئی
دوائیں دی جا چکی تھیں۔ لیکن اس کی تکلیف میں کوئی افاقہ نہیں ہوا تھا۔ ریپرٹری
کے اندر جس سرخی کی طرف توجہ دی گئی تھی وہ "ہفتہ وار درد سر" تھی۔

مریض کی کیفیت کا غور سے مطالعہ کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ درد سر کی شکایت
اس کو باقاعدگی سے اتوار کی شام اور رات کو ہو جاتی تھی۔ مرض کی کمی اور زیادتی کی
صورتیں غیر واضح اور مبہم تھیں۔ لیکن کافی استفسار کے بعد پتہ چلا کہ مریض اتوار کے دن
خاص طور پر دوپہر کے کھانے میں گائے کے بھنے ہوئے گوشت کی وافر مقدار استعمال کرتا

تھا۔ جو وہ دوسرے عام دنوں میں نہیں کھاتا تھا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ دراصل اس کا درد سر دورے کی نوعیت کا نہ تھا۔ بلکہ صحیح معنوں میں گائے کا گوشت اس تکلیف کا سبب تھا۔ چنانچہ اس علامت پر مریض کو اسٹیفسیگریا دیا گیا۔ جس نے اس کی تکلیف دور کر دی اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

کیس نمبر ۶

آئس کریم کھانے سے سر درد کے دورے

ایک ادھیڑ عمر کی عورت کو ہر اتوار درد سر کا دورہ پڑتا تھا۔ ریپرٹری میں اس علامت کے تحت پائی جانے والی کسی بھی دوا سے اس کو کوئی افاقہ نہ ہوا تھا۔

مریضہ کی تفصیلی کیفیت معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ اس کو یہ درد ہمیشہ آئس کریم کھانے کے بعد ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اس کے لئے پلساٹیلا کا انتخاب کیا گیا جو اس کی دیگر علامات سے بھی مطابقت رکھتی تھی۔ اس دوا نے مریضہ کی تکلیف دور کر کے اس کو تندرست کر دیا۔

ایک معالج کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ دوا تجویز کرنے سے قبل پوری احتیاط کے ساتھ مریض کی تمام کیفیات کا جائزہ لے۔ عجلت میں تجویز کردہ نسخہ ہمیشہ لاپرواہی کا مظہر ہوتا ہے۔ ہماری ادویات اسی وقت فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہیں جب وہ مریض سے پوری طرح مماثلت رکھتی ہوں۔

کیس نمبر ۲۲

سر درد

چند سال قبل مجھے ایک ایسی مریضہ کا علاج کرنا پڑا جس کی کیفیت مجھے اس کی بہن کے ذریعے معلوم ہوئی۔ مریضہ رحم کی تکلیف میں مبتلا تھی جس کے لئے وہ ایک مشہور ایلوپیتھ کے زیر علاج تھی۔ اس ڈاکٹر نے اس کے مرض کو التہاب باطن رحم (Endometritis) تشخیص کیا تھا۔

مریضہ کا مقامی دواؤں سے کئی ماہ تک علاج کیا گیا لیکن اس کی تکالیف میں کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اس کی بہن کے بیان کے مطابق مریضہ کو رات کے وقت سر درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور اس کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کی چندیا پر کوئی بھاری پتھر رکھ دیا گیا ہو مریضہ رات بھر اس کو پریشان کرتی ہے اور اس وقت تک نہیں سو سکتی جب تک کمرے کو روشن نہ کر دیا جائے جس کمرے میں مریضہ رہتی ہے اس میں بے انتہا بدبو پھیلی رہتی ہے کیونکہ اس کے پیروں سے ہر وقت بدبودار پسینہ کا اخراج ہوتا ہے۔

مریضہ کو سائلیشیا کی ایک خوراک دی گئی اور اس کے بعد اس کو کبھی بھی سوتے کے لئے کمرہ روشن کرنے کی ضرورت نہ پڑی۔ اور وہ صحت یاب ہو گئی۔

زیر نظر کیس ظاہری طور پر دوردن والا دردسر معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت یہ ایسا دردسر تھا۔ جو اندھیرے میں بڑھ جاتا تھا۔ اور اس کے معالج نے غلطی سے اس تکلیف کا سبب التہاب باطن رحم گردانا تھا حالانکہ دراصل مریضہ بیمار تھی۔

کیس نمبر ۸

جسم پر دانے پپوٹے باہر الٹ جانا
(Ectropion)
اور اسہال

کچھ سال قبل میں شکار کی غرض سے جنوبی علاقہ میں چلا گیا تھا۔ وہاں کسی طرح لوگوں کے علم میں یہ بات آگئی کہ شہر کا ایک ڈاکٹر وہاں موجود ہے اکثر لوگ مجھ سے دوا لینے کے خواہش مند تھے۔ کیونکہ ان علاقوں میں مشکل ہی سے ایسے مواقع آتے ہیں انہیں میں سے ایک نوجوان میرے پاس بغرض علاج آیا جس کی حالت قابل رحم تھی میرے پاس نہ تو زیادہ وقت تھا اور نہ ہی کیس تفصیل سے لینے کے لئے کاغذ وغیرہ۔ اس لئے زبانی ہی اس کی باتیں سن کر کسی دوا کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ میں اپنی یادداشت سے حتی الامکان مریض کی کیفیت بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

مریض اپنے خون میں اضافہ کے لئے مستقل طور پر دواؤں کا استعمال کرتا تھا۔ اور اس سلسلہ میں جو بھی رقم اس کے پاس بچ جاتی وہ ساری کی ساری ادویہ پر خرچ کر ڈالتا اب تک اس نے ہر قسم کی جڑی بوٹیاں چھال پتے اور اس کے علاوہ جو بھی دوا دستیاب تھی استعمال کر چکا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ، ہونٹ، پپوٹے اور رخسار پھٹے ہوئے تھے۔ آنکھوں سے سبز مادہ کا اخراج تھا۔ اور وہ پپوٹے کے باہر الٹ جانے (Ectropion) کی وجہ سے بدوضع نظر آتی تھیں۔ ناک سے بھی گاڑھا سبزی مائل اخراج تھا۔ اس کی ہتھیلیوں کی اندرونی جلد سخت اور پھٹی ہوئی تھی جس سے خون بھی نکلتا تھا۔ آنکھوں سے خراش دار

پانی نکلنے کی وجہ سے چہرے پر گہرے نشان تھے اس کے علاوہ پچھلے پانچ سال سے صبح
کے وقت دستوں کی شکایت بھی تھی۔ باوجود ان تمام تکالیف کے مریض کی غذا اچھی تھی
وہ اپنا بیشتر وقت کاؤبوائے ہونے کی وجہ سے گھوڑے کی پیٹھ پر گزارتا تھا اور جس وقت
اس نے اپنی علامات بیان کیں اس وقت بھی وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ جب میں نے اس
سے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنی موجودہ زندگی سے خوش اور مطمئن ہے؟ اس نے جواب دیا؟
کہ وہ اپنے آپ کو خودکشی سے بچانے کے لئے ہر وقت مصروف رکھتا ہے اور اس کو اپنی ہی رائفل
سے خودکشی سے بچنے کے لئے بڑی کاوش کرنی پڑتی ہے۔

مریض کی اس علامت کے علم سے قبل مجھے یہ اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ اس کی کیا
دوا ہو سکتی ہے۔ سلفر کے متعلق میں سوچ رہا تھا کہ ممکن ہے یہ دوا اس کے لئے سود مند
ثابت ہو۔ لیکن اس مخصوص علامت کے علم میں آنے کے بعد نیٹرم سلف بالکل نمایاں ہو گئی
چنانچہ میں نے نیٹرم سلف ۵۵ کی ایک خوراک اس کی زبان پر رکھ دی۔ مریض چونکہ ذاتی
طور پر مجھ سے دوبارہ ملاقات نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے میرا پتہ لکھ لیا۔ کچھ عرصہ بعد
اس نے خط لکھ کر دوبارہ دوا کی خواہش ظاہر کی اس طرح وقفے وقفے سے وہ دوا طلب کرتا
رہا اور اسی دوا کو بار بار دہرایا گیا۔ دو سال بعد اس نے دوا لینا بند کر دی۔

اس کے آخری خط سے پتہ چلا کہ اس کے اسہال جلد اور پھوڑے کی تمام تکالیف
غائب ہو گئیں۔ اور وہ بحیثیت مجموعی پوری طرح تندرست ہو چکا تھا۔

زیر نظر کیس سے دماغی علامات کی اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے بار ہا مریضوں
میں پھوڑے اٹھنے کی تکلیف سلفر کے ذریعے دور کی گئی تھی۔ لیکن اس سے قبل نیٹرم سلف
کو کبھی اس مرض کے لئے استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ اکثر نیٹرم میور بھی اس مرض میں کارآمد

ثابت ہوئی تھی۔ نیٹرم سلف ایک ہومیو پیتھ کے ہاتھ میں زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔ بہ نسبت ڈاکٹر شسلر کے تجویز کردہ طریقہ علاج کے۔

کیس نمبر ۷۹

ایکزیما

نام مسز جی۔ ایف۔ ایچ

۱۳ر جون ۔ مریضہ کو آبلوں جیسے ایگزیما کی شکایت ہے ہتھیلیوں اور انگلیوں کے اندرونی جانب رقیق زرد مادّے سے بھرے ہوئے آبلے ہیں اور ہونٹ پھٹے ہوئے ہیں وہ کئی سال تک معدے اور آنتوں کی تکالیف میں مبتلا رہی ہے اور جب بھی رس بھری اور بچھڑے کا گوشت کھاتی ہے۔ اس کو اسہال کی شکایت ہو جاتی ہے سنگترے اور آڑو بھی وہ نہیں کھا سکتی۔ اس کے علاوہ سور کا گوشت، ٹماٹر۔ مٹھائیاں، پڈنگ۔ تازہ روٹی، سیب۔ کیلے۔ ناشپاتی۔ اور چکنائی سے بھی اس کے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے مریضہ کو چاول اور اس کے کیک اور شکر سے بے حد رغبت ہے (ایک بہن پاگل ہے جو بہت زیادہ سوری کھاتی ہے اور اس کی ماں کو بھی سوری سے بہت زیادہ رغبت ہے) اس کو گرم موسم گرم ہوا۔ اور گرم کمرے میں پریشانی ہوتی ہے۔ جسمانی محنت۔ چلنے اور گرم کمرے میں پسینہ آجاتا ہے۔ اور ٹھنڈی ہوا کی خواہش ہوتی ہے اس کو ٹھنڈی ہوا میں چہل قدمی کرنے سے افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ حیض وقت سے کافی پہلے اخراج زیادہ اور بعض وقت منجمد قبض اور اسہال کی باری باری شکایت۔ گردن کے پچھلے حصّہ میں درد۔ کالی سلف

10M دیا گیا۔

۲۹ جون۔ آبلے تقریباً غائب ہوگئے۔ ڈکاریں اگرچہ ہیں لیکن پہلے سے بہتر پیٹ میں دکھن کا احساس اور قبض میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اس کی نیند بھی کم ہے۔ کالی سلف 1M

۳ اکتوبر دوا کھانے کے بعد مریضہ کی کیفیت بہتر تھی۔ اب گدی میں اعصابی درد محسوس ہوتا ہے اور ڈکاروں کی شکایت ہے کالی فاس 50M

۹ نومبر۔ دو ہفتہ قبل مریضہ کی مقعد سے خون کا اجرا شروع ہوا تھا۔ لیکن اب نہیں ہے ایک انگلی پر کچھ دانے نمودار ہوئے۔ گرجا میں بیٹھے ہوئے چکر کی شکایت اور اس کے ساتھ ساتھ چلنے سے خارش ہو۔ (Rhus poisoning) کی طرح ہے پیٹ میں دکھن اور جلن کا احساس۔ تفخ ڈکاریں اور متلی میں اضافہ ہے۔

کالی سلف 50M

۲۸ دسمبر پیٹ میں گرانی اور جلن کا احساس، کرسمس ڈنر کی وجہ سے پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی ہے۔ چند یا میں درد کے ساتھ چکر ہیں۔

مریضہ کو کالی سلف CM دی گئی اور اس کے بعد اس کو کسی دوا یا علاج کی ضرورت باقی نہ رہی۔

کیس نمبر ۸۰

ریشہ دار رسولی

(Recurrent Fibroid)

نام۔ مسٹر فرینک ایچ۔

مریض ایک دفتر میں کمپوزنگ کا کام کرتا تھا۔ وہ میرے پاس اپنی گردن کی رسولی

کو جراحت کے ذریعے نکلوانے آیا۔ اس رسولی کو دو سال قبل بھی جراحت کے ذریعے نکالا گیا تھا۔ اور اس کو بار بار پیدا ہونے والی رسولی کا نام گیا۔ رسولی گردن کے بائیں طرف تھی۔ جو انڈے کے برابر تھی اور بے حد سخت تھی۔ لیکن غدہ نکفیہ (Parotid) سے ملحق نہ تھی حالانکہ اس سے کسی قدر نیچے تک پھیلی ہوئی تھی۔

میں نے مریض کو بتایا کہ رسولی نکالنے سے قبل آپریشن کی تیاری کے لئے کچھ وقت درکار ہوگا۔ اس کے بعد میں نے اس کی علامات معلوم کیں۔ اس نے بتایا کہ سر ڈھانکنے سے اس کو آرام ملتا ہے وہ کسی نئے کام کو شروع کرنے سے قبل گھبراتا ہے حالانکہ وہ قابلیت کے اعتبار سے اس کا اہل ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ کام شروع کر دیتا ہے تو اس کو بخوبی انجام دے سکتا تھا۔ دراصل اس کو اپنے اوپر اعتماد نہیں تھا۔

مریض کو سائیلیشیا 5M دی گئی۔

یکم اپریل ۱۸۸۳ء چھ ہفتہ بعد وہ میرے پاس واپس آیا۔ اس وقت اس کی رسولی آدھی رہ گئی تھی۔ سائیلیشیا 72M کی ایک خوراک دی گئی۔ چھ ہفتہ بعد رسولی بالکل ختم ہو گئی۔

۲۳ جنوری ۱۸۸۴ء سائیلیشیا 72M ایک خوراک اب رسولی کا وجود باقی نہیں ہے۔

میرے بہت سے دوستوں نے واحد خوراک کے ذریعے علاج کو جادوگری کا نام دیا ہے میں نے مریض کو سیک لیک نہیں دیا کیونکہ اس کو مجھ پر پورا اعتماد تھا۔

دوا تجویز کرتے وقت میں نے مریض کو پیش نظر رکھا نہ کہ اس کی رسولی کو۔ اس مریض کے لئے اس کی رسولی کی غیر موجودگی میں بھی میں اس کے لئے کوئی اور دوا کا انتخاب

نہ کرتا۔ دراصل رسولی مریض کی مجموعی علامات میں سے ایک علامت تھی۔ کیونکہ اس کی بیماری اس رسولی کے نمودار ہونے سے قبل ہی موجود تھی۔ اور رسولی اس کی اصل بیماری کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوئی تھی۔ ہمیں مرض کی زبان کو سمجھنا چاہیئے۔ جو شخص صرف مرض پر نظر رکھتا ہے اس کو نشتر کی ضرورت پیش آتی ہے اور ایسا ہی لوگ کہتے ہیں۔ جو اس طریقے سے ناواقف ہیں جس کی بدولت مریضوں کا علاج بغیر چیر پھاڑ کے ہی کیا جا سکتا ہے۔

کیس نمبر ۸۱

قلب کے امراض کا علاج

نام مسٹر ایس ایم رائے

۱۵ ستمبر ۱۹۱۲ء مٹرل والو (Mitral Valve) کا بے ترتیب انقباض دن میں تین چار بار بیہوشی۔ غشی کے دورے۔ جس سے بے انتہا کمزوری پیدا ہو کھانا کھانے کے بعد مطالعہ کرنے سے تمتماہٹ خیالات کا یکایک دماغ سے غائب ہو جانا حساب کتاب کرتے وقت نسیان کی کیفیت اور آنکھوں کے سامنے ایک سیاہ نقطہ کا پیدا ہونا۔ زبانی یاد کی ہوئی چیزیں پڑھتے وقت ان کا دماغ سے خارج ہو جانا۔ مریض گرمی اور گرم موسم سے حساس۔ کھڑکیاں کھلی رکھنے کی خواہش آرام کی بہ نسبت حرکت سے سکون بے انتہا غمگینی۔ چڑچڑاپن اور رونے کے دورے جن میں کسی حادثے یا خون دیکھنے سے اضافہ۔ ٹھنڈے مشروبات پینے کی بے حد خواہش۔ اور ان سے سینے کی جلن میں افاقہ۔ چکنائی اور ترش چیزوں سے سینے میں جلن جس میں کافی سے اضافہ۔ ترش اور غیر ہضم شدہ غذا کی ڈکاریں۔ پھل کھانے سے نفخ نیند کا دیر سے آنا مگر آنکھ جلد کھل جانا

ریڑھ کی ہڈی میں جابجا دکھن۔ پیروں میں کمزوری کے دورے۔ پشت پر سونے سے ایسا لگے جس سے آنکھ کھل جائے اور پھر پیشاب کی حاجت ہو۔

مریض کا مزاج اعصابی، ایک بار مسمریزم کے اثر سے بہت دیر تک بے ہوش رہا اور بڑی مشکل سے ہوش میں آیا۔ ٹھنڈے دودھ سے اسہال کی شکایت، دماغی ہیجان اور مختلف آوازوں سے حساس، جاگنے کی حالت میں خواب، اور عضلات میں کھچاوٹ

۱:۔ غذائی ڈکاریں :۔

ایلکولس، آرجنٹم نائٹریکم ۲، آرسینک ۲، کلکریا ۲۔ کلکریا سلف ۲، کاربونیم سلف ۳، کاربوویج ۲، کاسٹیکم ۲، چائنا، کونیم ۲، فیرم میٹ ۱، فیرم فاس ۱، کالی بائی کروم ۱، کالی سلف ۲، لیکیسس ۲، لائیکو ۲، میگنیشیا میور ۱، میگنیشیا فاس ۱، مرک ۲، ایسڈ میور ۱، نیٹرم میور ۲، فاسفورس ۱، فاسفورک ایسڈ، سلفر ۲، سلفیورک ایسڈ ۲، تھوجا ۳

۲:۔ ترش ڈکاریں :۔

ایلکولس، آرجنٹم نائٹریکم ۲، آرسینک ۱، کلکریا ۱، کلکریا سلف ۲، کاربونیم سلف ۲، کاربوویج ۱، کاسٹیکم ۲، چائنا ۱، کونیم ۲، فیرم میٹ ۲، فیرم فاس ۲، کالی بائی کروم ۲، کالی سلف ۱، لیکیسس ۲، لائیکو ۱، نیٹرم میور ۲، فاسفورس ۱، فاسفورک ایسڈ ۲، ٹیلس ۱، سلفر ۲، سلفیورک ایسڈ ۲، تھوجا ۳،

۳:۔ آوازوں سے حساس :۔

آرسینک ۲، کلکریا ۲، کاربونیم سلف ۲، کاربوویج ۱، کاسٹیکم ۲، چائنا ۱، کونیم ۱، فیرم میٹ ۱، فیرم فاس ۱، کالی سلف ۳، کاربوویج ۲، نیٹرم میور ۱، فاسفورس ۱، فاسفورک ایسڈ ۲،

پلس ۲،

۴:۔ ٹھنڈے مشروبات سے اسہال

آرسینک ۱، کاربوویج ۲، چائنا ۱، فاسفورس ۲، فاسفورک ایسڈ ۲، پلس ۱

۵:۔ سینے میں جلن :۔

آرسینک ۲، کاربوویج، چائنا ۲، فاسفورس ۲، فاسفورک ایسڈ ۲، پلس ۱،

۶:۔ غشی :۔ آرسینک ۱، چائنا ۱، فاسفورس ۲، فاسفورک ایسڈ ۳، پلس ۱

۷:۔ خیالات کا غائب ہوجانا :۔ پلس ۲،

۸:۔ کھڑکیاں کھلی رکھنے کی خواہش :۔ پلس ۔

۹:۔ کھلی ہوا میں افاقہ :۔ پلس ۱،

۱۰:۔ حرکت سے افاقہ :۔ پلس ۱،

۱۱:۔ کافی سے زیادتی :۔ پلس ۱،

۱۲:۔ پھلوں سے زیادتی :۔ پلس ۱،

مریض کو پلس 10 M دی گئی ۔

۱۰ اکتوبر۔ دوا نے اب کام کرنا کچھ بند کردیا ہے ۔ یوں مریض خوش اور مطمئن ہے ۔ پلس 10 M ۔

۵ نومبر۔ مریض بہتر ہے ۔ لیکن پیاز اور مرغن غذا سے زیادتی ہوجاتی ہے ٹھنڈے مشروبات کی خواہش ہے مگر ان کے پینے سے پیٹ میں اینٹھن ہوتی ہے ذراسی گھبراہٹ سے دماغی انتشار۔

۲۰ نومبر۔ اس دوران مریض کو کہ نہ ہے ہوگا ہے جگر کی شکایت رہی مریض کو پلس 50 M

دی گئی۔

۱۹۱۲ء مریض ایک کمزور اور بیمار نوجوان سے ایک ایسے صحت مند انسان میں تبدیل ہو گیا ہے جس میں غیر معمولی توانائی ہے۔

مریض کی عام کیفیت۔ مقامی تکالیف اور فعلیاتی نقائص یقینی طور پر احتیاط سے منتخب کردہ دوا سے دور ہو جانا چاہئیے۔ مریض کی مخصوص علامات ہی صحیح دوا کی طرف نمائندگی کرتی ہیں۔ اس کے انتخاب کے لئے ایک ہوشیار اور تجربہ کار ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو اس کو صحت کی مکمل بحالی تک مناسب طریقے سے استعمال کرتا ہے۔

کیس نمبر ۸۲

کئی سالہ عارضہ قلب

نام مسز جے۔ ایل۔ ایچ

ا تھیپیڑوں میں کیکپی۔ نوجوانی میں پھوڑوں کی شکایت تھی۔ اور کچھ عرصہ قبل ہی کاربنکل میں گرفتار ہو چکی ہے کئی سال سے قلب میں تکلیف ہے مختلف طریقہائے علاج کے مطابق دوائیں استعمال کی جا چکی ہیں۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ قلب بڑھا ہوا۔ اور اس میں دھونکنی کی سی آواز (Murmur) نبض تیز۔ بائیں طرف لیٹنے سے اختلاجی کیفیت جس کی وجہ سے مریضہ چیت یا داہنی کروٹ ہی سے سو سکتی ہے پیدائش کے وقت نیلگوں ہو گئی تھی۔ ٹھنڈے پانی کی زیادہ پیاس۔ سردیوں کی بہ نسبت عام طور پر گرمیوں میں افاقہ ٹخنے متورم۔

فاسفورس 10M دی گئی۔

۱۰ر جولائی۔ تمام علامات میں ایک دم اضافہ ہو گیا۔

۸ر اگست۔ مریضہ کی علامات میں اب تیزی سے افاقہ ہو رہا ہے کپکپی غائب ہو گئی ہے اور اب وہ بائیں کروٹ بھی سو سکتی ہے پچھلے ہفتہ سے اب تک کوئی علامات نہیں پیدا ہوئیں۔ اور مریضہ بحیثیت مجموعی بہتر محسوس کر رہی ہے۔

یکم اکتوبر۔ مریضہ کو ۳۱ر اگست کو فاسفورس 10M کی ایک خوراک دی گئی تھی۔ قلب کی بڑی علامات اب تقریباً ختم ہو چکی ہیں مگر اعصابی ہیجان کچھ نمایاں ہے اپنی علامات بیان کرتے وقت وہ مستقل روتی رہتی ہے۔ ہر وقت تھکن کا احساس خیالات کی زیادتی کی وجہ سے نیند میں خلل۔ زیادہ بات چیت سے نڈھال۔ اور شور سے بے چینی آسانی سے گھبراہٹ اور ہاتھوں میں کپکپی۔ وقتاً فوقتاً چہرہ۔ ہونٹ اور ٹخنے متورم۔ رحم کے گرنے کا احساس۔

مریضہ کو ایمبرا گریشیا 10M دی گئی۔

یہ دوا اعصابی علامات پر تشخیص کی گئی۔ جو قلب کی تکلیف رفع ہونے کے بعد پیدا ہو گئیں تھیں۔ اس دوا کو یکم اکتوبر اور ۲۸ر اکتوبر کو 10M طاقت میں دہرایا گیا۔

یکم دسمبر۔ ایکیسا 50M دی گئی۔

اس عرصہ میں مریضہ کو نفخ کی شکایت رہی۔ اس کو ٹھنڈے پانی کی خواہش تھی۔ حیض کے بعد سر میں درد کی تکلیف رہی۔ دل میں جلن کا احساس۔ اور بائیں جانب لیٹنے سے اختلاج اور مجمع میں سانس میں گھٹن کا احساس تھا۔ نومبر میں

بوزنان کا تاثر بھی تھا۔ اور اس دوران نبض تیز ہو گئی تھی۔ سانس لینے میں دقت تھی اور اسی کے ساتھ آنکھیں باہر نکلتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ طبیعت میں عجلت کا رجحان تھا۔ کچھ پھوڑے بھی پیدا ہو گئے تھے۔ مگر ان میں دکھن نہ تھی۔

۹ فروری ۱۹۱۱ء۔ پہلی دسمبر کے بعد مریضہ کو ورم زائدہ (Appendi cytis) ←———— جس کا علاج فاسفورس اور پھر آرسینک سے کیا گیا تھا۔ اس کے دوستوں نے اس حالت میں آپریشن کا مشورہ دیا تھا اس کے علاوہ جب اس کو ذہم کے حملے کی تکلیف ہو گئی تھی اس وقت بھی ان لوگوں نے یہی مشورہ دیا تھا۔ لیکن ہومیوپیتھی نے مریضہ کی ساری پریشانیوں کا ازالہ کیا۔

۸ مارچ سے ۹ اکتوبر تک پچھلی علامات میں کوئی قابل غور کمی یا زیادتی کا پورا اندازہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ مریضہ کی حالت باقاعدہ طور پر معلوم نہ ہو سکی۔

۱۵ فروری سے ۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء تک اس دوران مریضہ کو دوسری مرتبہ ورم زائدہ کا حملہ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اس کو ۱۰۲ ڈگری تک بخار ہو گیا تھا۔ اس مرض سے اس کو فاسفورس ہی نے نجات دلائی۔ جو CM - 50M - DM اور MM طاقتوں میں استعمال کی گئی۔ ہر مرتبہ ہر طاقت کو چوتھے یا پانچویں ہفتہ کے بعد دو دو مرتبہ استعمال کرایا گیا۔

دسمبر ۱۹۱۲ء سے فروری ۱۹۱۳ء۔ اس دوران فاسفورس ۱۴ تین مرتبہ دی گئی۔ اور ہر بار مریضہ کی حالت میں افاقہ ہوا۔ جو اس کی دماغی کیفیت اور عام جسمانی حالت سے واضح تھیں جب بھی مریضہ کو دوا دہرائی گئی اس وقت اعصابی کیفیت مثلاً آواز سے زود حسی مجمع میں دماغی انتشار، عام بے چینی اور تازہ ہوا کی خواہش شامل ہوتی تھی۔ اس کے باوجود حیض میں باقاعدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اور مریضہ کو کوئی

تکلیف نہ تھی۔ ان تمام باتوں سے تندرستی کا رجحان صاف عیاں تھا۔

۳۰ مارچ ۱۹۱۳ء مریضہ کے سارے کیس میں شور کے اثر سے زیادتی کی علامات نمایاں تھی۔ آواز سے چڑچڑا پن۔ مجمع سے گھبراہٹ اور خاموش رہنے کی خواہش تھی۔ بعض اوقات شور کی وجہ سے چند منٹ کے لئے اس پر غشی کی کیفیت بھی طاری ہو جاتی تھی۔ مریضہ کو باتوں کی آواز۔ کاغذ کے چرچرانے اور بھاپ نکلنے کے شور سے بھی بے حد گھبراہٹ ہوتی تھی مجمع۔ دماغی انتشار اور یکایک شور سے غشی اور ان اوقات میں ہونٹ سفید سرد اور متورم ستے بھوکنے اور پیانو کی آواز سے تکلیف۔ موسیقی ابتدا میں بھلی محسوس ہوتی تھی۔ لیکن چند ہی منٹ بعد اس کی آواز ناپسندیدہ اور تکلیف دہ ہو جاتی تھی۔

پچھلے چند ماہ کے دوران مریضہ کھلی جگہ میں رہنا پسند کرتی تھی۔ اور ہوا کی بہت زیادہ ضرورت محسوس کرتی تھی۔ کیونکہ ان دنوں اس کو قلب کی بے چینی کے دورے پڑتے تھے۔ اور خاص طور پر اس وقت جب حالات اس کی مرضی کے خلاف ہوں۔ سست رفتار نبض کے ساتھ سنسناہٹ اور سردی کا احساس یکایک چکر اور کمزوری، دوران خون میں کمی کی وجہ سے چہرہ زرد یا نیلگوں اور غشی کی سی کیفیت دل میں بوجھل سا درد۔ صبح کے وقت مایوسی۔ چھوڑے جانے کا خوف، پیٹ گھٹنے اور چہرے پر ورم۔ قلب کی علامات کے ساتھ آواز سے عام اضافہ کی کیفیت۔ ان علامات کی موجودگی کی بنا پر مریضہ کو آرم میٹ ۲۰۰ /۱ دیا گیا۔ اسی دوا کو ۱۲ مئی کو دہرایا گیا۔ اور ۱۰ جون کو ۵۰۰ /۱ طاقت میں استعمال کرایا گیا۔

ان تینوں مہینوں کے دوران مریضہ میں جو تبدیلیاں ہوئیں وہ پچھلے تمام نسخوں سے بالکل مختلف تھیں اس کا دوران خون، نیند اور توانائی میں نمایاں

افاقہ تھا۔ سوجن کی کیفیت ختم ہو گئی تھی۔ پیاس غائب اور اسی طرح حیض میں باقاعدگی تھی۔ آواز سے اضافہ کی کیفیت بھی دور ہو رہی تھی۔ مریضہ اپنے آپ کو تندرست پاکر دوستوں سے مسلسل ملاقات اور سیر و تفریح میں اس قدر مشغول ہوئی کہ اس کو تکان کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے تکالیف میں کچھ اضافہ ہو گیا۔

اس مریضہ کے دوران علاج بعض دواؤں نے اس کو نمایاں طور پر متاثر کیا تھا۔ فاسفورس نے طبعی علامات کو دور کیا تھا۔ لیکن اس کی فعلیاتی خرابیاں آرم میٹ سے متاثر ہوئیں۔ اس کو اس دوا کی 10 M - 50 M - CM۔ اور DM کی دو دو خوراکیں اسی تواتر کے ساتھ دی گئیں۔ اور وہ ہر طاقت کے استعمال سے چار سے پانچ ہفتے تک ٹھیک رہتی تھی۔ اس طرح اپریل ۱۹۱۴ء میں مریضہ بالکل صحت مند ہو چکی تھی حالانکہ اس کے قلب کی علامات ۱۹۱۳ء کے موسم بہار ہی سے بہتر ہو گئی تھیں اس طرح جو علامات باقی رہ گئیں تھیں وہ شور سے زود حسی اور دماغی انتشار تھا۔ جو رفتہ رفتہ آرم میٹ ہی سے درست ہو گیا۔

کیس نمبر ۸۳

ایک ناقص قلب کی بحالی

نام مسٹر ایچ۔ ایم۔ آر۔

۱۶ ستمبر ۱۸۹۰ء مریض کے قلب کا بایاں حصہ بڑھا ہوا ہے یہ تکلیف اس کو سرخ بخار کے بعد پیدا ہوئی۔ قلب میں اختلاجی کیفیت جس کا اثر پورے سینے پر محسوس ہوتا ساتھ ساتھ ہاتھ پیروں میں تپکن۔ اس ساری تکلیف میں کھانے سے اضافہ۔ تیز درد

ہی کی وجہ سے مریضہ کو سیدھا بیٹھنا پڑے وہ داہنی کروٹ نہیں لیٹ سکتی لیکن
بائیں کروٹ لیٹ سکتی ہے ۔
مریضہ کو بیلیم ٹنگ دیا گیا ۔
۱۷ ستمبر ۔ رحم کے باہر نکلنے کی تکلیف اور گرنے کے احساس میں کچھ افاقہ مریضہ
جب بھی کوئی کام شروع کرتی ہے تو سینے میں گھٹن کا احساس ہوتا ہے سینے کی تنگی سے
نیند سے جاگ جاتی ہے اور تنگی کے خواب بھی دیکھتی ہے گر جاتے وقت پریشانی
کا احساس اور بعض وقت اسہال کی شکایت ، دماغی ہیجان کی وجہ سے ناف کے حصہ
اور خصیۃ الرحم میں درد ، پیشاب کرنے سے افاقہ ایسے مواقع پر پیشاب کی خواہش ۔ اور
پیشاب نہ کرے تو درد میں اضافہ ، پیشاب بے رنگ اور مقدار کثیر ۔ ہر قسم کی ناپسندیدہ
گفتگو سے دماغی ہیجان کی کیفیت ۔ گردن کے پچھلے حصہ میں درد ۔ اور اکڑن ۔ یہ درد
گدی کی طرف پھیلتا ہے اور پھر پیشانی اور آنکھوں کی نیچے تک پہونچتا ہے ۔
مریضہ کو آرجنٹم نائٹریکم 4OM دی گئی ۔ اور ساتھ میں پلاسیبو ۔
۲۰ ستمبر ۔ اب مریضہ اپنے آپ کو ہر طرح بہتر محسوس کرتی ہے اور وہ داہنی طرف
بھی لیٹ سکتی ہے ، سیک لیک ۔
۸ اکتوبر ۔ بے چینی ۔ تردد ۔ رونے کی خواہش ۔ ہسٹریا کے دورے اور ان میں
اضافہ ۔ لوگوں سے ملنے جلنے اور ۱ بجے سے ۳ بجے تک اختلاجی کیفیت دل کی دھڑکن
جو بیرونی طور پر بھی دیکھی جا سکتی ہے ۔ مریضہ کو تنگی دور کرنے کے لئے ڈھیلے کپڑے پہننا
پڑتے ہیں ۔
۲۰ اکتوبر ۔ مریضہ کی عام حالت اب کچھ بہتر ہے اگرچہ پرانی تکلیف کبھی کبھی

نمودار ہو جاتی ہے وقتاً فوقتاً اختلاجی کیفیت اور تیز درد جس کا انظاہر سبب نفخ معدہ ہوتا ہے ۔خاص طور پر رات کے وقت برپا کرنے والے درد ہوتے ہیں۔ داہنی طرف قیناًاب تکلیف دہ ہو گیا ہے سونے سے قبل سانس میں خفیف سی گھٹن ، دماغی تردد اب اتنا زیادہ نہیں ہے لیکن اس کے معمولی اثر سے بھی پیشاب کی خواہش موجود ہے گردن کے پیچھے اور گدی میں اکڑن اب نسبتاً کم ہے ۔گرمی سے دردسر ، ماہواری کی تکلیف میں افاقہ ہے

۲۹ راکتوبر ۔ پچھلے ہفتہ مریضہ کچھ زیادہ بہتر نہیں رہی قلب میں تقریباً مستقلاً برپا کرنے والے درد موجود رہے اس کے خیال کے مطابق یہ درد زیادہ تکان کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ اسی دوران درد کا ایک انتہائی شدید دورہ بھی پڑ چکا ہے جو کافی دیر تک رہا۔ اختلاج اور دل میں کپکپی کا احساس ہے ۔جیسے کہ کوئی چیز پھڑک رہی ہو۔ اتوار کو گرجا جانے کے بعد سے بے حد کمزوری ہو گئی تھی ۔جس کی وجہ سے منگل کو ایک جلسے میں بہت گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ دماغی ہیجان میں کافی زیادتی ہے اور ساتھ ساتھ پیشاب کی خواہش بھی ۔حتیٰ کہ اب رات کو بھی یہی صورت رہتی ہے۔ گردن اور گدی کی اکڑن میں قدرے کمی ہے ۔مریضہ کو نارجنٹم نائٹریکم 40 M دی گئی ۔

۸ رنومبر ۔ دوا کھانے کے بعد مریضہ نے افاقہ محسوس کیا اور یہ سلسلہ تقریباً ایک ہفتہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حیض شروع ہو گئے اور یہیں سے اس کی حالت خراب ہونا شروع ہوئی۔ اس بار اس کو پچھلے ماہ سے زیادہ درد ہے اور وقتاً فوقتاً دل کی کیفیت بھی رہی ۔حالانکہ درد تیز نہیں رہا ۔مگر درد برابر موجود رہا ۔غنودگی کی کیفیت نہیں پیدا ہوئی سینے کے بائیں حصہ میں مستقل درد ۔ رات میں اضافہ اور صبح سارے حصہ میں دکھن کا احساس ۔رات میں سانس میں گھٹن بہت کم رہی

دماغی تردد میں بھی افاقہ رہا۔ پیشاب کی کچھ خواہش کھنچنے والے درد کے ساتھ رہی
گردن اور گدی میں اکثر اوقات کافی تکلیف دہ درد سر میں گرمی کے احساس کے ساتھ
خاصا درد۔ دو ہفتہ قبل جبڑے کے جوڑ میں اتنا شدید درد اٹھا کہ اس کا کھانا پینا مشکل
ہو گیا۔ منہ چلاتے وقت جبڑے کی ہڈی اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ مگر اس
کے ساتھ درد نہیں ہوتا۔ جس وقت جبڑے میں تیز درد ہوا تھا وہ کافی متورم تھا۔ درد
میں اگرچہ افاقہ ہو گیا ہے لیکن جبڑا اکثر اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ حال ہی میں جبڑے
پر کئی چھالے نکل آئے ہیں۔ قلب کے درد میں اضافہ ہو گیا ہے۔

سیپیا دیا گیا۔

یکم دسمبر: پچھلی ملاقات کے بعد سے اب تک مریضہ کی تمام علامات میں نمایاں طور
پر افاقہ ہو گیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ دو نئی تکالیف کا اضافہ بھی۔ درد سر تقریباً
مستقل ہے جو چندیا سے ہوتا ہوا گدی تک پہنچتا ہے اس دوران کسی بھی دماغی کام
کرنے سے متلی شروع ہو جاتی ہے بعض اعصابی درد بھی ہیں جو یکایک شروع ہوتے ہیں
اور اسی طرح خاموش ہو جاتے ہیں مثانے میں اکثر اوقات نیچے کھنچنے والے درد ہوتا ہے
پیشاب زیادہ اور گاڑھا۔ جسمانی محنت سے تکلیف مگر جلد ہی افاقہ، برخلاف اس
کے دماغی محنت سے اس کا برا حال ہو جاتا ہے دماغی تردد اور پریشانی سے دل میں میٹھا
درد ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ دماغی پستی کی کیفیت بھی۔ مریضہ کو پلاسیبو دیا گیا۔

۱۷ دسمبر: تمام علامات میں مجموعی طور پر افاقہ ہے۔ دل میں تیز درد کا کوئی حملہ نہیں
ہوا سوائے معمولی سی اختلاجی کیفیت کے دل کا میٹھا درد بدستور ہیجان اور
پریشانی کا باعث ہے۔ گردن کے پچھلے حصہ میں کسی قدر درد اور اکڑن ہے۔ داہنی

طرف لیٹنے سے بے چینی ہوتی ہے مگر درد نہیں۔ بصورت دیگر خصیۃ الرحم میں درد اور پیشاب میں زیادتی سب سے نمایاں تکالیف ہیں اس بار دوران حیض بھی اس کو بہت تکلیف رہی۔ جو شاید کئی سال سے نہیں ہوتی تھی۔

۲۰ رجنوری ۱۸۹۱ء قلب بوجھل محسوس ہوتا ہے درد بازو تک پھیل جاتا ہے تمام پرانی علامتیں کافی کم ہیں لیکن مریضہ میں ایک نئی تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ اس کا وزن بڑھ گیا ہے نیند میں سانس میں گھٹن حتیٰ کہ سونے میں بھی یہی تکلیف پیشاب گاڑھا اور اس میں سرخ گلابی ذرات قلب کی کیفیت میں نمایاں افاقہ بیٹھنے سے بایاں پیر سُن ہو جاتا اور گدی میں ہلکا درد (پچھلے ڈھائی ماہ کے دوران کوئی دوا نہیں دی گئی) مریضہ کو آرجنٹم نائٹریکم CM بھی دی گئی۔

۲۹ رجنوری کچھ اختلاجی کیفیت سوتے وقت سینے میں گھٹن (پرانی علامت) نظر کے سامنے سفید کپڑوں میں ملبوس ایک سایہ نمودار ہوتا ہے اور دل کو پکڑ لیتا ہے شیطان نظر آتے ہیں، لیکن مریضہ یہ سمجھتی ہے کہ یہ صرف خواب ہیں اس کے علاوہ بھی ڈراؤنے خواب، جن کی وجہ سے وہ نیند میں چیختی ہے حیض کے دوران درد، خون کے اجزا سے حسب معمول افاقہ۔ اگر درد کم نہ ہو تو پھر حتیٰ کہ قے۔ اسہال۔ اور ٹھنڈے پسینے اخراج گاڑھا سیاہی مائل اور منجمد جسمانی محنت کی زیادتی سے حیض بند ہونے کے بعد دوبارہ جاری ہو جاتا ہے مریضہ کا خیال ہے کہ وہ کسی زمانہ میں داہنے خصیۃ الرحم کی تکلیف میں مبتلا رہ چکی ہے۔

۲۵ رفروری۔ اس دوران مریضہ کی صحت کافی بہتر رہی۔ اگرچہ دماغی ہیجان کی وجہ سے کئی بار ہلکے درد کے دورے پڑ چکے ہیں۔ بائیں جانب قلب کے حصہ میں درد

اب بھی باقی ہے اور بعض مرتبہ یہ میٹھا درد بازو اور پیر تک پھیل جاتا ہے جن سے ان اعضا میں سن ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

۱۴ر مئی۔ اس دوران مریضہ کی تکالیف میں نمایاں افاقہ رہا۔ مگر اب علامات دوبارہ ظاہر ہو رہی ہیں۔ بائیں جانب دکھن اور سن ہو جانے کا احساس قلب میں بے چینی۔ گردن کے پچھلے حصہ میں درد اور اکڑن۔ آجنٹم نائٹریکم 30M، دہرائی گئی۔

۲۶ر جون پچھلی رپورٹ کے بعد سے مریضہ کی طبیعت بہت ٹھیک ہے قلب کی حالت دن بھر بہت بہتر رہتی ہے لیکن بعض اوقات رات میں کچھ دکھن ہو جاتی ہے کمر میں البتہ درد زیادہ رہا جس میں زیادتی بائیں طرف لیٹنے سے ہوتی ہے اور یہ حصہ کچھ زیادہ حساس بھی ہے پچھلے ہفتہ وقتاً فوقتاً داہنی آنکھ میں پھڑکنے کی کافی تکلیف رہی اور ساتھ ساتھ پپوٹے میں بالوں جیسی چبھن کا احساس بھی ہے۔ جس کی وجہ سے صاف نظر نہیں آتا تھا۔ یہ کیفیت آنکھوں کو مسلسل استعمال کرنے سے زیادہ ہو جاتی تھی۔ اور کسی بھی کام میں اگر مسلسل دماغی طور پر مصروف رہتی تو سر میں درد کی شکایت پیدا ہو جاتی۔

۲ر اگست پچھلے دو ہفتوں تک مریضہ کو افاقہ رہا۔ لیکن قلب کے درد کے دورہ کے بعد سے وہ بے حد کمزور ہو گئی ہے اور اس کی حالت بگڑتی جا رہی ہے اس دوران قلب میں ایک دو بار درد کے تیز دورے بھی پڑ چکے ہیں اور اس کے علاوہ میٹھا درد تو تقریباً ہر وقت ہی موجود رہتا ہے اور اسی کے ساتھ بایاں حصہ سن ہو جاتا ہے سر کے بائیں حصہ میں درد ہے۔ گدی کا درد بعض اوقات بڑھ جاتا ہے اور پھر گردن میں اکڑن

کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریضہ پر کبھی کبھی ایک عجیب قسم کی جنونی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس کے متعلق وہ توضیح نہیں کر سکتی۔ اس وقت اس کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کا سر پھٹ جائے گا۔ اور وہ دیوانی یا پاگل ہو جائے گی۔ کئی راتوں سے سانس میں گھٹن کی تکلیف ہے۔ اور دماغی ہیجان اور تردّد سے بار بار پیشاب کی حاجت اور خفیتہ الرحم میں درد۔

ارجنٹم نائٹریکم 3 CM دی گئی۔

۴ راکتوبر۔ مریضہ کی حالت خراب ہوتے ہوتے اب اپنی ابتدائی کیفیت پر واپس آگئی ہے پچھلی گرمیوں میں اس پر دماغی اور جسمانی دونوں طرح سے کام کی بہت زیادتی رہی۔ اور پچھلے چند ہفتوں سے وہ برابر مختلف تکالیف میں مبتلا ہے وہ بے حد کمزور اور مایوس ہو گئی ہے وہ محسوس کر رہی ہے کہ اس کے قلب کی تکلیف میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے یکایک چونک جانے یا کسی غیر متوقع ملاقات کی وجہ سے اس کو اختلاج قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ کیفیت بہر حال دل میں پھڑپھڑاہٹ کے مقابلے میں بہت کم ہے جو بغیر کسی وجہ کے ہی ہو جاتی ہے اور جس سے وہ بے حد کمزوری محسوس کرتی تھی۔ کبھی کبھی قلب میں تیز درد کی وجہ سے مریضہ کو بیٹھ جانا پڑتا تھا۔ اور اس میں داہنی طرف چت لیٹنے سے اضافہ ہوتا ہے وہ کروٹیں بدلتی رہتی ہے لیکن کسی پہلو اس کو آرام نہیں ملتا۔ سانس میں گھٹن بعض اوقات دماغی ہیجان اور تردّد سے پیشاب کی بار بار حاجت اور خفیتہ الرحم میں درد نمایاں ہیں۔ گردن کے پچھلے حصہ میں درد اور اکڑن۔ ساتھ ہی گردن کے غدود متورم اور شدید درد موجودہ علامات پچھلی کیفیات سے کافی مماثل ہیں۔ چنانچہ مریضہ کو ارجنٹم نائٹریکم 40M۔ اور پلاسیبو کی ایک پڑیا روزانہ رات میں کھانے کے لئے دی گئی۔

۹ راکتوبر۔ اس دوا سے مریضہ کافی بہتر ہے۔ قلب کی حالت اب درست ہے۔ صرف کبھی کبھی درد محسوس ہوتا ہے اور جلد ہی غائب ہو جاتا ہے گردن کے پچھلے حصہ میں بھی اب اکڑن نہیں ہے۔ فی الوقت رات کے وقت سانس میں گھٹن کی شکایت ہی سب سے نمایاں ہے۔

۵ جولائی۔ پچھلی دوا سے مریضہ کو اس قدر افاقہ رہا کہ اس نے دوبارہ آنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ اب اس کی حالت بہت بہتر ہو گئی ہے قلب میں تکلیف صرف اس وقت ہی محسوس ہوتی ہے جب بہت زیادہ تھکن ہو جائے یا دماغی پریشانی قلب اب بھی بڑھا ہوا ہے اور بعض اوقات اس کا دباؤ پسلیوں پر محسوس ہوتا ہے لیکن درد یا اور کوئی تکلیف نہیں ہے۔

زیر نظر کیس کافی غور طلب ہے۔ ایک سمجھدار طالب علم پر اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ کس طرح تیزی سے ابتری کی طرف مائل کیس کو صحت مند کیا جا سکتا ہے اس کیس میں نہ صرف مریضہ کی عام جسمانی تکالیف دور ہوئیں۔ بلکہ قلب کی پرانی بیماری بھی دور ہو گئی۔ ایک خاص بات جو قابل ذکر ہے وہ اونچی طاقتوں کو استعمال کرنے کے بعد دوبارہ دوا کی چھوٹی طاقتوں کا استعمال ہے جن کو اس وقت بروئے کار لایا گیا جب اونچی طاقتیں مریضہ کو بے زیادہ مفید نہ رہیں۔

کیس نمبر ۸۴

قلب کا گٹھیا

نام مِس ایس ای۔ عمر ۱۳ سال

مارچ ۱۹۰۸ء مریضہ التہاب العضلۃ القلب میں مبتلا ہے۔

(Rheumatic Myocarditis) قلب کی بالائی دھڑکن سست لیکن اورطہ (aorta) کی دھڑکن شدید۔ قلب میں دھونکنی کی سی آواز اور بایاں حصہ بڑھا ہوا۔ کبھی کبھی درد۔ (illegible) نبض ۱۲۰۔ گردن میں نبض کی طاقتور دھڑکن۔ پیروں اور گھٹنوں میں گٹھیا کی تکلیف، جو چار سال عمر میں شروع ہوئی تھی۔ چھ سال قبل گٹھیادی بخار بھی ہو گیا تھا۔ گرم اور نزلہ ٹھنڈے مشروبات کی خواہش۔ صبح آنکھ کھلنے پر منھ کا ذائقہ بدمزہ۔ اور دانتوں پر خون جما ہوا پیشاب مقدار میں زیادہ اکثر رات میں پسینے، شب میں کھلی ہوا۔ اور ٹھنڈے کمرے کی حاجت اور بائیں جانب سر کو اونچا کرکے سونا پڑے۔ کنپٹیوں، آنکھوں کے اوپر اور چندیا میں دردِ سر کی شکایت، ٹھنڈی ہوا سے افاقہ رخسار سرخ۔ مریضہ کو لیڈم ۱۰۲ دیا گیا۔

۸ اپریل۔ دوا کھانے کے بعد مرض میں کافی افاقہ ہوا اور دوسری علامات مثلاً نزلہ وغیرہ میں بحیثیت مجموعی کمی ہے۔ پیروں اور ہاتھوں کی گٹھیا کی تکلیف میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ نبض ۸۸۔

لیڈم ۱۰۲ کو دہرایا گیا۔

۱۱ مئی۔ مریضہ اب منھ بند کرکے سوتی ہے چہرے اور منھ کے اطراف مہاسے نکل آئے ہیں۔

۹ جون۔ گٹھیا کی معمولی سی تکلیف جو آتی جاتی رہتی ہے، اب آنکھوں کی حالت بہتر ہے پیٹ میں عجیب کیفیت ہے۔ چند لقمے کھانے کے بعد درد محسوس ہونے لگتا ہے ناشتے کے بعد سے دن میں تین مرتبہ اجابت ہوتی ہے پیشاب جلد جلد

اور دیر تک بیٹھنا پڑتا ہے آرم میٹ 10M دیا گیا۔

۲۹ر جون۔ حلق میں خراش۔ نبض ۸۰۔ اور بے ترتیب قلب کی دھڑکن طاقتور

۱۳ر جولائی۔ پیشاب بدبودار سڑے ہوئے مادۃ جیسی بو مگر پیشاب کے لئے

وقت کم لگتا ہے بائیں جانب کبھی کبھی درد۔ ہو سکتا ہے یہ معدے میں ہو۔ قلب میں درد۔

۴ر اگست۔	آرم میٹ 50M
۱۰ر اکتوبر	آرم میٹ 50M
۱۱ر جنوری	آرم میٹ CM

۲۹ر مارچ صبح۔ ذوشر افتین کا پلٹ جانا mitral

(regurgitation ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قلب ایک ساتھ بیدار چار بار

دھڑکتا اور پھر ٹھہر جاتا ہے گھٹیا اور جکڑ۔ صبح کے وقت بیدار ہونے پر منھ اور دانتوں

پر خون۔ نگلتے وقت حلق میں کسی ٹکڑے کا احساس۔ اجابت تسلی بخش۔ واہنے پیر میں

اینٹھن آرم میٹ 10M

۸ر مئی۔ دوا کو دہرایا گیا۔ کیونکہ مریضہ کی علامات دوبارہ ظاہر ہونا شروع ہو گئی

تھی۔

۳۰ر جون	آرم میٹ 50M
۲۸ر جولائی	آرم میٹ 50M
۶ر اگست	آرم میٹ CM
۲۵ر اگست	آرم میٹ CM

مئی ۱۹۰۹ء کو اس دوا کو پھر دہرایا گیا۔ اس وقت مریضہ کو کھانسی تھی جس

میں خون کا اخراج تھا۔ یہ کیفیت سردی لگنے سے پیدا ہو گئی تھی۔ ماہ جون میں مریضہ روزانہ دو بار تالاب میں نہاتی تھی جس کی وجہ سے قلب کے اطراف درد محسوس ہونے لگا۔ اس کے بعد مختلف اوقات میں قلب میں درد یا گٹھیاوی درد پیدا ہو جاتے تھے لیکن مریضہ کی عام حالت برابر بہتر ہوتی رہی۔ اور بالآخر وہ ایک صحت مند لڑکی بن گئی۔

دواؤں کے باہمی ارتباط کا مشاہدہ

(Complementary Relationship)

گدی میں حیض کے دوران دبانے اور پھٹنے والے انتہائی شدید درد جس میں حرکت سر کو جھکانے پیچھے جھکنے اور دائیں طرف لیٹنے سے اضافہ ہو۔ اور بیٹھنے اور کھڑے ہونے سے افاقہ۔ مریضہ کو بائیں کروٹ یا پشت پر لیٹنا پڑتا ہے چہرہ پیلا اور ٹھنڈا، بیماروں جیسا۔ آنکھیں پھٹی ہوئی۔ پلک مارنے سے گدی میں درد میں اضافہ۔ آنکھیں ایسی معلوم ہوں۔ جیسے کہ ان کو زبردستی کھولا گیا ہو۔ آنکھوں میں کھچاؤ۔ اور دباؤ۔ چہرہ پریشانی کا مظہر۔ پیر گھٹنوں تک برف کی مانند سرد۔

مریضہ کو عام طور پر گہرے سرخ رنگ کے حیض ہوتے تھے۔ جو مقدار میں بہت زیادہ تھے۔ اس نے کچھ ہفتہ قبل اپنی اعصابی علامات پر پلسا ٹیلا استعمال کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں اگلے حیض بدبودار سیاہ رنگ کے اور مقدار میں کم ہوئے۔ کاربو ویج ۲۰۰ کی ایک خوراک نے ہی سر کے درد میں فوری افاقہ کر دیا۔ اور اس کی عام حالت بہتر ہو گئی

مذکورہ بالا کیس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کس طرح جزوی طور پر حامل دوائیں مریض کی سطحی علامات کو بہتر کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن مریض کی عام

کیفیت کو بے ترتیبی میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ باہمی ربط رکھنے والی دوائیں کس طرح اگلی دوا کے عمل کو مزید بہتری کی طرف لے جاتی ہیں۔ چنانچہ ہم نے مشاہدہ کیا کہ کاربو ویج نے پلساٹیلا کے بعد باربط عمل کیا جس سے مریضہ کو خاطر خواہ افاقہ ہوا۔ کافی عرصہ بعد ڈھیلے بلغم کے ساتھ کھانسی شروع ہو گئی۔ جو پلساٹیلا کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ لیکن اس دوا نے مرض میں افاقہ کے بجائے اضافہ کر دیا۔ وہ دن بدن کمزور ہوتی گئی۔ پسینہ آنے لگا اور کھانسی خشک اور تکلیف دہ ہو گئی۔

اس مریضہ کو اب اسٹینم دیا گیا۔ جس نے اس کو فوری طور پر افاقہ پہنچایا۔ لیکن اس دوا کا کیس کی پچھلی علامات سے کوئی اندازہ نہ ہو سکتا تھا۔

اس نسخے سے دواؤں کے دو اثرات یعنی باہمی ارتباط اور ردِّ عمل (Anti dote) کا تجربی مشاہدہ ہو جاتا ہے اور اس کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ دوائیں کس طرح شفا پہنچاتی ہیں۔ پہلی دوا نے مریضہ میں صرف تحریک پیدا کی اور اگر اس کو اسی حال میں چھوڑ دیا جاتا تو وہ اپنا علاج ترک کر دیتی۔ یا اگر معالج اس صورت حال کو سمجھنے کی صلاحیت نہ رکھتا تو ہر دو صورتوں میں خطرناک صورت حال پیدا ہو جاتی۔ ایسے مواقع ایک بہت نازک موڑ ہوتے ہیں۔ جہاں پر بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔

کیس نمبر ۸۶

بچپن میں فالج

بچی۔ آر۔ پی۔ عمر ۹ سال۔

۲۵ رنومبر بیماری کی ابتداء ۱۲ راگست سے ہوئی تھی۔ پہلے بخار آیا تھا اور پھر فالج کا اثر ہو گیا جس سے عضلۂ ذالیہ (Deltoid) بایاں ہاتھ اور بایاں پیر متاثر تھا۔ کالکیریا سٹیکم CM ان اعضاء میں نیند کے دوران جھٹکے محسوس ہوتے تھے اور بچی کی آنکھ کھل جاتی تھی۔ اس کو ہر وقت ٹھنڈک اور سردی کی شکایت رہتی تھی اس کے پنجوں میں جلن تھی، جس کی وجہ سے ان کو بستر سے باہر نکالنا پڑتا تھا۔ اس کی ماں نے بتایا کہ وہ بے حد بے چین رہتی ہے کھیلتے کھیلتے دماغی ہیجان میں مبتلا ہو جاتی ہے اور ہاتھ مسلسل حرکت کرتے رہتے ہیں۔ خلاف مرضی بات ہونے سے لڑنے لگتی ہے۔ اور تھوڑا سا چلنے سے بھی تھکن کا احساس ہوتا ہے۔

مریضہ کو کالکیریا سٹیکم 10M دیا گیا۔ اس کو مزید دواؤں کی ضرورت نہ پڑی اور وہ تندرست ہو گئی۔

کیس نمبر ۸۷

چند سال پہلے میرے زیر علاج رہنے والے ایک خاندان کا بچہ کھیلتے ہوئے جھولے سے گر گیا۔ اور اس کے سر میں شدید چوٹ آئی اس وقت چونکہ میں کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ اس لئے قریب ہی کے ایک سرجن سے مدد لی گئی۔ اور اس نے بچہ کا علاج شروع کیا۔ اور اس طرح تین دن تک مجھے اس بچے کو معائنہ کرنے کا موقع نہ ملا۔

گرنے کے فوراً بعد بچہ بے ہوش ہو گیا تھا اور اب بھی اسی حالت میں تھا۔ اس کے کانوں سے ایک سفیدی مائل پتلے مادے کا اخراج شروع ہو گیا جس کو سرجن نے دماغی نخاعی سیال کہا تھا۔ جو کھوپڑی کے نچلے حصہ میں چوٹ کی وجہ سے خارج ہو رہا تھا۔ بچہ کی بے ہوشی میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی اور وہ سرجن اس کی زندگی کے بارے میں مایوس تھا۔

اور اس کا خیال تھا کہ بچہ مر جائے گا۔ اسی حالت میں مجھے طلب کیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ بچہ زرد رو
اور بے ہوش تھا۔ اور خرخراہٹ کے ساتھ سانس لے رہا تھا۔ اس کے کان سے سفید مادے
کی شکل کا اخراج تیزی سے بہہ کر تکیہ میں جذب ہو رہا تھا۔ یہ مادہ کافی خراش دار تھا کیونکہ
جہاں سے بھی گزرتا اس جگہ آبلہ سا پڑا ہو جاتا تھا۔ اس کا کان سرخ ہو گیا تھا۔ اور جلد کے وہ
حصے بھی جہاں سے مادہ گزر رہا تھا۔ اس کے علاوہ مجھے اور کوئی علامت نہیں ملی۔ میرا ارادہ
ہوا کہ میں بچے کو آرنیکا دوں لیکن میں نے ایسا نہیں کیا اور میں نے اس کو ٹیلوریم کی ایک
خوراک دی۔

دو گھنٹے کے بعد بچے نے قے کی۔ اور اخراج آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو گیا۔ اور
اس طرح اس کی تندرستی بحال ہو گئی اور دو ہفتوں میں وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

اس کیس کا ٹیلوریم سے کیا تعلق تھا۔ یہاں چوٹ کے اثر سے ایک سادہ کا اخراج
تھا۔ اور ٹیلوریم میں بغیر کسی چوٹ کے اس قسم کا اخراج پایا جاتا ہے اور ہم یہ بھی جانتے
ہیں۔ کہ اس دوا میں نخاعی سیال کا اخراج نہیں ہوتا۔ مگر دوا کا پہلا اثر جس کا میں نے
بچے میں مشاہدہ کیا وہ قے کا ہونا تھا۔ جو جسم کے ردعمل کو ظاہر کرتا تھا۔ اور یہ عام طور پر خیال
کیا جاتا ہے کہ دماغ پر چوٹ لگنے کے بعد اگر قے ہو جائے تو یہ جسم کے ردعمل کا اظہار ہے۔ اور
ایسے مریض کے تندرست ہونے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔

کیس نمبر ۸۸

غیر ارادی اجابت

ایک آٹھ سالہ بچے کو پچھلے پانچ سال سے غیر ارادی پیشاب اور اجابت کے

شکایت تھی ۔ اور اس دوران مستقل ایلوپیتھک علاج کے باوجود اس کو کوئی افاقہ نہ ہوا اس تکلیف کی وجہ سے بچے کی پتلون اکثر خراب ہوجاتی تھی ۔ اور اس کی ماں اس کو سزا بھی دیتی تھی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ بچہ اگر کوشش کرے تو اس شکایت پر قابو پاسکتا تھا جب بچہ کی ماں اس کو کوڑے لگاتی تو اس وقت اس کی حالت اور بھی غیر ہوجاتی اور فوراً اس کا پیشاب اور پاخانہ خطا ہوجاتا تھا۔

یہ تکلیف بچے کو صبح یا دوپہر سے قبل بہت کم محسوس ہوتی لیکن سہ پہر اور شام میں کئی بار اس کو اجابت ہوجاتی ۔ اور ہمیشہ اجابت کے ساتھ پیشاب بھی نکل جاتا ۔ بچہ پر سردی کا بہت جلد اثر ہوجاتا ہے اور ایسی حالت میں عام طور پر اسے تیز بخار اور ہجرانی کیفیت ہوجاتی ہے اور بعض مرتبہ خناق مطلق کی شکایت بھی ، اسہال کا رنگ بھورا اور بے حد بدبودار اور اسی طرح پیشاب لگنے سے کپڑے پر بھورے رنگ کا دھبہ پڑجائے اور نہایت بدبودار۔

دوا کے لئے مندرجہ ذیل دواؤں پر غور کیا گیا ۔

غیر ارادی اجابت :۔ ایکونائٹ ، آرسینک ، بیلاڈونا ۔ برائیونیا کلکیریا کیمفر ، کاربوویج ۔ چائنا ، سائنا ، کالچیکم ، کونیم ، ڈیجی ٹیلس ، ہائیوسائمس ۔ لاروسراسس ، مائکس ، میوریاٹک ایسڈ ، نائٹرم میور ، فاسفورس ، فاسفورک ایسڈ ، پلساٹیلا رہس ٹاکس ، سیکیل ، سلفر ، وریٹرم ،

سہ پہر میں اضافہ بیلاڈونا میں نمایاں ہے سردی لگنے سے تیز بخار اور ہجرانی کیفیت بھی بیلاڈونا کی مخصوص علامت ہے ۔ اس کے علاوہ بچے کی دیگر علامات بھی اس دوا سے کافی حد تک مماثلت رکھتی تھیں ۔ اس لئے بچے کو اسی دوا کی ۲۰۰ طاقت کی دو خوراکیں دی گئیں ۔ ہدایت کی گئی کہ اس کی علامات کا بغور مشاہدہ کیا جائے اور مکمل

کیفیت بتائی جائے۔

ایک ماہ بعد اس کی ماں نے بتایا کہ بچے کی حالت کافی بہتر ہو گئی ہے لیکن ابھی پوری طرح شفایابی نہیں ہوئی۔ دوا لینے سے اس کو صرف دو بار غیر ارادی اجابت ہوئی۔ اور ہر بار بارہ اور چار بجے دن کے درمیان۔ اس کے علاوہ ہر سہ پہر دو اور پانچ کے درمیان اس کو دو تین بار غیر ارادی پیشاب خطا ہو جاتا۔ لیکن صبح اور رات میں ایسا نہیں ہوتا۔ بچے کا بیان ہے کہ جب تک اس کو اجابت شروع نہیں ہو جاتی اس وقت تک اس کو حاجت کا احساس نہیں ہوتا۔ اور ایک بار اگر پاخانہ نکلنا شروع ہو جائے تو وہ اس کو روک نہیں سکتا۔ اس کا پیشاب کپڑے پر سرخی مائل بھورا داغ ڈالتا ہے اور بہت بدبودار بھی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ غیر ارادی اجابت کے ساتھ ہی اس کی ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصہ سے درد شروع ہو جاتا ہے۔ جو اوپر چڑھتا ہوا گدی تک پہنچتا ہے اور پھر چند پل میں چلا جاتا ہے یہ درد چند پل یا پھر تقریباً ایک گھنٹہ تک رہتا ہے۔ اجابت کے ساتھ بچے کا پیشاب بھی عام طور پر خطا ہو جاتا ہے لیکن مذکورہ بالا درد اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اجابت کے ساتھ پیشاب نہ ہو۔

درد کی یہ عجیب کیفیت جو پوری ریڑھ کی ہڈی میں محسوس ہو۔ فاسفورس کی مخصوص علامت ہے اسی لئے اس کو اس کیس کی نمائندہ علامت کی حیثیت دی گئی گریک کی ریپرٹری (Greek's Illustrated Repertory) میں اس علامت کا اظہار صفحہ ۷۷ پر اس طرح مذکور ہے۔ "دوڑنے والا درد جو اجابت کے دوران ہو۔ اس کا آغاز دمچی سے ہو اور وہ ریڑھ کی ہڈی سے گزرتا ہوا چند پل میں پہنچے اور اس کے اثر سے سر پیچھے کی طرف کھنچ جائے۔" اس کے علاوہ فاسفورس میں مقعد

کے عضلہ عاصرہ (Sphincters) کا فالج بھی موجود ہے دوسری دوائیں بیلاڈونا جلسیمیم ۔ہائیوسائمس ۔گریفائٹس وغیرہ ، فاسفورس میں بھورے رنگ کے اسہال بھی پائے جاتے ہیں ۔جو بدبودار ہوتے ہیں ۔اس کے علاوہ اس میں ہیجان اور خوف سے اضافہ بھی ملتا ہے ۔پہلی علامت پر غور کرنے کے بعد اور پھر غیرارادی اسہال کی کیفیت کا سردی سے آسانی سے متاثر ہونا اور اس کا سینے پر پہونچنا یہ تمام علامات فاسفورس کے انتخاب کو تقویت پہونچاتی ہیں ۔البتہ اس دوا میں شام میں اضافہ کی کیفیت موجود نہیں ہے لیکن اس ایک علامت پر اس دوا کو رد نہیں کیا جاسکتا ۔جب کہ اور کوئی دوا مریض سے اتنی نمایاں مماثلت نہیں رکھتی ہے چنانچہ مریض کو فاسفورس 5M کی ایک خوراک دی گئی ۔جس نے اس کی صحت کو بہت جلد بحال کردیا ۔

کیس نمبر ۸۹
معدے کی تکلیف

نام ۔ڈاکٹر اے ایچ اے ۔عمر ۳۶ سال

مریض پچھلے چھ آٹھ ماہ سے معدے کی تکلیف میں مبتلا ہے ۔ایک ماہر خصوصی نے اس مرض کو معدہ کا پھوڑا تشخیص کیا ہے ۔چنانچہ اس کے معدے کو دھویا گیا اور بہت تیز دوائیں استعمال کی گئیں ۔لیکن اس کے باوجود بہتری کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی ۔اور اس صورت حال نے مریض کو مایوس کر دیا ہے ۔

۲ نومبر ۱۹۰۲ء ناشتہ سے بے رغبتی (متلی کے ساتھ) اور ناشتہ سے قبل کمزوری کا احساس (کمالی باقی کردم) اور بعض اوقات دوپہر کے کھانے سے قبل بھی

پیاس غائب، سینے کی ہڈی میں اندرونی جانب دکھن کا احساس جسمانی محنت سے اضافہ (کالی بائی کرومم) گردن کے عضلات میں درد، حلق صاف کرتے وقت سانس کی نالی میں یہ احساس جیسے ڈوری سے کھینچا جا رہا ہو۔ مریض سرد مزاج، سردی سے بے حد حساس آرام کرنے سے طبیعت بہتر۔ پچھلی گرمیوں میں قبض کی شکایت تھی۔ لیکن اب نہیں ہے بغلوں میں پسینہ آتا ہے اور سوتے وقت ٹھنڈے رہتے ہیں سردی سے بہت جلد متاثر ہو جاتا ہے سردی کا اثر ناک اور حلق سے ہوتا ہے سر میں بھوسی۔ مریض کو کالی بائی کرومم 10M دیا گیا ہے۔

۱۶ر نومبر بہ حیثیت مجموعی مریض بہتر ہے سینے کی ہڈی میں خفیف سی دکھن ہے اور ضجرہ میں تنگی۔ سیک لیک۔

۳۰ر نومبر۔ مریض کی حالت مزید بہتر ہے گردن میں یہ احساس ہے کہ جیسے دائیں جانب سے ایک ڈوری سینے تک کھینچی جا رہی ہو۔

پلاسیبو۔

۱۴ر دسمبر۔ افاقہ بدستور جاری ہے۔ اب صرف ناک اور حلق کی شکایت ہے جو کہ صبح ہی بیدار ہونے کے بعد شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نگلتے وقت حلق میں کچھ تکلیف۔ کالی بائی کرومم 10M۔

۲۵ر جنوری ۱۹۰۲ء کالی بائی کرومم 50M

۳ر مارچ۔ کالی بائی کرومم 50M

مریض نے اس دوران وقتاً فوقتاً اپنی تکالیف میں افاقہ کی اطلاع دی۔ اب وہ ایک صحت مند انسان بن گیا ہے اور اس کے مرض کی کوئی علامت باقی نہیں ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ وہ ہومیوپیتھی کا بڑا مداح بھی ہو گیا ہے۔

لیپرا وُلگرس

(Tepra Valentis)

یہ مرض جیبل کی ایک شدید قسم ہے جس میں ہتھیلی کے برابر چوڑے ابھار پیٹ اور جسم کے دوسرے حصوں پر نمودار ہوتے ہیں۔ ان میں رات کے وقت بستر کی گرمی سے بے انتہا خارش ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں میں ملیساٹیلا حیرت انگیز طور پر مفید ثابت ہوئی ہے۔ یہ دوا مرض کی تہہ تک پہنچ کر اس کو بالکل دور کر دیتی ہے۔ حالانکہ دوا کی اس خاصیت کا ذکر کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ مگر میں نے اس دوا کو اسی خصوصیت کی بنا پر کتوں کی خارش میں کامیابی کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

اس دوا کے گہرے اثرات کا مشاہدہ سلفر کے ردِ عمل کی صلاحیت پر بھی کرنا چاہیے۔ جب سلفر کو اندرونی یا بیرونی طور پر خارش کو دبانے کے لئے کیا گیا ہو تو ملیساٹیلا اس کے اثرات کو زائل کر کے دوبارہ باہر نکالتی ہے بہرحال تمام جلدی بیماریوں میں معالج کے پیشِ نظر مریض کی منجملہ کیفیات پر سب سے آخر میں غور کرنا چاہیے اگر ایسا نہ کیا گیا اور دوا صرف جلدی شکایت ہی کے لئے دی جائے تو ایسی صورت میں جلد کی تکلیف میں افاقہ تو ہو سکتا ہے مگر مریض کی عام حالت ابتر ہوتی جائے گی۔

کیس نمبر ۹۰
سر کی چوٹ

نام۔ مسٹر آر۔ آر۔ ای۔

یہ کیس جو شدید تکلیف کا مظہر تھا، ایک حادثہ کا نتیجہ تھا جس میں ایک شخص گھوڑے سے گر گیا تھا۔ یہ ایک کسان تھا، اور اس کے مالک نے اس حادثہ کی اطلاع دی تھی۔

بائیں جانب کا گٹھیا اور اسی طرف ہاتھ سے کلائی تک اور گھٹنے سے کولہے تک چاقو مارنے والے درد تھے جو دوروں کی شکل میں آتے تھے۔ اس قسم کا درد پچھلے کئی دنوں سے نہیں ہوا تھا۔ سوتے وقت درد میں اضافہ ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے مریض سو نہیں سکتا تھا۔ نیند نہ آنے کی وجہ سے مریض پاگل سا ہو جاتا۔ لیٹنے اور بیٹھنے سے سارے جسم میں اکڑن محسوس ہوتی۔

مریض کی مالکن نے حادثہ کے فوراً بعد اس کو رسس ٹاکس ۹ ہی کی چند خوراکیں دی تھیں۔ جس کا اس پر اچھا اثر ہوا تھا چنانچہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو میں نے بھی یہی دوا ۲۰۰ طاقت میں اس کو کھلائی۔ دوا نے مریض پر صرف عارضی اثر کیا جس کا اندازہ مندرجہ ذیل تفصیل سے ہو جائے گا۔

یکم دسمبر۔ مریض کے مالک نے مجھے اطلاع دی کہ وہ جب سے ایک شراب خانے میں ملازم ہوا تھا۔ اس کو نیند بہت کم آتی تھی۔ لیکن میری دوا کھانے کے بعد چار یا پانچ راتوں میں وہ بہتر طریقے سے سویا۔ اتنی اچھی نیند اس کو زندگی میں شاید ہی کبھی آئی ہو اس دوران وہ چار سے پانچ گھنٹے تک گہری نیند سو جاتا تھا۔ لیکن اب اس کی نیند پھر بگڑ گئی ہے اور اب صورت حال یہ ہے کہ چوبیس گھنٹوں میں دو گھنٹے بھی اچھی طرح نہیں سو پاتا۔ تقریباً تمام رات آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ اور وہ اپنے ہاتھوں سے آنکھوں کو بند کرتا ہے وہ دن میں جاگتے وقت برا برے خواب دیکھتا ہے اور اس حالت میں

وہ اپنے والد یا مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے اس کے علاوہ جو بھی واقعات پڑھتا ہے وہ بھی اس کی نظر کے سامنے رہتے ہیں۔ خاص طور پر فوجی مناظر۔ مثلاً کیوبا کی جنگیں وغیرہ ۔ مریض جنگ میں گھوڑا سوار کی حیثیت سے شریک ہو چکا تھا۔ وہ اعصابی طور پر حساس ہے اور نیند کے دوران ذراسی آواز سے چونک جاتا ہے اس حالت میں اس پر ڈر کا غلبہ نہیں ہوتا۔ لیکن سر تا پیر وہ اعصابی ہیجان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مریض کے لئے یہ ایک عجیب سی صورت حال ہے۔ ہر وقت کانوں میں ہلکی سی بھنبھناہٹ محسوس ہوتی ہے جیسے کہ لکڑی میں سوراخ کرنے والی مکھی کی آواز لیکن اگر وہ خاموشی سے جاگتا ہے تو پھر یہ شکایت غائب ہو جاتی ہے۔ اگر بھنبھناہٹ کی آواز تیز ہو جائے تو اس کے تالو میں ایک کان سے دوسرے کان تک درد کا احساس ہوتا ہے درد ہمیشہ ایک جانب لیٹنے سے ہوتا ہے اور اسی حصہ میں ہوتا ہے جس پر وہ لیٹا ہو اسی لئے مریض چت لیٹتا ہے سر کا یہ درد بیٹھنے یا چلنے سے کم ہو جاتا ہے۔ پیشانی پر ہمیشہ بھاری پن اور بائیں حصہ میں وقفے وقفے سے تیز ٹیکن والا درد۔ ۱۸ ماہ پہلے سر کے اسی حصہ پر گرنے کے بعد گھوڑے نے پیر رکھ دیا تھا۔

حادثے کے بعد سے مریض کا حافظہ بہت خراب ہو گیا ہے۔ اور سر کے متاثرہ حصہ میں بہت تکلیف ہوتی ہے اس کو پسینہ آسانی سے اور بہت مقدار میں آتا ہے جس کی وجہ سے اس کو بہت سردی لگتی ہے وہ جب بھی کھلی ہوا میں کام کرتا ہے۔ پسینہ کی وجہ سے ٹھنڈک کا اثر ہو جاتا ہے چھونے سے سینے میں دکھن ہوتی ہے خاص طور پر پسلیوں اور سینے کی ہڈی کے مقام پر بظاہر یہ عضلاتی درد معلوم ہوتا ہے۔ مریض کافی کام کرنے کے باوجود تھکن محسوس نہیں کرتا۔ بلکہ غیر معمولی توانائی کا اظہار ہوتا ہے پچھلے چند

وں سے اس کی آنکھوں میں بعض اوقات وحشت سی محسوس ہوتی ہے وہ اپنی بے تابی ی وجہ سے بے حد پریشان ہو رہا ہے اور اس بارے میں اس کو جنون کی حد تک تشویش ہو گئی ہے۔ وہ دن میں تین بار کافی پیتا ہے اور کسی طرح اس کو چھوڑنے پر تیار نہیں اس کی خوراک بہت کم ہے۔ ابتدا ہی سے وہ کم خوری اشیا نظر آجائیں تو پھر اس کے لئے وہاں بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل علامات کے پیش نظر میں نے اس کے لئے ٹیرٹرم سلف 200M کی ایک خوراک بھجوا دی۔ ۲۸ دسمبر۔ دوا نے مریض پر حیرت انگیز اثر دکھایا۔ اب وہ اچھی طرح سو سکتا ہے اور ایک تندرست انسان نظر آتا ہے اس کے چہرے سے جھریاں دور ہو گئیں ہیں۔ اور اب اس کی آنکھوں سے ملائمت اور جوانی کا اظہار ہوتا ہے۔

دوا استعمال کرنے کے دو دن بعد اگرچہ مریض کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن اس کے بعد یہ کیفیت دور ہو گئی۔ اور اس کی نیند اعتدال پر آگئی۔

کیس نمبر ۹۱

پستان کی رسولی

نام مسز ایچ۔ عمر ۳۵ سال

مریضہ کئی بچوں کی ماں تھی۔ لیکن دوران حمل اس کو ہمیشہ کافی تکلیف رہتی تھی یہ پچھلا وضع حمل نسبتاً کم تکلیف دہ تھا۔ لیکن پھر بھی وقت ہی سے ہوا تھا جس کا سبب گردن رحم کا بڑھ جانا تھا۔ مریضہ کو جب پہلی بار وضع حمل ہوا تھا اس وقت اس کے داہنے پستان میں ایک پھوڑا ہو گیا تھا جس کا مناسب علاج نہیں ہوا اور زخم

پر پیدا ہونے والی کھرنڈ ہمیشہ تکلیف کا باعث بنی رہی۔ آخری حمل کے دوران چونکہ مریضہ میرے زیر علاج رہی اس لئے میں نے حتی الامکان اس کی علامات کے مطابق مناسب دوائیں دیں۔ بچے کی ولادت کو دو ماہ گزر چکے ہیں۔ لیکن اب مریضہ کے داہنے پستان میں ایک سخت لوتھڑا سا پیدا ہو گیا ہے جب اس نے بچے کو دودھ پلانا شروع کیا تھا اسی وقت اس پھوڑے کی علامات نظر آ رہی تھیں مریضہ کو گریفائٹس دیا گیا۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ پھر فائی ٹولیکا استعمال کرایا گیا جس سے کچھ عارضی افاقہ ہوا۔ دودھ اب تقریباً خشک ہو چکا ہے اور سینے میں ایک سخت گانٹھ موجود ہے جس کے ساتھ ساتھ سر پستان اندر کی طرف دب گیا ہے اس کے اثر سے بغل میں چھوٹی چھوٹی گلٹیاں پیدا ہو گئی ہیں متاثرہ حصہ میں مریضہ کو ڈنک مارنے والے درد کی شکایت ہے اور ساتھ ساتھ وقت سے پہلے حیض کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ مریضہ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ دودھ پلانے کے دوران اس کو ہمیشہ حیض جاری ہو جاتا ہے۔ اخراج گہرا اور منجمد۔ اور معمول سے اخراج سے بھی بے انتہا کمزوری کا احساس چہرہ بیماری کا مظہر۔ رات میں سوتے وقت کافی پسینہ۔ دوا کے انتخاب کے لئے علامات کو اس طرح ترتیب دیا گیا۔

۱:۔ **پستان میں جلن** :۔ ایس۔ بیلا۔ کلکریا۔ کاربوانیملس۔ آیوڈیم لیڈم میزریم۔ سیلینیم۔ لارو سراسس۔ فاسفورس۔ لائیکو۔ ٹیرنٹولا۔

۲:۔ **پستان میں ڈنک لگنے کا احساس** :۔ ایس۔ بربیرس، کاربوانی میلس۔ کونیم۔ کریوزوٹ، گریفائٹس۔ گریشیولا۔ انڈیگو۔ کالی کارب لارو سراسس، لائیسین۔ میورکس، نیٹرم میور، فاسفورس ریم، سینگوئنیریا، سپیا

۳:۔ **پستان میں گانٹھیں**۔ بیلا، کاربوانی میلس، کالوسینتھ، کونیم، گریفائٹس

لائیسین نائٹرک ایسڈ۔ سائیلشیا۔

۴:۔ پستان کا کینسر :۔ بیلا۔ کاربوانی سیلس۔ کالوسنتھ، کونیم، گریفائٹس

لائی سین نائٹرک ایسڈ، سائیلشیا۔

۵:۔ نیند میں پسینہ :۔ کاربوانی سیلس، سائی کوٹا۔ چائنا، ڈروسرا

یوفریشیا، فرم میٹ۔ جڑوتا، مرکسال، نکس، فاسفورس، پلس، سلیشیم، تھوجا

۶:۔ اختتام حیض کے بعد بے حد کمزوری :۔ ایلومینا۔ کاربوانی سیلس

چائنا۔ ای کاک، فاسفورس۔

۷:۔ ایام رضاعت میں حیض :۔ کلکیریا، سائیلشیا۔

آخری علامات میں پائی جانے والی دونوں دواؤں میں سے کوئی بھی مریضہ کی دیگر

علامات سے مطابقت نہیں رکھتی تھیں۔ علامات پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ

کاربوانی سیلس اور فاسفورس پورے کیس میں حاوی ہیں لیکن اخراج حیض جو گہرا اور منجمد

ہے۔ فاسفورس میں زیادہ نمایاں نہیں ہے جتنا کاربوانی سیلس میں اس کے علاوہ حیض

کے بعد کمزوری بھی اس دوا میں فاسفورس سے زیادہ نمایاں ہے۔ حالانکہ یہ خاصیت

دونوں ہی میں موجود ہے۔

حیض کا خون گہرے رنگ کا جس کے بعد مریضہ کو بے حد کمزوری محسوس ہو۔ اور

اس قدر کہ بات بھی مشکل سے کر سکے۔ ڈاکٹر کانسٹنٹائن ہیرنگ کی گائیڈنگ سیمٹم۔

(Guiding symptons) میں کاربوانی سیلس کی خصوصیت ہے چنانچہ

مریضہ کو یہ دوا 3 M طاقت میں دی گئی۔

چار ہفتہ بعد جلن۔ ڈنک مارے جانے کی کیفیت اور بغل کے غدود سب غائب

ہو گئے۔ حالانکہ دوا دینے کے دن تک پستان میں بے انتہا تکلیف دہ درد ہوئے تھے۔ اس دوا کو انتالیس دن بعد دہرایا گیا۔ اب پستان کا لوتھڑا بالکل تحلیل ہو چکا ہے۔

کیس نمبر ۹۲

فالج

ایک لڑکا۔ عمر ۶ سال

بایاں بازو۔ غذا کی نالی اور حلقوم پر فالج کا اثر۔ نگلنے میں تکلیف سیال اشیاء کا ناک سے خارج ہونا۔ ٹھوس غذا سے گھٹن۔ بچہ ناک سے بات کرتا ہے۔ بائیں ہاتھ کی حرکت محدود۔ کوئی چیز اٹھا نہیں سکتا۔ زرد رو۔ بیماری کا منظر چیک دار اور روغنی۔ بچہ بات کرتے وقت سر کو پیچھے کی طرف جھٹکا مارتا ہے۔ کھاتے وقت گلے میں پھندا۔ قبض کی شکایت اور اجابت تقریباً غائب۔ بار بار غیر مؤثر حاجت۔ مرض میں روز افزوں اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ اس مرض کا حملہ بچے پر چند ہفتہ پہلے ہو چکا ہے۔ خاندانی کوائف میں کوئی قابل ذکر بات معلوم نہ ہو سکی۔ ویسے خاندان میں سورا کی کیفیت نمایاں ہے۔ تین سال قبل بچہ رس ٹ   ) کے زہریلے اثرات سے متاثر ہوا تھا لیکن اپنے آپ تندرست ہو گیا۔ سوتے میں باتیں کرتا ہے اور روتا ہے۔ ہاتھ کو پھیلا نہیں سکتا لیکن موڑ سکتا ہے بایاں ہاتھ تو تقریباً مکمل طور پر فالج زدہ ہو چکا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ دوسرے ہاتھ کو بھی پھیلانے میں دقت محسوس ہونے لگتی ہے اور گرم ہوا میں جسم پر دانے نمودار ہو جاتے ہیں۔

مریض کو پلمبم 42 M دیا گیا۔ جس نے اس کو چھ مہینے میں تندرست کر دیا۔

کیس نمبر ۹۳
پیڑو کے نسیج الخلوی کا التہاب
(Pelvic Cellulitis)

نام ۔ مسز ایل ۔ عمر ۳۶ سال ۔

مریضہ التہاب نسیج الخلوی میں مبتلا ہے اور صاحب فراش ہے کافی علاج کے باوجود وہ اکثر بیمار رہتی ہے پیٹ میں نفخ ۔ پیڑو کے حصہ میں بے حد ذکی الحسی ۔ جس کا احساس پیٹ کے دوسرے اعضاء تک محسوس ہو ۔ رحم اور خصیۃ الرحم بڑھے ہوئے ۔ جھبل سے رحم تک التہابی کیفیت ۔ گرم غسالہ اور بیرونی طور پر گرم سینک ہی فی الوقت واحد آرام کا ذریعہ ہیں بیرونی طور پر جب سینک سے گرمی کم ہو جائے تو اس کو بے انتہا تکلیف ہوتی ہے ۔ بہر حال مریضہ ان حالوں زندہ تھی ۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا وقت قریب آچکا ہے موسم کی ہر سرد تبدیلی اس کی تکالیف میں اضافہ کا باعث تھی ۔

مریضہ کو قبض تھا ۔ حیض جلد جلد آتے تھے اور پیر ہمیشہ ٹھنڈے اور نم رہتے تھے دماغی طور پر مایوسی کا غلبہ تھا ۔ اندرونی اور بیرونی غسالہ وغیرہ بند کرا دیا گیا ۔ اور مریضہ کو گرم کپڑے پہنا دیئے گئے اور اس کو کلکیریا کارب M ۵۰ کی ایک خوراک دی گئی ۔

مریضہ کو مزید دوا کی ضرورت نہ پڑی ۔ اور چار ماہ میں وہ صحت مند ہو کر وہ اپنے کام کاج کے قابل ہو گئی ۔ دوا دینے کے تین دن بعد حیض شروع ہو گئے جس میں اجزاء کے ساتھ رحم میں درد بھی تھا ۔ حیض اپنے وقت پر ختم ہو گئے ۔ اور ساتھ ہی ساتھ مریضہ کی تمام تکالیف بھی ۔

کیس نمبر ۹۴

اینٹھن کے دورے

نام بسنر جی - عمر ۲۴ سال - بیوہ

مریضہ پرانے اینٹھن کے دورے کی شکایت تھی۔ ایک دن میں اس کے گھر گیا اور اس کی ماں کے ہاتھ پر بائی جانے والی رسولی کو علیحدہ کیا اس منظر کو دیکھنے سے مریضہ پر ہیجان کا دورہ پڑا۔ اور اس کے سارے جسم پر اینٹھن کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس کی ماں نے مزید بتایا کہ گرج چمک کے ساتھ ہر طوفانی موسم میں اس قسم کے دورے پڑتے ہیں۔ اور دو تین گھنٹے تک جاری رہتے ہیں۔ میں نے مریض کو فاسفورس ۳۰ کی ایک خوراک دی۔ جس سے اس کی تکالیف دور ہو گئیں اور اب اس پر طوفانی موسم یا گرج چمک کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کی مزاجی کیفیت بھی یکسر تبدیل ہو گئی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے وہ اپنے آپ کو ایک اپاہج انسان اور ایک لاعلاج مریضہ تصور کرتی تھی۔

کیس نمبر ۹۵

خروج الرحم

مسز کے - عمر ۲۸ سال شادی شدہ۔

مریضہ میرے پاس دیہات سے آئی تھی۔ اور اس کی تکلیف کو ایک ماہر امراض نسواں نے خروج الرحم تشخیص کیا تھا۔ وہ ایک دبلی پتلی عورت تھی۔ ویسے عام

تندرستی اچھی معلوم ہوتی تھی۔ اس نے رحم کو گرنے سے بچانے کے لئے ایک پیسری (Pe...) (...ry) نا چڑھا رکھی تھی کیونکہ اس کے بغیر نہ وہ چل سکتی تھی اور نہ کھڑی ہو سکتی تھی میرے پاس وہ گاڑی میں آئی تھی۔

۱:۔ اُس کو پیشاب آہستہ آہستہ اور کافی دیر انتظار کرنے کے بعد شروع ہوتا تھا۔ :۔ سیپیا، لائیکوپوڈیم، آرنیکا، ہیپر سلف، زنکم میٹ، اور کنابس انڈیکا۔

۲:۔ شدید قبض مقعد میں ایک لوتھڑے کا ہمیشہ احساس جو اجابت کے بعد بھی موجود :۔ سیپیا۔

۳:۔ معدہ میں بھوک اور خالی پن کا احساس۔ سیپیا، میورکس، اگنیشیا، ہائیڈرو سائنک ایسڈ۔ اور بعض دوسری دوائیں۔

۴:۔ پیڑو میں ہر وقت یہ احساس کہ رحم مقعد سے باہر آجائے گا۔ سیپیا، میورکس، لیلیم ٹگ، نکس، زنکم میور، پلس۔ وغیرہ

۵:۔ بیرونی اعضاء کو آرام کی خاطر کسی کپڑے سے دبائے رکھنے کی ضرورت :۔ سیپیا۔

۶:۔ دُبلی پتلی اور زرد رنگ :۔ سیپیا۔

مریضہ کو سیپیا CM کی ایک خوراک دی گئی۔

دوا کو دیئے ہوئے اب تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن اس دوران اس کو کبھی بھی کسی طبیب سے مشورہ کی ضرورت پیش نہ آئی۔ اس سے قبل وہ ایک معذور عورت تھی۔ لیکن ایک ہی خوراک نے اس کو صحت مند کر دیا۔

کیس نمبر ۹۶

خروج الرحم

مذکورہ بالا مریضہ نے تسلی بخش شفایابی حاصل کرنے کے بعد اسی طرح مرض میں مبتلا ایک اور مریضہ کو میرے پاس بھیجا۔ یہ خاتون چھوٹے قد کی ایک مضبوط عورت تھی اس کے بال اور آنکھیں سیاہ تھیں۔ وہ بھی ایک سال سے پیسری استعمال کر رہی تھی کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے گھر کے کام کاج انجام نہیں دے سکتی تھی۔ میں نے اس کی پسری نکال دی اور اس کو ہدایت کی کہ وہ ایک ہفتہ تک روزانہ میرے مطب پر آکر اپنی حالت بتلائے اور اس دوران مریضہ کو سیک لیک دے دیا گیا۔

میں روزانہ اس کی علامات کو لکھتا رہا۔ اس طرح ایک ہفتہ کے بعد میں نے یہ محسوس کر لیا کہ اب مریضہ کی تمام انفرادی علامات کا علم ہو چکا ہے اس کیس میں سب سے نمایاں اس کی دماغی کیفیت تھی اور اس کو ایسی دوا کی ضرورت تھی جو اس کیفیت کو دور کر کے اس کی صحت کو بحال کر سکے۔

۱۔ مریضہ کو اپنے دماغ میں ایک عجیب ابتری کی کیفیت کا احساس تھا۔ اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاگل ہو جائے گی۔ للیم ٹگ۔

۲۔ پیڑو میں وزن کا احساس جیسے کہ رحم باہر نکل آئے گا۔ سیپیا۔ للیم ٹگ، میوریکس، نیٹرم میور، نکس ہلس، پلوڈر، اور دوسری دوائیں۔

۳ ۔ بیرونی اعضاء کو ہاتھ سے دبائے رکھنے کی ضرورت تاکہ اندر سے کوئی چیز نکل نہ جائے
للیم تگ ، سیپیا ، میوریکس ۔

۴ ۔ پیرو میں منتشر ہونے والے درد جو ران کی طرف جائیں ۔ للیم تگ

مریضہ کو للیم تگ ۰۰۲ طاقت میں ایک دن کے لئے پانی میں دیا گیا اور ایک ہفتہ تک پلاسیبو۔

دوا کھانے کے بعد اس کو اسقدر افاقہ محسوس ہوا کہ وہ چڑیا گھر کی سیر کرنے گئی حالانکہ وہ پیسری کی موجودگی میں ایسا کرنے سے قاصر تھی ایک ہفتہ بعد مریضہ کو اسی دوا کی ۰۰۲ طاقت میں کچھ پڑیاں دی گئیں اور یہ ہدایت کی گئی کہ ان کو صرف اسی وقت استعمال کرے جب اس کو دوبارہ تکلیف محسوس ہو۔

ایک سال بعد مریضہ نے لکھا کہ اس دوران اس کو صرف ایک ہی خوراک کھانے کی ضرورت پیش آئی ۔ اور باقی خوراکیں احتیاط سے رکھی ہوئی ہیں اس نے میری فیس وغیرہ ادا کرنے کے علاوہ پچاس ڈالر کا ایک چیک بھی پیش کیا اور اس کے شوہر کا خیال تھا کہ اس نے اپنی بیوی کے علاج میں جتنا خرچ کیا ہے اس میں میرا علاج سب سے ارزاں تھا۔

کیس نمبر ۹۷

حلق کا ورم

ایک پچاس سالہ خاتون جنوری میں میرے پاس آئی ۔ اس کے حلق میں سخت تکلیف تھی جس کی وجہ سے وہ مشکل سے باہر نکل سکتی تھی ۔ اس کو یہ شکایت چھ ہفتے سے

تھی۔ اور اس دوران وہ مستقل ایلوپیتھک علاج کرا رہی تھی۔

۲۰ جنوری۔ چھ ہفتہ قبل اس کو انفلوئنزا ہو گیا تھا۔ اور اسی وقت سے اس کے حلق میں دکھن موجود ہے اگرچہ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ تکلیف بائیں طرف سے شروع ہوئی اور دائیں طرف تک پھیل گئی۔ ٹھوس اشیاء کے نگلنے سے تکلیف میں اضافہ ہوتا تھا۔ اور گرم مشروبات سے افاقہ۔ بیرونی طور پر اس کا گلا متورم تھا آواز و سماعت تقریباً غائب تھی۔ جبڑے اور گردن کے ایک حصہ میں خشک کھانسی اور درد۔ صبح کو کوئی افاقہ نہ تھا۔ ٹھنڈی چیزوں کی خواہش تھی۔ لیکن ان سے گلا خراب ہو جاتا تھا کئی ماہ سے قبض تھا (پرانی تکلیف)

اس کیس میں سوائے حلق کی تکلیف میں سردی سے اضافہ کے باقی تمام علامات لیکیسس سے مماثلت رکھتی تھیں اور یہ نمایاں طور پر اسی دوا کا کیس تھا چنانچہ رقیہ کو لیکیسس M ۱ دی گئی۔

۲۵ جنوری پہلی خوراک کے بعد حلق کی تکلیف میں کافی اضافہ ہو گیا ٹھنڈے پانی سے بھی تکلیف میں اضافہ تھا۔ اور رات میں ٹھنڈی ہوا میں سانس لینے سے جلن کا احساس۔ ٹھنڈے پانی کی ہر وقت پیاس کئی ماہ بعد اجابت روزانہ ہو جاتی ہے۔ رقیہ رات میں بستر میں جاگتی رہتی ہے اور گھنٹہ بجنے کی آواز ۱۰۔ ۱۱۔ ۲۔ اور ۳ سنتی رہتی ہے اس کے علاوہ سر میں تپکن اور سر گھمانے پر گدی کی ہڈیوں کے چٹخنے کا احساس بھی تھا۔

ایک ہفتہ کے اختتام تک حلق کی تمام تکالیف غائب ہو گئیں مریضہ میں دوا کا خوشگوار اثر پہلے ہی دن مرض کی زیادتی اور اجابت کی بحالی سے نمایاں ہو گیا

تھا۔ دوا کو تبدیل نہ کرنے کی حکمت اس سے ظاہر ہے کہ چھ مقتدیرا تا مرض ایک ہفتہ کے اندر بالکل غائب ہو گیا۔

کیس نمبر ۹۸

گٹھیا کا مرض

نام۔ مسز ایم ڈبلیو۔ عمر ۵۰ سال

۱۵ر اگست ۱۹۱۰ء گٹھیا کی تکلیف۔ دونوں گھٹنے متورم۔ مریضہ تقریباً ایک سال سے معذور ہو گئی ہے کئی ایلوپیتھک ڈاکٹروں کے زیر علاج رہنے اور مختلف دوائیں کھانے کے باوجود اس کو کسی قسم کا افاقہ نہیں ہوا۔ مریضہ کو ٹھنڈک اور آرام کرنے سے افاقہ محسوس ہوتا ہے اور گرمی سے اضافہ۔ مرض دائیں طرف سے شروع ہو کر بائیں طرف آگیا ہے خوراک زیادہ لیکن آنتوں کا فعل سست۔ مریضہ کو گوائیکم ۱۰ M دی گئی۔

۲۲ر اگست۔ کئی ماہ بعد اب ٹخنوں میں افاقہ محسوس ہوتا ہے ان کے بیرونی حصوں میں اینٹھن اور اندرونی حصوں میں گولی لگنے والے درد۔

۵ر ستمبر۔ مریضہ اب گرم پانی سے غسل کر سکتی ہے۔

۱۹ر ستمبر۔ داہنے ٹخنے اور پنجے میں ورم۔

۳ر اکتوبر۔ عام حالت بہتر ہے گٹھیا کی تکلیف ٹخنوں اور پنجوں میں موجود ہے۔ گوائیکم 50 M

۱۴ر نومبر۔ دوائی کی اونچی طاقت کی وجہ سے مرض میں کچھ زیادتی کا اظہار

ہوا تھا۔ لیکن جلد ہی افاقہ۔ اب گٹھیا میں دوبارہ اضافہ ہو گیا ہے پنجے اور ٹخنے متورم ہو گئے ہیں۔ اور ہاتھوں میں اکڑن اور معذوری۔ گوائیکم ۵۰۰۳

۹ر جنوری ۱۹۱۱ء پہلے تو مریضہ بہتر تھی۔ لیکن کچھ دنوں سے پھر تکلیف شروع ہو گئی ہے گوائیکم ۲۰۰۳ دی گئی۔ اور اس کے بعد مریضہ ہمیشہ کے لئے تندرست ہو گئی۔

اس کیس میں بہت کم علامات تھیں۔ لیکن جو تھیں وہ کافی نمایاں تھیں۔ گٹھیا کا درد جو گرمی سے بڑھے اور سردی سے بہتر ہو اس علامت کے ساتھ تین دوائیں نمایاں ہیں۔ گوائیکم۔ لیڈم اور ملیس لیڈم اور ملیس ایسے مریضوں میں اپنی جدا گانہ علامات رکھتی ہیں اور ہر دوا اسی وقت کارآمد ہو سکتی ہے جب اس کی مخصوص علامات موجود ہوں۔ اور اس کیس میں ان دونوں دواؤں کی کوئی علامت موجود نہ تھی۔ چنانچہ گوائیکم کا انتخاب عمل میں آیا جس نے مریضہ کو صحت یاب کر دیا۔

کیس نمبر ۹۹

قلب کا مرض

نام :۔ مسز اے۔ سی۔ سی۔ عمر ۳۱ سال

جب مریضہ میرے پاس آئی۔ اس وقت وہ بہت متفکر اور پریشان تھی۔

۱۶ر جون ۱۹۰۱ء تھکن کا ایک احساس درد سر پیشانی سے شروع

ہو کر گدی تک پھیلے۔ یہ درد تقریباً تین ماہ سے مستقل ہی تھا اور اس کے لیے
بہت پریشان کن تھا۔ حیض ۲ سے ۱۴ دن تاخیر سے، اخراج کم، بے رنگ یا
گہرے رنگ کا۔ ابتدا میں منجمد اور گہرے رنگ کا اخراج بدبودار۔ حیض کی
یہ کیفیت شروع ہی سے۔ مجامعت کے وقت مہبل میں پھوڑے کی سی دکھن
تیز قسم کا درد۔ جس میں صبح اور دوپہر میں بستر سے اٹھتے وقت تکلیف ہو
آنکھوں میں دکھن کا احساس۔ ہلانے جلانے سے درد۔

گزشتہ موسم سرما میں مریضہ کام کی وجہ سے بہت زیادہ مشغول
رہی۔ ہر وقت پیاس۔ بار بار مگر کم مقدار میں پانی کی خواہش۔ بھوک سب
سے زیادہ ناشتے کے وقت۔ عام طور پر سردی کا احساس۔ پیر عام طور پر
ہمیشہ ٹھنڈے۔ کبھی کبھی قابل لحاظ گرمی نہیں پیدا ہوتی۔ قلب میں درد۔
دل دھڑکنے تیز ہو جائے پھر تیز درد پیدا ہوں۔ عجلت سے اضافہ
جسمانی محنت یا سیڑھیاں چڑھنے سے تھکاوٹ اور درد۔ ایک لقمہ بھی زیادہ
کھانے سے متلی اور قے۔ آسانی سے دماغی ہیجان۔ اسی طرح گاڑی میں سفر کرنے
نیند کرنے اور گرم کپڑوں سے بھی ہیجان۔ بچوں کے رونے کی آواز سے بے چینی
مختلف آوازوں سے بے حد حساس۔ معمولی سا شور، میٹھی چیزوں سے رغبت
اور ترش چیزوں سے بے رغبتی۔ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول۔ ایک منٹ
بھی چین سے نہیں بیٹھ سکتی۔ حرکات و سکنات میں تیزی، نیند آسانی سے
آجاتی ہے۔ دن یا رات کے وقت بھی آسانی سے سو سکتی ہے۔

مریضہ کو ناجا ۱۰M، اور سیک لیک دیا گیا۔

۱۱ر فروری۔ بحیثیت مجموعی حالت بہتر ہے۔ درد سر صرف تھکن کی وجہ سے ہوتا ہے آنکھوں میں درد اب کم ہے ساتھ ہی سردی محسوس ہوتی ہے قلب میں درد نہیں ہے کمزوری کا احساس ہے جیسے کہ دل نے دھڑکنا بند کر دیا ہو۔ اور پیٹ بالکل خالی ہو۔

ناجا ۱۰M اور سیک لیک دہرایا گیا۔

۲۳ر مارچ عام حالات بہتر حیض گہرے رنگ کا گاڑھا اور کثیر مقدار میں بوقت مجامعت جھیل میں پہلی جیسی تکلیف نہیں ہوتی۔

ناجا ۱۰M

۲۸ر اپریل۔ اب حیض کچھ دن تاخیر سے اخراج کمی کے ساتھ اور گہرے رنگ کا۔ بدبو کم۔ جھیل کی تکلیف بالکل غائب۔ اس سے قبل مریضہ کا وزن کبھی بھی ۱۰۷ پونڈ سے زیادہ نہ ہوا تھا۔ اب وہ ۱۲۹ پونڈ کی ہو گئی ہے مریضہ کو ناجا ۱۰M دیا گیا۔

کیس نمبر ۱۰۰
دماغی خلل

نام مسز ای۔ ایم۔ ڈی۔ عمر ۳۴ سال

۲۳ر جولائی ۱۹۰۳ء۔ مریضہ لاولد ہے اور اپنی لے پالک لڑکی کے پریشان کرنے کی وجہ سے اعصابی عارضے میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ چھوٹے جانے سے بھی بے حد حساس ہو گئی ہے۔ ریڑھ کی ہڈی

میں ذکی الحس کے رقیبے۔ ایک صدری فقرے میں ا
اور ایک دنجی کے حصّہ میں۔

پیشانی پر یہ احساس کہ جیسے پٹی کس دی گئی ہو۔ قبض کے ساتھ سر درد کی شکایت، گرمی سے حسّاس۔ پیروں کے بنجے ٹھنڈے اور بعض اوقات گھٹنوں تک پیر سرد رہا نسی۔ سو جانے سے افاقہ اس کے دوستوں کا بیان ہے کہ مریضہ اپنے شوہر پر ایک بڑوسی عورت کے تعلق سے بلاسبب شک کرتی ہے اس کا باپ بھی تقریباً ایک سال تک پاگل رہا۔ مریضہ کا خیال ہے کہ اس کی لڑکی ہی اس کی بیماری کا سبب ہے مختلف قسم کے خیالات۔ شوہر کو بُرا بھلا کہتا۔ اکثر دوسروں کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتا۔ کام سے بے رغبتی گھر کے معاملات سے بالکل غیر دلچسپی۔ مستقل باتیں کرتا۔ صبح کے وقت بیدار ہونے پر دوسر۔ رات میں سینے پر عام تھکن کا احساس

لیکسس 500

۳۰ر جولائی۔ جوڑوں کا چٹخنا۔ یہ ایک پرانی علامت ہے جو اب نمودار ہوئی۔ اور تمام دن رہی۔ جسم پر مختلف جگہوں پر پھڑپھڑاہٹ۔ یہ بھی ایک پرانی علامت ہے نیند بہتر، رونے میں کمی معدہ میں تیلنہ سر جھکنے پر گرم محسوس ہو۔ پیٹ میں رحم کی موجودگی کا احساس۔ سیک لیک۔

۳ار اگست۔ ایک ہفتہ سے غذا میں اضافہ مریضہ اب اپنے کام کاج میں زیادہ دلچسپی لینے لگی ہے پہلی مرتبہ دوا لینے کے بعد سے لپٹت اور کندھوں سے پسینہ نکلنا شروع ہو گیا۔ آنکھ کے پپوٹوں میں پھڑکن۔ دماغی طور پر یہ احساس کر رہ تنہا ہے۔ اور اسے علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ تھوڑا سا کام کرنے سے بھی جسم

ین کپکپی۔ دماغ میں ہر وقت تردد۔ پیٹ میں دکھن (پرانی علامت) جس میں
سانس لینے سے اضافہ۔ عام طور پر طوفانی موسم سے قبل تکلیف میں اضافہ۔ شدید
قبض (جس کی وجہ سے روزانہ انیما لینا پڑتا ہے) اجابت واپس لوٹ جاتی ہے
اجابت میں گٹھلیوں کا اخراج۔ سلیکا CM

۲۰ راگست جسم پر گرمی کے جھبکے (پرانی علامت) درد سر اور کپکپی میں
نسبتاً افاقہ۔ پیٹ کی جلد کپڑوں سے حساس۔ پشت کے بل سونا پڑتا ہے اجابت
اب ٹھیک ہو گئی ہے اور روزانہ صبح بغیر کسی تکلیف ہو جاتی ہے۔

۲۱ ستمبر۔ عام حالت بہتر۔ پسینے میں کمی۔ اب مریضہ کروٹ سے سو سکتی ہے
اجابت روزانہ۔ کچھ دن کے لئے گردن میں اکڑن پیدا ہو گئی تھی۔ کانوں میں
دھاڑنے کی آوازیں جس میں کان میں انگلی ڈالنے سے افاقہ ہو۔ (پرانی علامت)
جسمانی محنت سے تکلیف میں اضافہ، قلب پر دباؤ۔ اور جبڑیا پر کسی چیز کے
رینگنے کا احساس۔ سیک لیک۔

۲۹ ستمبر۔ سر کی تکلیف میں نمایاں افاقہ۔ ریڑھ کی ہڈی میں خاص پن
موجود ہے یوں بحیثیت مجموعی مریضہ بہتر ہے۔

۱۴ اکتوبر۔ سلیکا CM دوا کے بعد تکلیف میں اضافہ ہوا۔

۱۴ دسمبر۔ سلیکا 10M

۱۱ فروری ۱۹۰۵ء سلیکا 10M

اس دوران مریضہ کی عام طاقت کی بحالی۔ پنجوں کی ٹھنڈک میں کمی
اور وزن میں اضافہ، غذا میں اضافہ اور معدہ کی حالت بہتر۔ قبض اور گرمی

کے جھٹکوں میں کمی۔ فی الوقت نمایاں علامات حسب ذیل ہیں۔

کانوں میں گھنٹیاں بجنا چند یا میں گرمی اور سر میں چلتے وقت پیچھے کھینچے کا احساس اور جسم میں دھڑکن رات کے وقت سارے جسم پہ سردی رینگتی ہوئی معلوم ہو۔ چلتے وقت ٹھوڑی میں دکھن شانے کی ہڈیوں کے درمیان دکھن پشت کے بل سونا پڑتا ہے اپنے پڑوسی پر شک کرے۔

۲۲ مارچ رات کے وقت پیر کے پنجوں میں جلن جس کی وجہ سے ان کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے بستر سے باہر نکالنا پڑے۔ ۱۰ اور ۱۱ بجے کے درمیان بھوک اور کچھ نہ کچھ کھانا پڑے۔ سر دا ادر مرطوب ہوا جسم میں گھستی ہوئی محسوس ہو رات میں چلتے وقت سردی کا احساس اور پسینہ سر کی جلد میں خشکی۔ ذرا سے کام سے تھک جائے۔

سلفر 10 M

۵ر جولائی	سلفر 10 M
۲۷ر اکتوبر	سلفر 10 M
۹ر دسمبر	سلفر 50 M
۱۸ر جنوری ۱۹۰۶ء	سلفر 50 M
۱۶ر اپریل	سلفر C M

مریضہ کی کیفیت سے پتہ چلتا ہے کہ اس دوران اس کی حالت میں برابر افاقہ ہوتا رہا۔ پیشانی پہ بوجھ کی پٹی کا احساس اب کم ہو چکا ہے۔ سر کے درد میں بھی افاقہ ہے۔ اجابت باقاعدہ ہے گرمی کے جھٹکے اب صرف زیادہ

تھک جانے پر ہی محسوس ہوتے ہیں۔ اور اب مریضہ بآسانی گھر سے باہر آ جا سکتی ہے دوسری علامات اب یہ ہیں۔

داہنے کولہے اور ران میں گولی لگنے کا درد۔ بعض وقت ران چھوئے جانے سے حساس۔ ایک دن داہنی ایڑی متورم ہو گئی تھی جس کے ختم ہونے پر ورم داہنی کہنی اور پھر بائیں کہنی میں نمودار ہوا۔

چندیا میں جلد پہ سر کے اندر لاتعداد ننھی ننھی چیزوں کا احساس جو کبھی سر کے دونوں جانب اور پیشانی تک پھیل جاتا ہے یا پھر سر کے پورے بالائی حصّہ میں محسوس ہوتا ہے۔ سر کھجانے سے افاقہ۔ دن میں سو کر اٹھنے کے بعد چندیا میں چکر کا احساس۔ جو صبح بیدار ہونے پر نہیں ہوتا۔ تھکن سے جسم میں کپکپی جو دماغی انتشار کی حالت میں چندیا تک پھیل جاتی ہے پسینہ نکلنے کے بعد جسم میں ٹھنڈک کا احساس حلق اور بائیں پستان میں دکھن۔ آنکھیں سرخ۔ ایسا محسوس ہو کہ بالائی پپوٹے نے نچلے پپوٹے کو ڈھک لیا ہو۔ آنکھ کے ڈھیلوں میں یہ احساس کہ جیسے وہ غلط سمت میں حرکت کر رہے ہیں۔ آنکھوں میں ریت پڑنے کا احساس اور صبح کے وقت پپوٹے چپکے ہوئے۔ آنکھوں میں شدید دباؤ۔

۲۵ رمئی۔ حسد اور رشک کی کیفیات۔ اپنے خیالات میں اس قدر محو کہ اس کے اثر سے سارا جسم بھاری محسوس ہو۔ مریضہ کو سلفر ۲۹ رجون ۱۹۰۷ء تک دو مرتبہ ۳۰، ۳۰ اور دو مرتبہ 3 M M طاقتوں میں دیا گیا۔ اس دوران اس کی نمایاں علامات یہ تھیں۔

سر میں چلبلے ہونے کا احساس۔ چندیا میں گرمی۔ دبانے سے افاقہ۔ رات

کے وقت سوتے میں جبند یا پر ٹھنڈا کپڑا ڈالتی ہے۔ سر کو جلدی سے گھمانے پر چند یا اور درد۔ سر درد کے ساتھ گردن کے پچھلے حصہ میں بھی درد۔ ایسا درد جسم کے ٹھنڈا ہو جانے پر ہوتا ہے سر میں جا بجا دکھن۔ جذبات کے بھڑکنے سے سر میں چکر درد دماغی انتشار، دھوپ سے تکالیف میں اضافہ جس کے نتیجہ میں مریضہ گرم دنوں میں اندھیرے کمرے میں رہتی ہے۔ پیٹ میں طحال کے مقام پر درد۔ اگر ہاتھوں اور پیروں پر دباؤ ڈال کر نہ لیٹے تو وہ سن ہو جاتے ہیں پیشاب گہرے رنگ کا اور اس میں سرخ ذرات کی موجودگی جو آسانی سے دھوئے جا سکتے ہیں ذراسی محنت سے پسینہ جس کو دبانے سے تکالیف میں اضافہ یا چلنے میں دقت۔ سوتے وقت پیروں کے پنجے گرم۔ آرام کرنے سے پیروں میں یہ احساس کہ اعصاب بل کھا لئے ہوں۔ ہاتھ کی زیادہ حرکت سے کلائیوں میں درد۔ انگلیوں میں سن ہونے کا احساس۔ ناک میں خشکی اور کبھی کبھی پانی کا اخراج چھینکیں زیادہ اس دوران بحیثیت مجموعی مریضہ کی حالت رو بہ صحت رہی۔ اور اس کے وزن میں بھی اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ علامات میں بھی رفتہ رفتہ کمی ہوتی گئی۔

۲۹ جون ۱۹۰۷ء پیشاب میں سرخ ذرات زیادہ کھانے سے بچکی، تکالیف میں عام اضافہ، ترش غذا سے منھ کے دونوں کنارے پھٹ جاتے ہیں رس بھری کھانے سے پیٹ میں جلن۔ بھلکیریا کارب ۱۰M دی گئی۔

۵ مارچ ۱۹۰۸ء چل پھر کر گھر واپسی پر پیروں میں اینٹھن اور یہی حال کھڑے رہنے اور بیٹھنے سے بھی۔ چلتے وقت البتہ اس میں افاقہ رہتا ہے اینٹھن میں سب سے زیادہ اضافہ بستر میں لیٹتے وقت ہوتا ہے اور افاقہ مسلسل حرکت

کرنے یا کروٹیں بدلنے سے چند یا میں درد ٹیسیں میں دبانے سے زیادتی ہوا میں
زیادتی دوسروں کی گفتگو سننے اور مجمع سے جانے سے بھی ہو جاتی ہے ذرا سی جسمانی
محنت سے بھی پسینہ خاص طور پر سینہ کے درمیان اور جسم کے اطراف چہرہ پر پسینہ
نہیں آتا۔ بچپن میں جسم پر بے شمار چھیپے ستے ہو گئے تھے۔ بھاری کپڑوں کا استعمال
ضروری ورنہ سردی لگنے لگتی ہے۔ دماغی پریشانی سے جسم پر گرمی کے جھٹکے اور
پسینہ اور اس کے بعد سردی محسوس ہوتی ہے چہل قدمی سے جسم میں گرمی نیند
سے بیدار ہونے پر ہاتھ اور پنجے میں سن یا بے جان ہونے کا احساس۔ تمام
رات مجمع کے خواب جس میں وہ خود موجود ہو۔ ٹھنڈی ہوا سے خرابیوں میں کمی
مسلسل بیٹھے رہنے سے رانوں میں اکڑن مریضہ کو فیرم پکریٹ 10M دیا گیا۔

۹ راپریل۔ اس دوا نے مریضہ کو بہت آرام پہنچایا سر کے درد اور رچا کچا
دکھن میں فوراً افاقہ ہو گیا۔ فیرم پکریٹ 10M

۱۲ رمئی	فیرم پکریٹ 10M
۳۱ راگست	فیرم پکریٹ 50M
۲۹ راکتوبر	فیرم پکریٹ 50M
۱۵ ردسمبر	فیرم پکریٹ 50M

اس عرصہ میں مریضہ بہتر ہوتی گئی۔ نمایاں علامات مندرجہ ذیل تھیں
مجمع میں تھکن۔ سر کے اطراف پٹی کا احساس۔ زیادہ گرم موسم میں آنکھوں
کے پچھلے حصہ میں درد اور بھرے ہونے کا احساس مریضہ کو ایسا محسوس ہو۔
وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ ناخوشگوار واقعات ڈانٹنے اور الزام دینے پر وہ رو پڑتی ہے

سردی سے پیروں اور پنڈلیوں میں اینٹھن رات میں پنجوں میں ٹھنڈک کی وجہ سے نیند سے بیدار ہو جاتی ہے یہ ٹھنڈک بعض اوقات کمر تک پہنچ جاتی ہے کھڑے ہونے سے دل میں درد۔

۲۸ر فروری ۱۹۰۹ء لیسیتھین 10M

۲۹ر مئی لیسیتھین 10M

اگست تا مارچ ۱۹۱۰ء زیادہ گرم چلنے سے قم معدہ میں درد نیند سے بیدار ہونے پر جسم میں کھچاوٹ۔ ترش اشیاء کے استعمال سے معدہ میں دکھن انتہائی ٹھنڈے پانی کی بے حد خواہش۔ دودھ بھی ٹھنڈا پسند کرتی ہے چندیا کا اگلا حصہ زرد حس،

فاسفورس 10M

۱۰ر مئی۔ کئی سال بعد سر کی تکلیف میں کافی آرام محسوس ہوتا ہے فاسفورس 10M

۱۰ر جون۔ فاسفورس 50M

۳۰ر جولائی فاسفورس 50M

۲۷ر ستمبر فاسفورس 27CM

مریضہ کی حالت میں افاقہ جاری ہے۔

۷ر نومبر۔ پورے پیٹ میں دکھن۔ پیٹ کو تھامنے سے افاقہ سیڑھیاں چڑھنے اور اونچا ہونے سے اضافہ۔ قلب میں کبھی کبھی تیز درد ناک میں خرقی کھرنڈ مریضہ کو سیوریکیس 10M دی گئی۔

۲۱ر جنوری ۱۹۱۱ء سر میں یہ احساس کہ جیسے اس کو اندر سے جانور کھا رہے ہوں۔ سر کے اوپر جال پڑ جاتے اور بازوؤں میں گرمی اور بوجھ کو احساس اور

اس میں دماغی انتشار سے افاقہ گولی لگنے والے درد کے احساس سے مریضہ نیند سے بیدار ہو جاتی ہے۔ ویسے اس کی عام صحت پچھلے دس سال کے مقابلے میں بہت بہتر۔ کھلی ہوا میں اور سرکت سے عام طور پر افاقہ محسوس کرتی ہے۔

۱۵ر اپریل	لائیکو پوڈیم	۱۰ ۳m
۴ر اگست	لائیکو پوڈیم	۵۰ ۳m
۱۸ر نومبر	لائیکو پوڈیم	۵۰ ۳m
۱۶ر جنوری ۱۹۱۲ء	لائیکو پوڈیم	۳m C
۳ر مئی۔	لائیکو پوڈیم	۳m C

پچھلے دو سال کے دوران افاقہ برابر جاری رہا۔ صرف کبھی کبھی تکالیف واپس آتی ہوئی معلوم ہوئیں جن کی بنا پر دوا کو دہرانا پڑا۔ اس مریضہ کی ابتدائی یا ایک دو سال کی کیفیات بیان کرنا تاکہ اس کی بیماری کا صحیح اندازہ ہو سکے کچھ ناممکن سا ہے اگر اس دماغی کیس کی کیفیت کو توجہ سے سننا شروع کیا جاتا تو وہ گھنٹوں اپنی حالت مسلسل بیان کرتی رہتی۔ اور ساتھ ساتھ اپنے عزیزوں پر غصہ اتارتی جاتی اس کی دماغی حالت یہ تھی کہ کسی بھی معقول طریقہ سے اس کو سمجھایا نہیں جا سکتا تھا اس کے علاوہ اس کے خاندان والے اور دیگر افراد اس کے بارے میں عجیب عجیب ناقابل یقین باتیں بتانے لگے۔ مریضہ اکثر یہی کہتی تھی کہ اس کے خاندان کے لوگ اس کو اس قدر پریشان کرتے ہیں کہ وہ گھر چھوڑ کر بھاگ جانا چاہتی ہے اور پتہ چلا کہ بعض اوقات وہ ناشتہ کے بعد لیکا یک گھر چھوڑ کر نکل جاتی اور دوپہر تک واپس گھر نہ آتی اب دو سال گزر جانے کے بعد مریضہ کی کیفیت یہ ہے کہ وہ گھر کا کام کاج

بہترین طریقے پر انجام دیتی ہے اور نہایت عمدہ کھانے پکاتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے شوہر کے کاروبار میں بھی پوری دلچسپی لیتی ہے اور حساب کتاب خوش اسلوبی سے رکھتی ہے شوہر کی غیر موجودگی میں وہ ملازمین کو ہدایات بھی دیتی ہے ریس کے گھوڑوں کی دیکھ بھال پر پوری طرح نظر رکھتی ہے۔

اپنی اس طرح شاندار صحت یابی کے بعد مریضہ ہومیوپیتھی کی بہترین مداح بن گئی ہے۔

کیس نمبر ۱۰۱

جنون

نام مسٹر آر۔ ٹی۔ عمر ۲۳ سال

مریض سوزاک میں مبتلا ہو گیا تھا جو چار ماہ مسلسل ایلوپیتھک علاج کے بعد قابو میں آ گیا۔ اس کو جلق کی بھی بری عادت تھی جس کی وجہ سے اس کو کالج سے گھر بھیج دیا گیا تھا۔ اس کی دماغی کیفیت کی تشخیص دیوانگی بلوغیت کی گئی تھی

اس میں رونے کا رجحان اور یادداشت کی

کمزوری تھی جس کی وجہ سے وہ ہر بات بھول جاتا تھا۔ سوالات کے جواب دینے سے احتراز کرتا گفتگو میں بڑبڑاہٹ ناقابل فہم۔ مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں کبھی تصور کرتا کہ وہ مجرم ہے اور کبھی اپنے آپ کو پیغمبر سمجھتا ہے خیال کرتا ہے کہ اس کو زندہ گاڑھ دیا جائے گا۔ کبھی محسوس کرتا کہ لوگ اس کو گرفتار کرنے آ رہے ہیں۔ بہرحال دماغ ماؤف معلوم ہوتا ہے۔ ہاتھ اور پیروں میں رطوبت تشنج کے دورے بھی پڑتے ہیں جس کی وجہ سے اس کو بستر میں باندھ دینا پڑتا ہے

چہرہ سرخ اور مستقل تمتمایا ہوا۔ گدی میں درد دوپہر میں اتفاقاً کانوں میں دبائے جانے کا احساس۔ قبض۔ نیند سے چونک کر اٹھ جاتا جس میں شور سے اضافہ اور روشنی میں اتفاقاً بائیں پتلی دائیں کے مقابلہ میں بڑی معلوم ہوتی ہے۔

مریض کو میڈورائنم ۱۰۰۰ دیا گیا۔ تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ اس کی یہ کیفیات سوزاک کو دبانے کا نتیجہ تو نہیں ہیں۔ دوا کا کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا۔ جس سے یہ اندازہ ہوا کہ ایسا نہیں ہے۔ اس عرصہ کا نہایت تفصیلی مشاہدہ دن اور رات کیا گیا

۲۳ مارچ۔ مریض دور سے آوازیں سنتا ہے جو اس کے ماں باپ اور پولیس والوں کی ہوتی ہیں۔ کوئی آواز اس کو چھوٹا کہہ کر پکارتی ہے اور کوئی اس کو مردہ کہتی ہے بعض آوازیں اس کو اپنی طرف بلاتی ہیں وہ خیال کرتا ہے کہ وہ ایک قابل نفرت ہستی ہے اور لوگ اس پر ہنس رہے ہیں بحرانی کیفیت میں کچھ نئے تاثرات بھی نمایاں ہیں۔ بعض آوازیں۔

کالج سے واپسی پر سانس متعفن تھا۔ لیکن اب بہتر ہے اس دوران کالے رنگ کی اجابتیں ہوتی تھیں۔

۱:۔ آوازیں سننا:۔ بیلا۔ کنابیس انڈیکا۔ کاربونیم سلف، سٹکوٹا، کیمو لا۔ کروٹیلس کاسکاوبیلا۔ ایلیس ۲۔ ہایوسائمس کالی برومیٹم ۲۔ لیکیسس ۲۔ نائٹیکو، میڈورائنم، نیٹرم میور، سٹرامونیم اور بعض دوسری دوائیں جو مریض سے غیر متعلق سی ہیں۔

۲:۔ رونا:۔ بیلا ۲۔ کاربونیم سلف ۲۔ کیمومیلا ۲۔ ہایوسائمس ۲

کالی برومم ۱ لیکیسس لائیکو ۱ میڈورانئم ۲، اسٹرامونیم

۳:۔ جنون :۔ بیلا ۱۔ ہایوسائمس ۱ کالی برومم ۱ لیکیسس ۱ لائیکو ۱
اسٹرامونیم ۱۔

۴:۔ بے ربط جواب :۔ ہایوسائمس ۱

۵:۔ غیر متعلق جواب :۔ ہایوسائمس ۱

۶:۔ ناقابل فہم گفتگو :۔ بیلا ۱ ہایوسائمس ۱ کالی برومم ۱ لیکیسس ۱
اسٹرامونیم ۱

۷:۔ الجھی ہوئی گفتگو :۔ بیلا، ہایوسائمس ۲، لیکیسس ۱ میڈورانئم
اسٹرامونیم۔

۸:۔ ہذیان :۔ بیلا ۱ ہایوسائمس ۱ کالی برومم ۱ لیکیسس ۱
اسٹرامونیم۔

۹:۔ جنونی ہذیان :۔ بیلا ۱ ہایوسائمس ۱ لائیسین ۱ اسٹرامونیم ۲

مندرجہ بالا کیفیات کے پیش نظر ادویات کی تشریح یہ ہے۔

بیلاڈونا ۲۴ نمبر

ہایوسائمس ۲۷ ″

لیکیسس ۲۰ ″

اسٹرامونیم ۲۱ ″ اس کے علاوہ

۱:۔ گدی میں درد :۔ بیلا ۱ ہایوسائمس ۲ لیکیسس ۲۔ اسٹرامونیم

۲:۔ نیند سے جاگتے وقت چونک جانا :۔ بیلا ۱ ہایوسائمس ۱ اسٹرامونیم ۲

۳:۔ روشنی میں اضافہ :۔ بیلا ۲ ہایوسائمس لیکیس ۲ اسٹرامونیم ۲
۴:۔ شور سے اضافہ :۔ بیلا ۲ ہایوسائمس ۲ لیکیس ۲

ان ادویات کی تشریح حسب ذیل ہے ۔

۱:۔ بیلاڈونا ۲۴ نمبر
۲:۔ ہایوسائمس ۳۸ نمبر
۳:۔ اسٹرامونیم ۳۴ نمبر

اس کیس میں مندرجہ بالا تشریحات کے نتائج میں سب سے زیادہ نمبر بیلاڈوناہی کے نتیجے ہیں۔ لیکن دوا میں موجود جسمانی گرمی کا فقدان ہے اس لئے اس کے بعد آئندہ یہ مریض ہایوسائمس کی طرف جاسکتا ہے۔ چونکہ جنون کی کیفیت فعال نہیں ہے اس لئے اسٹرامونیم کارآمد نہیں ہوگی۔ چنانچہ مریض کو بیلا ۱۰M۔ اور سیک لیک ہر دو گھنٹہ بعد پانی میں دی گئی ۔

۲۵ رمارچ ۔ مریض نے دوبارہ اپنی ناک ٹکرائی ہے ۔ (بیلا۔ اسٹرامونیم ہایوسائمس) وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو ابھی گرفتار کر لیا جائے گا۔ دوا نے جو تبدیلی پیدا کی وہ یہ تھی کہ اس میں شرم کا احساس بالکل ختم ہو گیا اس کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر بات نہیں تھی ۔ ہایوسائمس ۔ 10M ۔

۲۶ رمارچ ۔ مریض خیال کرتا ہے کہ جو دوا اس کو کھلائی گئی ہے وہ زہر ہے سانس میں بدبو کم ہے اور اب وہ آوازیں مشکل ہی سے سنتا ہے ۔

۴ راپریل ۔ آوازیں جو کہتی ہیں کہ وہ مرچکا ہے وہ جاننا چاہتا ہے کہ اس کو کب دفنایا جائے گا ۔ وہ اپنی قبر خود کھودنا چاہتا ہے اور دفنائے جانے کی خواہش

کرتا ہے وہ سوچتا ہے کہ اس کا تابوت گھر میں رکھا ہے یا تہہ خانے میں خارش کی وجہ سے بار بار ناک کو ملتا ہے دوا کو زہر سمجھتا ہے گردن میں کالر تنگ محسوس ہوتا ہے ۔

لیکیسس ۱۰ ایم

۹ اپریل ۔ اس دوران صرف ایک بار مردہ ہونے کا خیال آیا ۔ آوازوں میں کمی ۔ ہاتھ پیر سرد ۔ سیک لیک ۔

۱۲ اپریل ۔ کئی بار اپنے نوکر کو پیٹ چکا ہے جھگڑالو اور مار پیٹ کے لئے آمادہ اپنے آپ کو مجرم سمجھتا ہے ۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لیکیسس نے مریض کو نقصان پہونچایا ہے ۔

ہایوسائمس ۱۰ ایم

۱۳ اپریل ۔ دوا کھانے کے بعد سے مار پیٹ بند کر دی ہے اور اب وہ نسبتاً پر سکون ہے چہرے پر سرخی کم ہے ناک کو بار بار ملنے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اب خارش میں کمی ہے ۔ عام افاقہ کی صورت معلوم ہوتی ہے ۔

۱۸ اپریل ۔ مریض بہت زیادہ ہنستا ہے اپنے خاندان کے افراد اور نرس کی آوازیں سنتا ہے اور اپنے آپ کو مجرم گردانتا ہے وہ اپنی طرف سے کوئی کام انجام نہیں دے سکتا ۔ صرف حکم ملنے پر کرتا ہے اگر کھانے کے لئے کہا جائے تو کھا لیتا ہے بغیر کہے سوتا بھی نہیں ہے مستقل کھڑا رہتا ہے جب تک بیٹھنے کو نہ کہا جائے صورت حال یہ ہے کہ وہ مشین کی طرح ہر حکم بجا لاتا ہے ۔ بات چیت یا ضد نہیں کرتا معلوم ہوتا ہے کہ جواب دینے کی اہلیت ہی نہیں ہے سیک لیک ۔

۲۰ مئی سر میں نمایاں گرمی ۔ ٹھنڈک سے افاقہ ۔ گرم شوربہ ناپسند

بے حد خوف ، آوازیں ، واہمہ اور ضد ۔

فاسفورس ۱۰M

اب تک جو دوائیں مریض کو استعمال کرائی گئیں ان سے دیوانگی کی فعالی کیفیت میں کافی کمی ہوئی ۔ اب وہ اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ ایک ہی میز پر کھانا کھا سکتا ہے اس دوران اس کو مستقل ایک ہوشیار نرس کی زیر نگرانی رکھا گیا ۔ نرس کے مشاہدے میں ایک خاص بات یہ آئی کہ گرم شوربہ مریض نہیں پی سکتا تھا دوسری علامات کے ساتھ اگر اس کا الحاق کیا جائے تو فاسفورس کا مریض سے قریبی تعلق نظر آجائے گا چنانچہ یہ ہی دوا دہرائی گئی ۔

۲۸ مئی ۔ مریض کی حالت میں نمایاں افاقہ ہے ۔ واہمہ دور ہو گیا ہے اب آوازیں بہت کم سنائی دیتی ہیں مگر اعصابی ہیجان میں زیادتی ۔ چھوڑے جانے سے گھبراہٹ اور ٹھنڈے پانی کی خواہش نہے ۔

فاسفورس ۱۰M

ایک ماہ بعد مریض کو فاسفورس 50M دیا گیا ۔ اور اس سے وہ بالکل تندرست ہو گیا ۔ ماہ جون کے وسط تک تمام دماغی کیفیات ختم ہو گئیں ۔ اور وزن میں بھی اضافہ ہو گیا ۔ اس کے بعد مریض توانا و تندرست ہے ۔



کیس نمبر ۱۰۲
انفرادیت اور مجموعہ علامات
سوزاکی مسّے

ایک خاتون جن کے سوزاکی مسّے تھے۔ بار بار اجرا خون کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی تھی۔ جب اس مریضہ کو کچھ دن تک اجرا خون نہ ہوتا تو اس کی علامات تھوجا سے مماثل ہوتیں لیکن جب کافی خون ضائع ہو جاتا تو اس کی تمام علامات غیر مبہم ہو جاتیں اور پھر انفرادی علامات کا سمجھنا کافی مشکل ہو جاتا۔

مریضہ کی دو علامات خاص طور پر نمایاں تھیں ایک سر کے بائیں حصے میں ٹھنڈک کا احساس۔ اور دوسرے ٹھنڈے اور نم پیر۔ ان علامات پر ایک مبتدی کا ذہن قدرتی طور پر کلکیریا کارب کی طرف جا سکتا ہے۔ لیکن اس کیس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ کلکیریا کارب اس مریضہ میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ جب تک تھوجا سے سائی کوسس کے بد اثرات کو زائل نہ کر دیا جائے۔

ٹھنڈک کا احساس تھوجا میں نہیں پایا جاتا۔ لیکن پھر بھی اس دوا نے مریضہ کو خفی بخش افاقہ پہنچایا۔ اسکی وجہ صرف یہ تھی کہ اس کی مخصوص علامات اس دوا سے ہی مماثل تھیں اور اسی لئے سر میں ٹھنڈک کی مخصوص علامت بھی دور ہو گئی۔ مگر اس سے یہ نتیجہ ہرگز اخذ نہیں کرنا چاہیئے کہ تھوجا اس انفرادی علامت میں کارآمد ثابت ہو سکتی

ہے۔ ہاں اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ علامات کی انفرادیت کو جاننا ضروری ہے اور
وہ یہ صرف اسی طرح کیا جا سکتا ہے کہ دوا تشخیص کرتے وقت مریض کی تمام علامات کو پیش
نظر لکھا جائے۔

کیس نمبر ۱۰۳

تکلیف کی وجہ سے مسلسل کروٹ بدلنا

مسلسل کروٹ بدلتے رہنا ٹارنٹولا کیوبنس کی خاص علامت ہے ایک شخص
جس کو شدید قبض تھا اتنی دواؤں کا استعمال کیا تھا کہ وہ سب بے اثر ہو چکی تھیں
ڈاکٹر کے مشورے پر اس کی بیٹی نے اس کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ اب وہ کسی قسم کی
دوا استعمال نہ کرے اور مرض کی پوری علامات کو ابھرنے کا موقع دے دواؤں کا استعمال
ترک کرنے کی وجہ سے اس کی تکلیف میں اس قدر اضافہ ہوا کہ وہ بے چینی کی وجہ سے
مستقل تکیہ پر لوٹتا رہتا اور اپنی بیٹی کو پکارتا رہتا۔

مریض کو ٹارنٹولا کیوبنسس دی گئی جس سے اس کو سکون ہو گیا اور پھر اس
کو اس قسم کی تکلیف نہ ہوئی۔

کیس نمبر ۱۰۴

دق کا اندیشہ

دبلا پتلا نوجوان عمر ۱۸ سال

مریض کے خاندان میں دق کی بیماری تھی۔ اس کا درجہ حرارت ۹۹.۶ تھا
اور نبض ۱۰۴، ایک پیر لٹکانے سے داہنے گھٹنے میں درد اور دکھن۔ کئی ماہ سے التہابی

گنٹھیا کی تکلیف ہے اور اس کی عام صحت ابتری کی طرف مائل ہے۔ بعض علامات کی غیر موجودگی اور مریض کی عام کیفیت کی بنا پر اس کو سورائنم دیا گیا۔ اور توقع کی گئی کہ علامات واضح ہو جائیں گی۔ سورائنم ۴۱ 2 42 نے اس کو تندرست کر دیا۔ اور اب وہ بالکل صحت مند ہے۔

مریض کو اس سے قبل کئی ہومیوپیتھک دوائیں استعمال کرائی جا چکی تھیں لیکن اس کی صحت برابر گرتی جا رہی تھی یہ سبب بھی اس دوا کے استعمال کے لئے ایک خاص علامت تھا۔ اس نوجوان کا سورائنم سے صحت مند ہونا صحیح نسخہ کی ایک اچھی مثال ہے لیکن اسی کے ساتھ ایک اہم بات سورائنم اور گھٹنوں کا تعلق بھی ہے۔ اور بالخصوص داہنا گھٹنا جس میں تیزی سے تکلیف میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اور پیر لٹکانے سے گھٹنوں میں درد ہوتا تھا۔

کیس نمبر ۱۰۵

گردن میں دق کی گلٹیاں

نام مسٹر جے ایس۔ عمر ۲۸ سال

۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء۔ گردن پر موجود دق کی گلٹیوں میں سے بعض میں مواد پڑ گیا ہے جس کے لئے ایک سرجن نے فوراً آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ مریضہ سردی سے حساس نہیں ہے اور اس کو ٹھنڈے پانی کی پیاس ہے بحالت موجودہ وہ اپنے کام کاج میں تندہی سے مشغول ہے ٹیوبرکلینم ۱۰ M دی گئی۔

۹ مئی بسوائے سانس میں بدبو کے کوئی نئی علامت موجود نہیں ہے۔ اب وہ

سردی سے حساس ہو گئی ہے اور اس کے پیر ٹھنڈک کی وجہ سے برف کی مانند سرد رہتے ہیں۔ ٹھوڑی کے نیچے پائے جانے والی گلٹیوں کی سختی میں کمی محسوس ہوتی ہے۔

ٹیوبر کلینم 10M دی گئی۔

یکم جون۔ مریضہ کی حالت میں نمایاں افاقہ ہے پلاسیبو دیا گیا۔

۳۰ر جون۔ افاقہ جاری ہے اگرچہ غدود ابھی پوری طرح تحلیل نہیں ہوئے ہیں

۸ر اگست ٹیوبر کلینم 50M

۲۰ر ستمبر ٹیوبر کلینم 50M

۲۰ر دسمبر ٹیوبر کلینم 50M

۱۵ر مئی ۱۹۰۶ء گزشتہ جولائی میں مریضہ حاملہ ہو گئی تھی۔ اس دوران اس کی حالت برابر بہتر ہوتی رہی۔ دسمبر کے بعد سے اس کو کوئی دوا نہیں دی گئی۔ اب گلٹیاں دوبارہ نمودار ہوتی ہوئی معلوم ہو رہی ہیں۔ بحالت موجودہ اس کو دردِ سر رات میں دانتوں میں درد۔ پسینہ اور سردی کی شکایت ہے۔

مریضہ کو ٹیوبر کلینم CM دی گئی۔

۱۳ر جون۔ کسی قدر افاقہ ہے۔ گلٹیاں اب اتنی بڑی نہیں ہیں تاہم چار پانچ اب بھی نمایاں ہیں۔ وہ اپنے بچے کو برابر دودھ پلا رہی ہے اور دودھ کافی مقدار میں ہے اب رات میں پسینہ نہیں آتا۔ اور وہ عام طور پر افاقہ محسوس کرتی ہے۔

ٹیوبر کلینم CM دی گئی۔

۲۰ر اکتوبر ٹیوبر کلینم MM

۱۷ر دسمبر گلٹیاں اب نرم پڑ رہی ہیں۔

۲ر فروری ۱۹۰۷ء ٹیوبر کلینم M.M

۱۲ مارچ - دو ہفتہ قبل گلٹیاں سردی کی وجہ سے بڑھ گئی ہیں۔ اور گردن گھمانے میں ان میں دکھن ہوتی ہے ٹیوبرکلینم 10M ا دی گئی۔

۱۱ اپریل۔ گلٹیوں میں دکھن اب بھی ہے۔ پیروں پر ورم ہے سر میں مستقل درد محسوس ہوتا ہے اور بھوک کم ہو گئی ہے ٹیوبر کلینم 10M ا دی گئی۔

۱۵ اپریل پیر اور ٹخنے متورم اور ان میں دکھن۔ پیروں کو اونچا رکھنے سے افاقہ محسوس ہوتا ہے جہاں سوجن ہے وہاں سرخ چتے بھی ہیں۔ گٹھیا کی کیفیت وزن میں کمی اور چلنے میں کمزوری رات میں سردی زیادہ محسوس ہوتی ہے سوتے ہی پسینہ شروع ہو جاتا ہے جو آدھی رات تک رہتا ہے رات میں کھانسی۔ نیند کا غلبہ سر کے بائیں حصہ میں مستقل درد ہاتھ سرد۔ خاموش رہنے اور لیٹے رہنے سے عام افاقہ بھوک اور پیاس کم۔ گوشت سے بے رغبتی۔ انڈوں اور دودھ کی خواہش کلکیریا کارب 10M ا دی گئی۔

۱۵ مئی۔ پچھلی تمام علامات غائب ہو گئی ہیں۔ سیک لیک۔

۱۳ جون۔ پیروں میں درد اور دکھن ہے وزن میں اضافہ ہو رہا ہے کھانسی کی شکایت نہیں ہے غذا بہتر ہو گئی ہے ہاتھ اب اتنے سرد نہیں رہتے بحیثیت مجموعی مریضہ کی حالت میں نمایاں افاقہ ہے کلکیریا کارب 10M ا۔ اور روزانہ رات میں کھانے کے لئے سیک لیک دیا گیا۔

۲۰ جولائی۔ گردن کی گلٹیوں میں کمی اور تمام علامات میں افاقہ ہے مریضہ کو ٹیوبرکلینم 50M کی چار خوراکیں اور اس کے ساتھ سیک لیک روزانہ رات کے وقت استعمال کے لئے دی گئیں۔

۱۹ اکتوبر اب گردن کی دونوں جانب ایک ایک گلٹی باقی رہ گئی ہے جو کبھی رسنے لگتی ہے اور کبھی خشک ہو جاتی ہے یوں مریضہ اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی ہے معدہ اور بھوک بالکل نارمل ہے تمام سبزیوں بحرات میں بیر ٹھنڈے رہے ٹیوبرکلینم 5 0 M دی گئی۔

۲۲ جنوری ۱۹۰۸ء مریضہ اب تقریباً نارمل ہے۔ گردن میں گلٹیوں کی جگہ پر کچھ ابھار باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے وزن میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے اور چہرے سے تندرستی نمایاں ہے۔

بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ مریضہ کی گردن میں پائے جانے والے ابھار اب بالکل ختم ہو چکے ہیں۔

کیس نمبر ۱۰۶

گردن کی بائیں جانب دق کی گلٹیاں

۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ مریضہ کی گردن کی جانب دق کی گلٹیاں ہیں ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کرنے کے بعد آپریشن ہی کو اس مرض سے نجات کا ذریعہ بتایا ہے۔ مریضہ گرم کمرے سے بہت حساس ہے اور اس کو تازہ ہوا کی سخت خواہش ہے خواہ وہ کمرے میں ہو یا باہر۔ بھوک مناسب۔ اجابت باقاعدہ، چاق و چوبند اور اپنے گھر کے کام کاج میں تندہی سے مشغول۔ پیر اور ہاتھ سرد۔ چہرہ بیماری اور کمیٔ خون کا مظہر۔ ٹیوبرکلینم M ۱۰ دی گئی۔

۲۷ جنوری ۱۹۰۸ء دو ہفتہ قبل مریضہ کو نزلہ کی شکایت ہو گئی تھی جس

کو وہ انفلوئنزہ کہتی ہے اس کا علاج آرسینک البم ۱۰۰۰ سے کیا گیا تھا۔ مریضہ کو ٹیوبرکلینم ۱۰۰۰ دوبارہ دی گئی۔

۴ فروری ٹیوبرکلینم ۱۰۰۰ دوبارہ دہرائی۔

۷ اپریل۔ گردن کی بائیں طرف گلٹیوں میں تین دن سے دکھن پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دوا چالیس دن تک کام کرتی رہی۔ مریضہ کو ٹیوبرکلینم 50M دی گئی۔

۱۲ اپریل۔ گلٹیوں میں سوجن ایک ہفتہ تک رہی اور اس کے ساتھ پیپ کا اخراج بھی دو دن قبل سے وہ خشک ہونا شروع ہوئیں اور اب اتنی اچھی حالت میں ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھیں۔ پلاسیبو۔

۷ جولائی۔ متورم غدود چند ہی دنوں میں دب گئے۔ اور ایک ماہ کے اندر برائے نام ہی رہ گئے ہیں۔

۵ مئی ٹیوبرکلینم 50M دی گئی۔

۴ جون ٹیوبرکلینم 50M دوبارہ دی گئی۔

مریضہ زیادہ مشغولیت کی وجہ سے کچھ کمزور سی ہو گئی ہے۔ اس کے دانتوں کی جڑوں میں پھوڑے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور گلٹیاں پھر متورم ہو گئی ہیں ٹیوبرکلینم CM دی گئی۔

<u>چلنے کے دوران</u> مریضہ کا پیر ٹیڑھا پڑ گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں حقیقی تکلیف پیدا ہو گئی تھی۔ جس میں چلنے اور چلنے کے بعد اضافہ ہو گیا تھا۔ ٹیوبرکلینم CM دوبارہ دی گئی۔

۳۱ر اگست دونوں پنجوں میں درد بدستور جاری ہے اور اس کی وجہ سے
مریضہ کو پیر ٹیڑھا کر کے چلنا پڑتا ہے۔ گردن کے ایک حصہ میں تکلیف ہے اور اس
میں ابھار پیدا ہو گیا ہے جس کو چھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ تھوڑی کے نیچے بھی کچھ درد ہے
مریضہ کو ٹیوبرکلینم M ۱۰ کی چار خوراکیں صبح اور شام کھانے کے لئے دی گئیں۔ اور
اسی طرح سیپیا بھی۔

۱۰ر اکتوبر۔ پہلے متاثرہ حصے متورم ہیں اور ان میں مواد پڑ گیا ہے۔ اور
مریضہ بے حد کمزوری محسوس کرتی ہے ٹیوبرکلینم M ۱۰ دی گئی۔

۲۰ر اکتوبر۔ مریضہ اب بہت بہتر ہے لیکن پیروں کا درد دوبارہ واپس آگیا
ہے سال کے آخر تک افاقہ کی صورت جاری رہی۔ گردن کے ابھار غائب ہو گئے اور
پیروں کا ورم بھی ختم ہو گیا۔ نومبر میں اس کو کھانسی کی شکایت ہو گئی تھی۔ جو برائی اونیا
M ۱۰ سے ٹھیک ہو گئی تھی۔ بعد ازاں اسی ماہ مریضہ کو ٹیوبرکلینم MM دوبارہ
دی گئی۔

مئی اور جون میں غیر معمولی محنت کرنے کی وجہ سے مریضہ کچھ کمزور ہو گئی تھی
جس کے نتیجے میں دوا کے عمل میں کسی قدر رکاوٹ پیدا ہو گئی اسی لئے دوا کو نسبتاً
کم مدت میں دہرایا گیا۔ ماہ اگست میں جب M ۱۰ طاقت تیسری مرتبہ درکار تھی۔ تو اس
دوا کی چار خوراکیں ہر بارہ گھنٹے بعد اس کے عمل کو زیادہ موثر بنانے کے لئے دی
گئیں۔ اس طرح مریضہ کی تکلیف میں بغیر آپریشن دوا سے جو افاقہ ہوا وہ دلچسپ
کن ہے دق کی گلٹیاں گردن سے غائب ہو گئیں اور نقرس کے درد ہاتھ پیروں میں
نمودار ہو گئے اور جب یہ درد بھی ختم ہو گئے تو مریضہ کو دق اور نقرس دونوں سے

مکمل نجات حاصل ہو گئی۔

کیس نمبر ۱۰۷

گردن کی دائیں جانب دق کی گلٹیاں

نام ہ مسز ایف ڈی جے عمر ۳۴ سال

۲۵ اپریل ۱۹۱۱ء گردن کی داہنی جانب دق کی گلٹیاں ہیں جن کا آپریشن کیا جا چکا ہے مریضہ کو دانتوں کی بیماری اور صفرے کی شکایت ہے اور وقتاً فوقتاً صفراوی قے ہوتی رہتی ہے ہاتھ اور پیر سرد رہتے ہیں۔ وہ دماغی طور پر پریشان رہتی ہے اور آسانی سے رو دیتی ہے اس کو بمقابلہ گرمی سردی زیادہ پسند ہے اور اسی طرح حرکت بہ نسبت سکون۔ ٹیوبر کلینم ۱۰ ایم دیا گیا۔

۹ مئی۔ ایک اور گلٹی نمایاں ہو گئی ہے تکالیف میں مرطوب اور ابر آلود موسم میں اضافہ معلوم ہوتا ہے اس کو کافی سے بہت رغبت محسوس ہوتی ہے۔

۲۲ مئی۔ ٹیوبر کلینم ۱۰ ایم

۵ جولائی۔ عام حالت تسلی بخش اور توانائی میں اضافہ ٹیوبر کلینم ۵۰ ایم

۳ ستمبر دق کی گلٹیاں اب بالکل ختم ہو چکی ہیں اور مریضہ تندرست ہے۔

مندرجہ بالا دق کی گلٹیوں کے تینوں مریضوں کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے استعمال شدہ دواؤں مثلاً کلکیریا یا ٹیوبر کلینم وغیرہ کا ڈاکٹر کینٹ کی میٹریا میڈیکا یا دیگر مستند کتابوں میں بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس قسم کی بیماریوں میں ایک خاص بات مشاہدہ میں یہ آئی ہے کہ مریض صرف مقامی تکلیف ہی کو بیان کرتا ہے

اور تمام دیگر علامات پس پشت چلی جاتی ہیں جن کا معالج کو پوری طرح علم نہیں ہو پاتا۔ چنانچہ ایک سمجھ دار معالج کے لئے ہمیشہ اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ سقاوی تکلیف کے ساتھ ساتھ حتی الامکان دیگر کیفیات کو بھی پوری طرح معلوم کرے۔ اس طرح جب مکمل علامات اور کیفیات کو پیش نظر رکھ کر علاج کا آغاز ہوتا ہے تو پھر کسی بھی پیچیدہ صورت حال پیدا ہونے پر کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوتی بلکہ رفتہ رفتہ مرض کی تصویر نمایاں طور پر ابھر آتی ہے اور اس طرح مریض شفایاب ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اس کیس میں ایک سال تک مریضہ کی حالت میں افاقہ رہا۔ اس کے باوجود دوا کے عمل میں کوئی مداخلت نہیں ہوئی اور مریضہ رفتہ رفتہ صحت یاب ہو گئی۔

بعض اوقات ایک وقفہ تک برابر افاقہ ہونے کے بعد جب مرض میں دوبارہ اضافہ کی صورت پیدا ہو جائے تو یہ کیفیت کچھ خطرناک سی معلوم ہوتی ہے لیکن ایسے وقت اگر نئی پیدا ہونے والی علامات کے ساتھ ساتھ جملہ کیفیت کے پیش نظر دوا کا انتخاب کیا جائے تو پھر کامیابی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔

کیس نمبر ۱۰۸

استسقاء کے ساتھ خون کی قے

نام: مسز الیف عمر ۴۲ سال

مریضہ ایک میموریل ہوم میں ملازم تھیں۔ اس شفاخانے کے انتظام سنبھالنے سے کچھ ماہ قبل اس کو خون کی الٹیوں کا دورہ پڑا تھا جس میں جیسا کہ لوگوں نے مجھے بتایا تقریباً ایک گیلن خون کا اخراج ہوا تھا۔ اس وقت موجود ڈاکٹر

کے خیال کے مطابق یہ خون پھیپھڑوں سے خارج ہوا تھا اور اس نے اس سے قبل کسی مریض کو خون کی اتنی مقدار خارج ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ چنانچہ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے پھیپھڑوں سے خون کو روکنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں۔ مگر اس کے باوجود اس کی صحت دن بدن گرتی گئی۔ اور معالج نے اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیا! اس طرح یہ مریضہ بھی میرے زیر علاج آئی۔

شفاخانے کی منتظمہ نے مجھے اس کے تفصیلی حالات بتائے، جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا۔ کہ خون معدے میں موجود کسی پھوڑے سے خارج ہوا تھا۔ شکم زیادہ متورم ہونے کی وجہ سے اس کا تسلی بخش معائنہ ممکن نہ تھا لیکن متعلقہ علامات سے میری تشخیص کی تصدیق ہو گئی۔ مریضہ کی ایک اہم علامت استسقاء کی موجودگی بھی تھی۔ اس کے پیر اور شکم کافی متورم تھے اور معدہ میں سوائے تھوڑے سے دودھ کے کسی اور غذا کو برداشت کرنے کی اہلیت نہ تھی۔ استسقاء کے ساتھ اخراج خون کی بنا پر میری نظر انتخاب چائنا پر پڑی جس کو 1M طاقت میں مناسب وقت پر دہرایا گیا۔ مریضہ جس کی حالت دن بدن گرتی جا رہی تھی۔ اس دوا کے اثر سے تیزی سے روبصحت ہونا شروع ہو گئی۔ اس کے علاوہ کوئی اور دوا استعمال نہیں کی گئی اور مریضہ گھر کے دوسرے افراد کی مانند تندرست ہو گئی۔

عمر رسیدہ انسان مناسب دوا کے استعمال سے حیرت انگیز طور پر تندرست ہو جاتے ہیں کچھ سال قبل میرا خیال تھا کہ جب ایسے مریضوں میں استسقاء کی کیفیت پیدا ہو جائے تو یہ ان کا آخری وقت ہوتا ہے لیکن اب میں اس خیال کی تائید میں نہیں ہوں کہ بڑھاپے میں استسقاء کا علاج ناممکن ہے۔ بلکہ صورت حال یہ ہے کہ یہ مرض صرف اسی وقت لاعلاج ہوتا ہے جب اس کے ساتھ موجودہ پیچیدگیاں قابو سے باہر ہو جائیں۔

فلسفہ موسیقی

اردو کی ایک جامع اور

مفید کتاب

مصنف : ڈاکٹر شمیم و محبوب

رہنمائے ریڈیو

اصول تشریح ریپری

پر اُردو میں ایک جامع اور منفرد کتاب

مُصنف ڈاکٹر شمیم و محبوب